بر خوردی [illegible] عشق [illegible]
چہ خواہی گفت فرداست شوم تا من بگویم

خون ناحق

اور

وکیل النسوان

مصنفہ

حکیم محمد ولی علوی کسمنڈوی مؤلف مرآۃ المسلمین موسومہ تحفۂ محمد ولی

جسکو محمد صابر صاحب منیجر نے

مطبع سنٹرل ایجنسی صوبہ بنگلور شریف میں

چھپوا کر شایع کیا

تعداد طبع دفعہ اول ۱۰۰۰ جلد ۔ قیمت فی جلد ۸ ر

پیشکش

بحضور

ہر ہائینس نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ۔

سی۔ آئی۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔

فرمانروائے ریاست بھوپال دام اقبالکم و اجلالکم و حشمتکم

اگرچہ حضور سے اور حضور کی ریاست سے کبھی کوئی تعلق مجھے یا میرے خاندان کو نہیں رہا ہے نہ کبھی شرف ملازمت مجھے حاصل ہوا۔ مگر تمامی جنس اناث میں اسوقت حضور کا مرتبہ سب سے افضل و اعلیٰ ہونے کے علاوہ حضور کو قومی کاموں خصوصاً تعلیم سے عموماً اور اپنی جنس اناث کے ساتھ خصوصاً جو شفقت و توجہ ہے اور اسکے لئے جیسے جیسے گرانقدر عطیات حضور نے عطا فرمائے ہیں اونکی کیفیت اخبارات کے ذریعہ سے اظہر من الشمس ہو چکی ہے۔ اور یہ ناچیز کتاب بھی چونکہ اناث کی ہمدردی میں ایک جلے ہوئے دل نے لکھکر اپنے دلکی بھڑاس نکالی ہے اسلئے اس ناچیز ہدیہ کو حضور عالیہ کے جناب میں مع دعا نذر پیش کرنیکی عزت حاصل کرتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف

از گلبرگہ شریف

۲ اپریل سنہ ۱۹۱۳ء

ناچیز

حکیم محمد ولی

سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل صوبہ گلبرگہ شریف

تقریب کتاب

مقدمہ قتل آگرہ فیصل شدہ ہائی کورٹ الہ آباد بابتہ سنہ ۱۹۱۳ء

:— حال میں آگرہ کا ایک مقدمہ قتل کا الہ آباد ہائی کورٹ میں فیصل ہوا ہے اور ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء کو مسٹر کلارک کو پھانسی دیگئی مسز فلہم کو بھی پھانسی کا حکم ہوا تھا مگر وکیل ملزم نے بیان کیا کہ مسز فلہم حمل سے ہے اسلئے بجائے پھانسی کے حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا ہو گئی۔

اس مقدمہ کی اصلیت اتنی ہے کہ مسز فلہم اپنے شوہر مسٹر فلہم سے رضامند نہ تھی بلکہ مسٹر کلارک کے ساتھ محبت ہوگئی تھی اور مسٹر کلارک بھی اپنی زوجہ مسز کلارک کو پسند نہ کرتا تھا بجائے اوسکے مسز فلہم کے ساتھ محبت تھی اور اپنی قومی قوانین تہذیب یورپ کی وجہ سے نہ مسٹر کلارک اپنی زوجہ مسز کلارک کو طلاق دیسکتے تھے اور نہ مسز فلہم اپنے شوہر مسٹر فلہم سے خلع کرسکتی تھیں۔ اور مسٹر کلارک و مسز فلہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے میں اپنے قلب اور میلان طبع سے مجبور تھے۔ اسلئے بغیر سوچے کسی انجام کے مسٹر کلارک اور مسز فلہم نے باہمی مشورہ کرکے مسز کلارک اور مسٹر فلہم کو ہلاک کرکے شوہر کلارک نے اپنی زوجہ سے اور مسز فلہم نے اپنے شوہر فلہم سے پیچھا چھوڑا کر ہر دو عاشق و معشوق باہم بیفکری کی زندگی

گزارنا چاہتے تھے مگر انصاف عدالت کے وجہ سے مسٹر کلارک اور مسز فلیم یعنی اوس کامیاب زندگی سے محروم ہو گئے جس کے لئے دو شخصوں کا خون ناحق انھوں نے کیا تھا۔

دلیل اے تعلیم یافتہ نوجوانوں! خدا کیلئے آپ میں سے کوئی زبردست لکچرار آج یورپ میں اس مقدمہ کو پیش کر کے سوال کرے کہ مذہب اسلام کے مسائل جواز طلاق و خلع ایک زبردست و مہذب قانون ہے یا یورپ کی تہذیب؟ یوروپین تہذیب اسلام کو وحشیانہ مذہب زیادہ تر اسی وجہ سے بتلاتا ہے کہ اسلام میں عورت کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہے۔ ایک مرد چار چار عورتیں کرتا ہے مرد اپنی زوجہ کو طلاق دیدیتا ہے عورت کو خلع کرنے کا اختیار ہے۔ ان مسائل کو یوروپین بہت ہی حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مگر اس مقدمہ پر نظر کر کے مسیح علیہ السّلام کا واسطہ اور عاصمہ حضرت مریم علیہا السّلام کا واسطہ تعصب کی عینک کو اوتار کر غور سے دیکھو اسلام کے قواعد فطرتِ انسانی کے لحاظ سے مہذب وحکیمانہ ہیں یا یوروپ کی تہذیب فطرتِ انسانی کے جذبات کے خلاف ایسے مجرمانہ افعال کے باعث ہے۔

الف وَكَأَيِّن مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا غَافِلُونَ

الف آسمان و زمین میں قدرت خدا کی کتنی نشان ایسی ہیں جن پر لوگ گذرتے و دیکھتے ہیں اور اون نشانیوں کی کچھ پروا نہیں کرتے و عبرت حاصل نہیں کرتے ہیں۔ (سورہ یوسف رکوع ۱۲)

ایسے بے گنتی و شمار واقعات ہوئے اور ہوتے ہیں جن پر غور کرکے
ہر منصف بے ساختہ و بلا تقلید آبائی کے شہادت دیسکتا ہے کہ قرآن شریف
بیشک کلام الٰہی اور ایک زبردست دلیل زندہ جاوید معجزہ ہے۔ لیکن
چونکہ لوگ تعصب کی وجہہ سے اندھے وگونگے و بہرے ہو رہے ہیں
وہ ایسے لاکھوں مقدمات اور واقعات کو دیکھتے و سُنتے و جانتے ہیں
مگر کبھی بھی غور نہیں کرتے اور اپنے عقاید باطلہ و خیالات فاسدہ سے
توبہ نہیں کرتے ہیں۔ [۱] خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى
اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ
الْعَظِيْمُ ۝ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ الْكَرِيْمُ ۝ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ ۝
:— اے مسز کلارک ایک تو ہی دنیا میں مظلوم نہیں ہے بلکہ تیری جنس
اناث ہمیشہ مظلوم رہی اور اسوقت تمام روئے زمین پر تیری جنس اناث
مظلوم ہے اور کوئی تیرا توجہ کرنے والا اور فریادرس نہیں ہے۔ اے مظلوم
عورت تجھپر جیسے جیسے مظالم ہوئے اور ہو رہے ہیں اوس سے تو غافل ہے
اور وہ مظالم تیرے لئے عادت ثانی بنگئے ہیں۔ اسلئے اے عورت تو اپنے

---

[۱] اون کے دلوں اور کانوں پر خدا نے مُہر لگا دی ہے
اور آنکھوں پر پردے پڑے ہیں۔ اسلئے وہ لوگ نہ سُنتے ہیں
نہ سمجھتے ہیں نہ دیکھتے ہیں اِن کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

ظالموں کے مظالم ہی نہیں جانتی ہے - اے عورت دنیا میں تجھ سے زاید واجب الرحم کوئی مظلوم نہیں ہے - سب ہی نے تیری مظلومیت سے چشم پوشی کی ہے - مگر نہیں - وہ خدا جو سب کا رب ہے - وہ خدا جو مظلوم کا ساتھی ہے - وہ خدا جسکی عدالت میں زبردست کی زبردستی و جابر کی حکومت نہیں چل سکتی ہے - وہ خدا جو مظلوم کا بدلہ ظالم سے لینا ہے اوسی خدا نے تجھپر رحم فرمایا - اور اپنے بندے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کر کے بھیجا اور اوسکے رسول عربی نبی امی روحی فداہ نے تجھکو ظالموں کے ظلم سے بچایا تیرے فضائل کو بیان کیا تیرے حقوق تسلیم کئے تجھکو ہر طرح کی آزادی عطا کی - اے مظلوم عورت تیرا شفیع تیرا وکیل قرآن شریف قیامت تک تیری وکالت و تحفظ حقوق کیلئے موجود ہے اے جنس اناث ! تو اپنے مرتبہ اور فضائل کو پہچان - اے مظلوم عورت تو اپنے حقوق اپنی آزادی کو قرآن پاک سے طلب کر - اے جنس اناث ! تو اپنے مظلومیت کی فریاد کر قرآن تیری فریادرسی کو موجود ہے -

اے اناث یورپ تم یہ مت سمجھو کہ یورپین عورتیں مظلوم نہیں ہیں بلکہ آزاد و مختار ہیں - ہرگز نہیں - یہ بھی ہماری جنس ذکور کے الٹ فریبی و دھوکہ دہی ہے - اے اناث یورپ تو بھی مظلوم اور ظالم ذکور کے فریب میں ہے جسکی تشریح عنقریب تجھکو معلوم ہوگی

اے عورات مسلمات! تم خوش مت ہو کہ تمہاری جنس کو اسلامیت کی وجہ سے نجات مل گئی اور جو قرآن نجات دہندہ موجود ہے اوسکی وجہ سے تمہاری مظلومیت جاتی رہی! نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ تم پر جو مظالم زمانۂ جاہلیت پر ہوتے تھے اب اوس سے زاید مظالم تم پر ہیں۔ جاہلیت میں جتنے حقوق تمہارے پامال تھے اب اوس سے زاید تمہارے حقوق پامال و غصب ہو رہے ہیں۔ اے مسلمان عورت! تیری مظلومیت یورپین عورت سے بھی بڑھکر ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اور اب یورپ میں جنس اناث کی مظلومیت اور حیثیت کی تھی اور ہے۔ اور اے مسلمہ عورت تیری مظلومیت کی شان دوسری ہے۔ مظالم کی حیثیت بدل گئی ہے۔ مگر مظالم کی نوعیت و جنسیت اور وجود نہیں گیا ہے۔

اے مظلوم عورت! تو حیران ہو گی کہ ابھی تو قرآن کو ہمارا نجات دہندہ بتلایا گیا ہے قرآن تو وہی ہے جو نبی امی روحی فداہ پر بواسطہ جبرئیل علیہ السلام وحی کے نازل ہوا ہے پھر عورت کی مظلومیت کیوں باقی ہے! تیری حیرانی بجا اور تیرا خیال درست ہے۔ مگر اِتَّخَذُوا ہٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا۔

اے مسلمہ عورت! قرآن تو ہے مگر اوسکو چھوڑ دیا گیا پس پشت ڈال دیا گیا ہے دوا کیسی ہی مفید و سریع التاثیر کیوں نہو جب تک اوس دوا کا استعمال نہ کیا جائے دوا اپنا فائدہ کس طرح بخش سکتی ہے۔ قرآن بھی جملہ امراض کی

دوا اور قرآن میں شفا ہے۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ۔ (۲۳ سورہ) مگر جب اوسکو استعمال ہی نکیا جائے تو قرآن کا کیا قصور ہے۔ دوا کو طاق پر یا بکس و ڈبی میں رکھدینے سے تو مرض دور نہیں ہو سکتا ہے۔

اے جنس اناث! تیری مظلومیت پر چار آنسو بہانے و نوحہ کرنے کو میں نے ارادہ کیا ہے خدا تیری مظلومیت پر رحم کرکے میرے ارادہ میں اور نیت نیک میں مدد فرمائے اور میری نوحہ میں تاثیر بخشے جو سنگدلوں کو نرم و گداز کرے آمین۔

ف ۲ میں تیری نوحہ کو پانچ ابواب میں بیان کرتا ہوں۔ اوّل تیرے فضائل۔ دوسرے میں تیرے حقوق تیسرے باب میں تیری مظلومیت کی صراحت چوتھے باب میں تجھپر جو مظالم جس جس شکل سے ہوئے ہیں اوسکے اسباب پانچویں باب میں اون مظالم کے انسداد کی تدبیریں بیان کرکے خاتمہ پہ تیرے حق میں فیصلہ اخیر اور مجرب علاج بتلا کر اپنی نوحہ کو ختم کرونگا انشاءاللہ ممکن ہے اب یا آئندہ میری طرح سے اور بھی کوئی تیرا ہمدرد پیدا ہو کر تیرا نوحہ کرے اور ایک وقت پر آخر الامر تجھکو مظالم سے نجات ملجائے۔ فَهُوَ الْمُرَادُ۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

عورتوں کا وکیل

حکیم محمد ولی

سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل
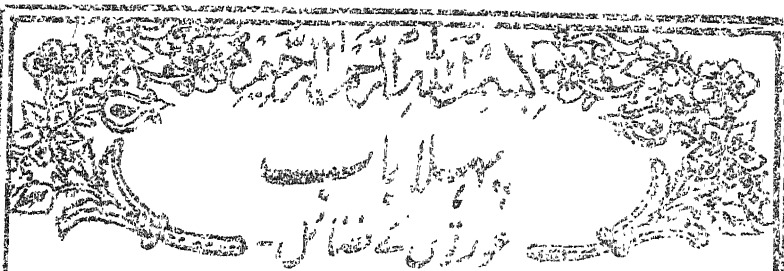
گلبرگہ ۳۰ اپریل ۱۹۱۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

عورتوں کے فضائل

ف ۱ — جہاں تا بہشتی نہ بود زن جہاں تازہ ہمی بود
بہ تنہا آدم بہ جنت رگیتا نہ بہشتی را

عورت ایک ایسی بے بہا نعمت ہے جسکو جنت کی حوروں پر بھی برتری اور فضیلت حاصل ہے۔ آدم علیہ السلام کو جنت میں کسی چیز کی کمی نہ تھی مگر اسپر بھی دل نہ لگتا تھا اور وحشت و گھبراہٹ تھی اور اسکے انس و تسکین کیلئے جنت کی تمام نعمتیں اور حوریں کوئی دل بستگی پیدا نہ کرسکیں آخر الامر خداوند جل و علا نے نمونہ قدرت عورت کو پیدا کیا اور وجہ تخلیق عورت کی بابت مخلوق کی آگاہی کے واسطے تاکہ لوگ عورت کی عظمت کو جانیں اور سمجھیں بارگاہ خداوندی سے اعلان ہوا لِتَسْکُنُوْا اِلَیْہَا۔ اس سے زیادہ اور کیا ثبوت عورت کی فضیلت و گراں مائگی کے واسطے ہو سکتا ہے۔ جن لوگوں کے دلوں میں کفر و نفاق کا مرض ہے اور ان کی طمانیت قرآن کریم سے نہیں ہو سکتی ہے ان کی تنبیہ کرنے کیلئے اب ہم روایت و مشاہدہ سے عورت کے فضائل [illegible]

ف ۲ — ہر کہ زن ندارد آسایش تن ندارد۔ یہ بھی ایک معقول جملہ مسلّم عورت کے فضائل کا ثبوت دیتا ہے۔

ف ۳ ادب - تہذیب - انتظامی قابلیت - محبوبیت - ہردلعزیزی -
دلربائی - ہمدردی - رفاقت - غمگساری - شرم وحیا - عفت وعصمت
محبت شفقت - ایثار نفسی - رحم دلی - جفاکشی - نفس کشی - رضا وتسلیم
ہمت واستقلال - صفائی قلب - صبر شکر - عفو - ضبط وتحمل -
وفاداری - اوصاف مذکورہ عورت کو جسقدر حاصل ہیں کوئی مرد انکا
مقابلہ نہیں کرسکتا ہے اور اس سے کسی طرح انکار نہیں ہوسکتا ہے -
ناظرین جب غور کرینگے تو ایک ایک صفت کے ساتھ عورت کو متصف
پائینگے - مگر نکتہ چینی کرنے والے اور اون متعصب لوگون کیلئے جو عورتونکو
ہمیشہ برائی کی نظر سے دیکھتے کہ عورت کو اچھی چیز سمجھنا چاہتے ہی نہیں
بلکہ بالکل حقیر و ذلیل و ادنیٰ سمجھتے ہیں اور عورت کیلئے تعریف کا لفظ سنتے ہی
بھڑک اوٹھتے ہیں اور متحیر ہو جاتے ہیں اونکے ہوشیار و متنبہ کرنیکے واسطے
چند خاص خاص ایسی صفات اناث کو الگ الگ مختصراً بیان کرتے ہیں -
جنکی نسبت غیر واقعہ خیالات مشہور و زبان زد خاص و عام ہیں -

ف ۴ محبت - عورت کی دوستی و محبت کا مقابلہ کوئی مرد
نہیں کرسکتا ہے اب مشاہدہ و تجربہ سے اسکا اطمینان کیا جائے -
جسوقت سے رحم مادر میں بچہ موجود ہونیکے آثار پائے جاتے ہیں
اوسیوقت سے عورت کو اوسکے ساتھ دوستی و محبت ہوجاتی ہے

اور اوس مضغہ گوشت کو جتنی چیزیں مضرتیں پہونچانی والی ہیں اون تمام مضرتوں سے مضغہ گوشت کو بچاتی ہے حالانکہ اوس نے ابھی تک اوس مضغہ گوشت کی صورت تک نہیں دیکھی کہ وہ کیا ہے اور کیسا ہے اسکا دوست ہے یا دشمن بلا کسی غرض ذاتی کے عورت کو اوسکی محبت رہتی ہے۔ ہماری ابتداء خلقت سے عورت ہمارے ساتھ دوستی و محبت یکطرفہ کرتی ہے اور اوس مضغہ گوشت سے کسی معاوضہ وصلہ کی طالب نہیں ہوتی ہے اوسوقت سے لیکر جب تک مولود اپنے پاؤں سے چلنے اور اپنے ہاتھ سے کھانے کے قابل نہو۔ کیسا مجبوری و بیکسی کا وہ وقت ہوتا ہے اگر عورت دوستی و محبت نکرے تو بقا کسی طرح ممکن نہیں ہے۔ مرد کبھی طرح ایسی دوستی نہیں کر سکتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ولادت کے بعد ماں مر گئی اور باپ موجود ہے مگر مولود کی پرورش کسی طرح وہ مرد نہیں کر سکتا ہے۔ اور بجائے اوسکی ماں کے کسی نہ کسی عورت ہی کو وہ مولود تفویض کیا جاتا ہے۔ بغیر کسی عورت کے کوئی مرد کسی طرح نومولود کو پرورش نہیں کر سکتا ہے۔ عورت بہ حیثیت ماں کے ہو یا بہ حیثیت بہن کے یا بہ حیثیت بیٹی کے یا بہ حیثیت زوجہ کے اوسکو جو دوستی اولاد کے ساتھ یا بھائی کے ساتھ یا باپ کے ساتھ یا شوہر کے ساتھ ہوتی ہے وہ دراصل محبت ہے۔ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ۔ محبت جسکو ہوتی ہے وہ اندھا و بہرا ہو جاتا ہے یعنے جسکے ساتھ محبت ہے اوسکی بات بُری دکھائی و سنائی نہیں دیتی ہے۔ یہہ بات سوائے عورت کے مرد میں ہرگز نہیں آتی

فائدہ اس سے بڑھکر محبّت کی اصل پہچان یہہ ہے - عاشقی چیست بگو بندۂ جاناں بودن - ؏ بندگی کسکو کہتے ہیں - ؟ اپنی تمام خواہشات اپنے ارادہ اپنی آرام اپنے فائدہ اپنی رائے سے معطل و بیکار ہوکر محبوب کی خوشی و ارادہ و خواہش و رائے کا پابند ہوجانا یہہ محبّت ہے - محبّت بڑی مشکل چیز ہے - مردوں میں گنتی کے خاص ہی خاص چند افراد نکلینگے جنکی نسبت محبّت اپنی اصلی معنی میں صادق آسکے - برخلاف عورت کے کہ اناث کا سر سبز فرد محبّت سے متصف ہے - محبّت کی حقیقت پہچاننے کیلئے ایک قصہ عرض کیا جاتا ہے -

ف ۵ سلطان محمود کو ایاز کے ساتھ جو محبّت تھی مشہور بات ہے - ایاز اوّل تو غلام تھا دوم کوئی زیادہ غیر معمولی حسین یا غیر معمولی علمی جنگی قابلیت نہیں رکھتا تھا اسوجہہ سے اتنے بڑے سلطان کی محبّت ایسے شخص کے ساتھ ہر شخص کو ناگوار ہونا قدرتی بات ہے - چنانچہ بارہا بعض مصاحبین خاص و مقربین نے اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کیا کہ ایاز میں کوئی ایسی بات خاص نہیں ہے جسکے سبب سے سلطان کو اسقدر اسکی محبّت میں شغف ہے - سلطان نے کہا کہ کسیوقت اسکا جواب دیا جائیگا - اسپر چند ایام گزر گئے ایک روز سلطان محمود نے دربار عام کیا جسمیں تمام وزرا و اراکین سلطنت و دیگر اعوان و انصار سب موجود تھے - مگر خلاف معمول ایاز کو نہیں بلایا گیا اسلئے اوس دربار میں ایاز موجود نہ تھا - جب دربار کی مقررہ کارروائی ختم ہوگئی تو

سلطان محمود نے اِدھر اُدھر کی چند باتیں تفریح طبع کے متعلق کر کے
بر سبیل تذکرہ اپنے پانی پینے کا ایک پیالہ جواہرات کا اپنے پاس سے
نکال کر اوّل وزیر اعظم کو دکھلایا اوسنے دیکھکر بہت تعریف اوس پیالہ کی کر کے
بیان کیا کہ یہہ خداوند نعمت ہی کیلئے موزوں ہے کسیکو ایسا نایاب پیالہ
میسر نہیں آسکتا ہے۔ اور بے انتہا تعریف کی۔ یہہ سُنکر سلطان نے اوس
پیالہ کو یکے بعد دیگرے ہر شخص موجودۂ دربار کے پاس گشت کرایا اور سب نے
متفق اللفظ ثنا و صفت بیان کی۔ جب سب تعریف کر چکے تو سلطان نے اوس
پیالے کے نسبت وزیر اعظم کو حکم دیا کہ اس پیالے کو توڑ ڈالو وزیر اعظم نے
دست بستہ عرض کیا جہاں پناہ ایسی نایاب چیز پھر نہ ملیگی اِسکو توڑنا مناسب
نہیں ہے اور اسی قسم کی خیر خواہی کا اظہار کر کے پیالہ کو نہ توڑا تب سلطان نے
دیگر وزراء وارکین سلطنت موجودۂ دربار سے ایسا ہی کہا مگر سب نے وزیر اعظم
کی تقلید کر کے توڑنے سے اِنکار کیا۔ اور کسی نے جب نہ توڑا تو مکرّر پھر وزیر اعظم
کو درشت لہجہ میں سلطان نے حکم دیا۔ اسپر بھی وزیر نے اِنکار کیا۔ اب سلطان محمود کو
غصّہ آگیا اور اپنی تلوار لیکر اوٹھا اور کہا اب جسکی ضرب اس پیالے پر نہ پڑیگی
اوسکی گردن پر میری تلوار کی ضرب پڑیگی۔ یہہ دیکھتے ہی سب کانپ گئے۔
اور وزیر اعظم نے اوس پیالے کو زمین پر پٹک دیا۔ اور سب نے اوس پیالے
کے ٹکڑوں پر ضرب پہونچائے کہ وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ سلطان اپنی تخت پر

قایم رہا۔ جب یہہ سب ضرب پیالے سے فارغ ہوئے تو سلطان نے اوسی
غیظ و غضب کی حالت میں درشت لہجہ سے تلوار لیئے ہوئے فرمایا تم نے ہمارا
پیالہ کیوں توڑا۔ یہہ سنکر سب متحیر ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے اور سمجھ گئے
کہ سلطان کو جنون ہوگیا ہے۔ خود ہی نے تو یہہ چیز ہم کو توڑنے کا حکم دیا اور
خود ہی اب مواخذہ کرتا ہے۔ وزیر اعظم نے سلطان کو غصہ و پیچ میں دیکھکر
عرض کیا کہ یہہ خانہ زاد تو اول ہی سے عرض کرتا رہا کہ یہہ چیز نایاب قابل جہاں پناہ
کے ہے۔ مگر خداوند نعمت نے غلام کے معروضہ کو پذیرانہ فرماکر یہہ حکم صادر فرمایا
کہ توڑ ڈالا جائے۔ لہذا بتعمیل حکم قضا شیم سلطانی کی اب جبکہ پیالہ توڑ ڈالا گیا ہے تو
خانہ زادوں پر عتاب ہو رہا ہے سب خانہ زاد بے قصور ہیں۔ سلطان نے اوسوقت
تجاہل عارفانہ کرکے فرمایا کیا واقعی ما بدولت نے توڑنے کا حکم دیا تھا۔ یا تم
جھوٹ بولتے ہو۔ اسپر تمام حاضرین نے سلطانی حکم کی شہادت دی
یہہ سنکر سلطان نے کہا اگر ایسا ہے تو خیر اور دوسرے باتوں کے طرف متوجہ
ہوگیا اور چند ساعت کے بعد دربار برخاست ہوگیا۔ ہر شخص آج کی کارروائی
سے کوئی سلطان کے نسبت جنون و پاگل ہونے کا یقین کرنے لگا کوئی متلون
مزاج کہتا ہے کوئی جابر و ظالم کہنے لگا۔ مگر ایک زمانہ جب گذر گیا تو سب لوگ
اس واقعہ کو بھول گئے۔ بہت زمانہ کے بعد ایک روز پھر ویسا ہی اتفاق
ہوا بلکہ اوس سے زاید لوگ دربار میں موجود تھے۔ اور اوس روز پہلے

مرتبہ والے درباری بھی موجود تھے سلطان نے آج پھر ایک پیالہ نکالا جو اُس سے
بدرجہا بہتر تھا۔ اور اوس روز ایاز بھی تھا وہ پیالہ پہلے ایاز کو سلطان نے دیا
ایاز نے لیکر عرض کیا جہاں پناہ اسکو جیسا سمجھتے ہیں بے شک یہ پیالہ ویسا ہی ہے
اسکے بعد وزیر اعظم و دیگر لوگوں کو دیکھنے کو دیا گیا سب نے تعریف کی پل باندھ دئے
اور ایاز کی زیادہ تعریف نہ کرنے کو ایک دوسرے نے گستاخی پر محمول کیا۔ جب سب
تعریف کر چکے تو سلطان نے وہ پیالہ پھر ایاز کو دیکر فرمایا ہم چاہتے ہیں کہ یہ پیالہ
توڑ ڈالا جائے۔ سلطان کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہو کر ایک سکنڈ کا ہزارواں
حصہ بھی نہ گذرنے پایا تھا کہ ایاز نے اُس پیالے کو چکنا چور کر ڈالا۔ سب درباری
پیالے کے تلف ہونے پر افسوس کرنے اور ایاز کو الزام دینے لگے اور اونکے ہمزبان
سلطان بھی ہو گیا اور تلوار اوٹھا کر ایاز پر حملہ کرنے کو بڑھا کہ مردود تو نے پیالہ کیوں
توڑ ڈالا۔ ایاز نے سلطان کی اس حالت کو دیکھکر سلطان کے آگے بڑھکر گردن
کو اسطرح جھکا دیا کہ سلطان کا وار خالی نہ جانے پاوے اور ایاز نے عرض کیا
جہاں پناہ بے شک پیالے کو میں نے توڑا بہت برا کیا۔ میں سر بسر خطا وار ہوں
اور اس خطا کی سزا میں بے شک یہ نافرمان غلام واجب القتل ہے اور جہاں پناہ پر
کوئی دیت اس خون کی نہیں آسکتی ہے۔ اور اپنی گردن کو شمشیر سلطانی سے قریب کردیا
اُسوقت سلطان نے اون مصاحبین سے کہا جنھوں نے محبت ایاز کے نسبت
اعتراض کیا تھا کہ پہلے روز کے واقعہ اور آج کے واقعہ سے تمہارے اعتراض کا جواب

تم کو بل گیا - اور اگر اب بھی تمھاری عقل میں نہ آیا ہو تو سنو -
پچھلے روز جب ہم نے پیالہ توڑنے کا حکم دیا تو سب نے عذر کر کے اپنی اپنی رائے
کو ہماری سمجھ سے بالاتر سمجھا - ہمکو بیوقوف سمجھا کہ ہم اسکی گراں مانگی اتنی نہیں جانتے
ہیں جتنی کہ اہل دربار جانتے ہیں - پھر ہمارے حکم کی بیوقعتی کی اور تعمیل حکم سے
عذر کیا - اسکے بعد جب ہم نے صورت سے خوف دلایا تو سب نے پیالے کو توڑنے
میں شرکت کی - اگر در حقیقت ہم بیوقوف تھے اور اوس پیالے کی گراں مانگی کو نہیں
جانتے تھے - ہمارے درباری ہم سے زیادہ جانتے تھے اور اوسکو ہمارے قابل
سمجھتے تھے اور محض ہماری خیرخواہی کی وجہ سے انکار کرتے تھے تو چاہیے تھا
کہ جب ہم نے گردن زدنی کا خوف دلایا تھا تب بھی اپنی عقیدت و محبت و خیرخواہی پہ
قایم رہتے - جان دیدینا ہماری دوستی و خیرخواہی میں قبول کرتے مگر پیالے کو نہ توڑتے
پیالہ توڑنے کے بعد جب ہم نے مواخذہ کیا اوسوقت تم سب نے ہمکو مجنوب بالکل ظالم جابر
یقین کر لیا اور ہمیں کو الزام دینے لگے - اب اسکے مقابل ایاز کو دیکھو اول تو اوس نے
اسقدر تعریف میں مبالغہ نہیں کیا جتنا تم نے کیا - اور یہ مبالغہ نہ کرنا محض
اسوجہ سے تھا کہ مبادا رائے سلطانی ایسی نہو اسلئے اوس نے یہ کہا کہ جہاں پناہ
اس پیالے کو جیسا جانتے ہیں بے شک یہ ویسا ہی ہے - ہماری رائے کی اوس نے
موافقت کی - اگر اچھا ہے تو اچھا اور برا ہے تو برا اپنی رائے زنی سے کام
نہیں لیا بلکہ ہمارے رائے کی تائید کی اور ہماری اصابت رائے پر اوس نے

شہادت دی۔ اسکے بعد جب ہم نے محض اپنی خواہش کو ظاہر کیا۔ ایاز کو توڑنے کا حکم نہیں دیا۔ تب ایاز نے خواہش سلطانی کے پورا کرنے کو بلا تامل بغیر فکر اسبات کے کہ اسکا انجام کیا ہوگا پیالے کو چکنا چور کر دیا۔ ہماری خوشی و خواہش کیا اوس نے گراں مایگی پیالے و اپنے نفع و نقصان پر مقدم کیا۔ پھر جب تم سب کی موافقت میں ہم نے ایاز سے مواخذہ کیا تو اوس نے ہمکو یہ الزام نہیں دیا کہ ہماری خواہش پر پیالے کو توڑا ہے۔ بلکہ اوسکی نسبت اپنے طرف کر لی اور کہا کہ بیشک میں نے برا کیا۔ اور اوسکی سزا میں اپنا خون معاف کر دیا اور گردن جھکا دی۔

گناہ گرچہ نبود اختیار ما حافظ

تو در طریق ادب کوش وگو گناہ منست۔

ناظرین چاہیے یہ قصہ کیسا ہی عامیانہ ہو صحیح ہو یا جھوٹ واقعہ کے خلاف ہو یا موافق مگر مجھے تو اس قصے سے وجد آتا ہے اور اپنے قابو سے باہر ہوا جاتا ہوں۔ بیشک محبت کی یہی تعریف ہے۔ اور قرآن بھی اسی کی تصدیق کرتا ہے۔ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى محبت جبھی صادق ہو سکتی ہے کہ اپنی جان اپنے مال اپنے خواہشات اپنے تمام محبوب و مرغوب اشیاء کی محبت سے زاید محبوب کے ساتھ محبت ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اصلی و سچی محبت کا نام ایمان ہے۔ بغیر اسکے ایمان کامل نہیں ہے۔ غرض کہ محبت کی معنی یہی ہیں کہ جسکے ساتھ محبت ہو اوسکی خوشی و خواہش کو مقدم رکھکر اپنے تمام خواہشات کو محبوب کی مرضی کا تابع کر دے۔

فصل ۵ — اب اسپر غور کر کے دیکھو لو کہ یہہ بات ہر عورت میں تھوڑی پائی جاتی ہے
ہر مرد میں نہیں ہے - اسکے لئے اوّل عورت کو بہ حیثیت ماں کے لو - اپنی جان اپنی
مال اپنی تندرستی آرام اور اپنی خواہشات سونے بیٹھنے کھانے پینے وغیرہ سب باتوں کو
بچہ کی خواہش و راحت پر قربان کر دیتی ہے - ماں لیٹنا چاہتی ہے بچہ اٹھکر کھیلنے کو
کہتا ہے تو ماں نہیں لیٹتی بلکہ ٹہلنے لگتی ہے - ماں کا دل چلنے و ٹہلنے کو چاہتا ہے -
اور بچہ لیٹنا چاہتا ہے تو وہ اپنی خواہش کو روک کے بچہ کو لیکر لیٹ جاتی ہے وقس
علی ہذا - یہہ بات ہے کہ بچہ کی خواہش کو مقدم رکھتی ہے - پھر عورت کو بہ حیثیت بیٹی
و بہن کے لو - باپ بھائی کی جیسی رائے و خواہش مذہب میں لباس میں نشست
و برخاست میں خیالات میں ہوتی ہے - بیٹی و بہن اوسکا اتباع کرتی ہے -
حالانکہ ذکور یعنی بیٹا و بھائی اپنی خواہشات کو باپ و بھائی کی خواہشات کا تابع
نہیں کرتا ہے - الّا ماشاء اللہ - بیٹی و بہن کا دل اگر گانے بجانے کو چاہتا ہے
اور باپ بھائی کی خواہش اسکے خلاف ہے تو عورت گانے بجانے کا نام نہیں
لیتی ہے - بیٹی و بہن کا دل اگر کہیں جانے یا کسی سے ملنے ملاقات کو چاہتا ہے
یا کوئی کپڑا پہننا چاہتی ہے یا کوئی کھیل تماشہ کو دل چاہتا ہے یا کسی خاص شخص
کے ساتھ نکاح ہونے کی خواہشمند ہے اور باپ بھائی اوسکے خلاف خواہش
رکھتے ہیں تو وہ بیٹی و بہن اپنی خواہشات کا نام بھی نہیں لیتی ہے - بلکہ باپ بھائی
کی خواہش کے موافق عمل کرتی ہے - تو کیا یہہ بات مرد میں ہرگز نہیں ہے پھر عورت کو بہ حیثیت

زوجہ کے لئے ا۔ عموماً عورت اپنے شوہر کی رائے و خواہش کی تابع رہتی ہے اور اپنے تمام خواہشات کو شوہر کی خوشی کیلئے قربان کردیتی ہے۔ شوہر کی خواہش کہ بیوی اپنے میکے نہ جائے بیوی اپنے میکے کو جانا چھوڑ دیتی ہے۔ شوہر کی خواہش ہے کہ بیوی فلاں شخص سے ملے فلاں سے نہ ملے بیوی ویسا ہی کرتی ہے چاہے اس سے اسکے دلکو صدمہ پہونچے مگر اپنے دل کا خون کرتی ہے۔ عورت اگر باہر نکلتی ہے اور عام لوگوں سے ملتی جلتی تھی اب شوہر اسکو پسند نہیں کرتا ہے تو وہ عورت مطلق باہر جانے کا نام نہیں لیتی ہے۔ عورت اگر پردہ نشینی کی عادی ہے اور باہر نکلنا مردوں میں جانا اپنی شرافت کے خلاف سمجھتی ہے۔ مگر شوہر خبطلمین ہے اور اوسکی خوشی بیوی کو باہر لیجانیکی ہے تو عورت اپنی تمام عمر کی عادت و دلی خواہش خون کرکے شوہر کی خوشی کو پورا کرکے ساتھ ہو جاتی ہے۔ شوہر اگر متقی و پرہیزگار ہے تو عورت ویسا ہی کرتی ہے۔ بشرطیکہ عورت کا کمال نسوانی تلف نکردیا گیا ہو۔ شوہر کیسا ہی خراب کام کرتا ہو مگر بیوی اوسکے ہم آہنگ ہو جاتی ہے۔ زیور کپڑا لیٹنے بیٹھنے سونے جاگنے نشست برخاست چال چلن ہر ایک بات میں شوہر کی خواہش و رائے کے موافق عمل پیرا ہوتی ہے۔ کمال نسوانی کے ساتھ متصف ہوتی ہوئی کوئی عورت اپنے شوہر کے خلاف روش کو اختیار نہیں کرتی ہے۔ اگر شوہر کو بھی محبت ہے تو عورت کو اپنے خواہشات کا خون کرنے میں تاسف و ملال بھی نہیں ہوتا ہے۔ اور اگر شوہر کو محبت نہیں ہے تو اس صورت میں عورت کو اپنے خواہشات کا خون کرنے میں

تاسف ہوتا ہے اندر ہی اندر صدمات اوٹھاتی ہے اور ظاہر نہیں کرتی ہے -
اب باپ بھائی بیٹے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے اجنبی مرد کے مقابلہ میں
عورت کی محبت کا مقابلہ کیجئے کہ کسی اجنبی مرد کو اگر کسی وجہ سے
ف ۱۲ کسی عورت کے ساتھ محبت ہو جائے تو وہ مرد اوس عورت کیلئے اکثر
اپنے خویش و اقارب میں اپنی برادری میں اپنی ذلت کو گوارا نہیں کرتا ہے -
عورت فرض کرو بہت ہی ادنی طبقہ کی ہے اور مرد اعلی طبقہ کا ہے تو وہ مرد کبھی
اوس عورت کی محبت سے اپنے خویش و اقارب کو چھوڑ کر عورت کے ساتھ نہیں ہو رہتا ہے
بلکہ باوجود محبوب معشوق دل آرام راحت جان رکھنے کے اپنے کانوں سے اوس محبوبہ
عورت کی برائیاں و ذلت کو خویش و اقارب سے سنتا ہے اور اسپر اسکو غصہ نہیں
آتا ہے یا اپنے محبوب کے برا کہنے والے کو چھوڑ نہیں دیتا ہے - اگر عورت کسی مساوی
یا اعلی طبقہ کی ہے اور مرد اوس سے کمتر درجہ کا ہے اور اوس مرد کے ساتھ ہو رہتی
محبت میں عورت کی ذلت و رسوائی ہے تو مرد اپنی اوس محبوبہ معشوقہ کی ذلت
و رسوائی کا خیال کرکے اپنے اظہار عشق و محبت سے باز نہیں آتا ہے بلکہ اور زیادہ
اپنے عشق و جنون کو بنا کر عورت کے محلہ و گلی کوچہ میں بھروپیا بنکر فقیر و جوگی کے طرح
پھرتا ہے نام لیکر ہائے واویلا کرتا ہے طرح طرح کے اشعار تصنیف کرتا ہے غرضکہ
کوئی دقیقہ اوسکی رسوائی کا اوٹھا نہیں رکھتا ہے - عورت کی خواہش یہ ہے
کہ رسوائی ہنو شرافت میں بٹہ نہ لگے - مگر مرد کو عورت کے اس خواہش کی مطلق پروا

نہیں ہے۔ اُس غریب عورت کو طرح طرح کے پاپ بیلا کر شوہر کی طرف سے تکالیف
پہونچتے ہیں آزادی سلب ہو جاتی ہے۔ مگر ظالم چاہنے والے مرد کو مطلق اسکا
خیال نہیں آتا ہے کہ اپنے عشق و محبت کو ظاہر کرے۔ بوجہ شرافت یا اور
کسی وجہ سے عورت کی خواہش ہو اطاعت کی نہیں رہتا مگر مرد ہر وقت مواصلت کا
طالب رہتا ہے۔ عورت اگر اپنی بدنامی کے خوف سے ملاقات کو نہیں چاہتی ہے
کہ یہ مرد اوس گھر کے طرف بھی ہو کر نکل جائے۔ مگر مرد ہے کہ دن میں سو سو چکر
اوس گھر کے کرتا ہے۔ عورت نامہ و پیام کو نہیں چاہتی ہے مگر مرد ہے کہ طرح طرح کے
ڈورے ڈال کر میری جان میری پیاری میں مرتا ہوں خبر لو ذرا دیدار دکھا دو ذرا ہمکنار
ہو جاؤ وغیرہ وغیرہ شرم انگیز تحریرات کا طومار لگا دیتا ہے۔

جو ملنے پہ آؤ بہانے بہت ہیں
جگہ سینکڑوں ہیں ٹھکانے بہت ہیں

اِن باتوں سے اُس بیچاری عورت کی مجبوریوں و پابندیوں پر اور چرکے لگتے ہیں
وہ روتی ہے دہائی دیتی ہے خوشامد کرتی ہے غصہ کرتی ہے کہ تم ایسا نہ کرو میری
بدنامی ہوتی ہے مجھے رنج ہوتا ہے۔ مگر میاں عاشق ہیں کہ اور چھیڑے جاتے ہیں
اور محبت کا دعویٰ کرکے اپنی خواہشات کا ضبط و خون نہیں کرتے ہیں۔
یہ سب کیوں اسلئے ہے کہ میاں مرد مدعی عشق و محبت بالکل جھوٹے و دغا باز
مکار ہیں اونکو محبت ہرگز نہیں ہے بلکہ اپنے خواہشات نفسانی و شیطانی ہیں

اندھے ہو رہتے ہیں اونکو محبت نہیں ہے بلکہ یہ بعلت لقمۂ تر کی خواہش
اب اسکے مقابل عورت کی محبت کو ملاحظہ کیجیے اگر عورت کو کسی مرد سے
محبت ہو جاتی ہے - اور وہ مرد چاہے کیسے ہی ذلیل طبقہ کا ہو اور عورت
اعلی طبقہ کی ہو مگر بوجہ اوس محبت کے وہ اپنی شرافت تک مع خویش و اقربا و
بھائی باپ شوہر کنبہ قبیلہ برادری کی پروا نکر کے مرد محبوب کے ساتھ ہو جاتی ہے
اور ہر طرح کی ذلت و رسوائی کو گوارا کر لیتی ہے - عیش و آرام کو چھوڑ کر مرد محبوب کے
ساتھ فاقہ کرنے و پھٹے کپڑے پہننے میں بھی خوش ہے - باوجود آرام طلبی کے محنت
مشقت کرکے اول مرد محبوب کو کھلاتی ہے پھر آپ کھاتی ہے - لوگوں سے
اس مرد کی برائیاں سنکر تاب نہیں لاتی ہے اور برائی کرنیوالی کو چھوڑ دیتی
چاہے ماں باپ ہی کیوں نہوں - مرد اگر سادی یا اعلے طبقہ کا ہے تو اپنے عشق
و محبت کو چھپاتی ہے - اندر ہی اندر محبت مرد سے اپنا خون پانی ایک کرتی ہے
مگر اُف تک نہیں کرتی ہے - شور کرنا اور اوسکے گھر جانا تو کجا - مرد اگر سامنے
بیٹھا ہو اور وہاں اور لوگ بھی ہوں تو بدنامی کے خیال سے نگاہ تک نہیں اٹھاتی
ہے اور اپنے خواہشات و جذبات کو قتل کرتی ہے - غرضکہ تعصب و خودستائی
کو چھوڑ کر منصفانہ دل سے غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ بلالحاظ اعلے و ادنی
و کالے و گورے و مذہب وغیرہ صنف اناث جس طرح سے سچی محبت ذکور
کے ساتھ رکھتی ہے ذکور کو اوتنی محبت نہیں ہوتی ہے - الا ماشاء اللہ - فی ہزار

شاید ایک مرد کو بھی ایسا ملیگا جسکو حقیقی معنی میں عورت کے ساتھ محبت ہو
ایسے موقع پر بھی عورت محبت میں غالب رہتی ہے - اگر مرد کو بھی حقیقی محبت
ایسی ہو کہ وہ سوائے محبت کے اور کسی اپنے اغراض کا بندہ نہیں ہے - اُسکا
دل ہر حالت کو پانا چاہتا ہے اگر عورت نہیں ملتی ہے تو ملنے سے پیچھا چھٹ جائیگا الا
گلہ منہ نہیں ہے شب و روز اس مرد کا خواب و خور حرام ہے - مگر وہ اُف
نہیں کرتا ہے - اگر عورت خط و کتابت و نامہ و پیام کو پسند نہیں کرتی ہے تو پھر وہ
ادھر سے کبھی گذرتا ہے محبوبہ کے مکان و محلہ و شہر کو کبھی نہیں جاتا ہے -
دیکھنا تو کجا! اگر وہ عورت جسکی محبت میں یہ گرفتار ہے اپنے شوہر یا اپنے دوست
کے ساتھ خوش ہے اور اس مبتلا کی پروا تک اُس عورت کو نہیں ہے اور یہ مرد
محض محبوبہ کی زندگی اور اُسکی خوشی کا طالب ہے یہانتک کہ اُسکو اپنے شوہر یا اپنے
دوست کے ساتھ ملتے دیکھکر بھی جوش رقابت سے شاکی و کبیدہ خاطر نہیں
ہوتا ہے - اور جو رنج و صدمہ ہوتا ہے اُسکو محبوبہ کی ناخوشی کے خوف سے
ظاہر نہیں ہونے دیتا ہے - بلکہ نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ محض رضائے
محبوبہ کیلئے اپنے رقیب کی خدمتگذاری غلاموں سے بدتر کرتا ہے - اُسکا
سچا دوست رہتا ہے - رقیب کے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن رکھتا ہے
اور یہ تمام تکالیف برداشت کرنے پر بھی نہ تو محبوبہ کا شاکی ہے نہ اوسپر احسان
رکھتا ہے - اور اپنے تمام خواہشات اور جوش محبت کو سینہ کے اندر رکھتا ہے

اور اوسکی محبت سے دست بردار نہیں ہوتا ہے۔

ف ۲۵ ایسی سچی محبت کرنے والے پر آخرکار وہ عورت فدا ہو جاتی ہے

ع پر جاں نثاری کی بے قراری ہی آخرہ کا ظہور ہوتا ہے۔ اس عورت کو اگر اپنی

زندگی میں موقع نہیں ملتا ہے تو اپنے عاشق کے مرنے کے بعد وہ عورت

ضرور ویسے ہی ہو جاتی ہے۔ اور یا تو اپنی جان شیریں کو اس آلودہ خاک پر

قربان کر دیتی ہے۔ یا ایسے چاہنے والے مرد کے بعد وہ عورت کبھی کسی مرد سے

بھی کہ شوہر کے ساتھ کبھی خوش نہیں رہتی ہے۔ اور ہر وقت مرنے والے کے

غم میں گھل گھل کر جان دیتی۔ اور کسی بات عزت و حرمت گناہ و ثواب کا پھر اوس کو

خیال نہیں آتا ہے۔ تاریخ سے صدہا ایسے واقعات کی تصدیق ہو سکتی ہے۔

برخلاف مرد کے کہ عورت چاہے اپنے کتنی ہی خواہشات کا خون کر کے اپنی تمنا

مرد کی محبت میں رنج دے اور اوسی عشق و محبت میں مر جاسکے۔ مگر وہ مرد اوس

چاہنے والی عورت کیلئے اپنی زندگی کو خاک میں نہیں ملاتا ہے تھوڑے دنوں

بعد رنج دفع بھی کر لیتا ہے۔ آخر الامر دوسری عورتوں کے ساتھ تعلق و عقد

نکاح کر کے دنیا کی عیش و آرام اوٹھاتا رہتا ہے۔

نوٹ:۔ یہاں پر ناظرین عورت کی نسبت اوس برائی پر خیال نہ کریں اور دیکھ
نہ کہیں کہ اپنے شوہر کے ساتھ دغا اور بیوفائی کرنے پر عورت کی تعریف کیجاتی ہے یہاں پر
بحث صرف محبت سے ہے عورت وفادار یا بیوفا۔ اسکو بیان وفاداری میں دیکھا جائے۔

ف ۱۰ شفقت - محبت اور شفقت میں فرق ہے محبت میں اپنے
خواہشات کا خون کرنا پڑتا ہے شفقت میں یہ بات نہیں ہے بلکہ اپنے خواہشات کا
خون کرنے کے بغیر مہربانی کرنے کا نام شفقت ہے - اسلئے شفقت ذکور میں بھی
پائی جاتی ہے مثلاً باپ کی شفقت بھائی کی شفقت استاد کی شفقت دوست کی
شفقت حاکم کی شفقت - غرضکہ ہر حیثیت سے ذکور میں شفقت ہوتی ہے - لیکن
عورت کی شفقت ذکور کی شفقت سے زیادہ زبردست ہوتی ہے -
پہلے عورت کو بحیثیت ماں کے لے لو - دیکھو جو شفقت ماں کو ہوتی ہے ویسی
شفقت باپ کو اپنے بیٹے کو نہیں ہوتی ہے - بحیثیت بہن کے لو - جو شفقت بہن کو
ہوتی ہے ویسی شفقت بھائی کو نہیں ہوتی ہے - بحیثیت زوجہ کے لو - جو شفقت
بیوی کو ہوتی ہے وہ شفقت شوہر کو نہیں ہوتی ہے - بحیثیت دوستی کے لو -
جتنی شفقت دوست عورت کو ہوتی ہے اوتنی شفقت دوست مرد کو نہیں ہوتی ہے
ف ۱۱ ایثار نفسی - یعنے اپنے تئیں کسی خدمت کیلئے وقف کردینا - اب
دیکھ لو عورت کسطرح سے بچوں کی پرورش و پرداخت کیلئے اور پھر شوہر کی خدمت
کیلئے اپنی جان کو وقف کر دیتی ہے - جسطرح عورت ایثار نفسی کرتی ہے ویسی ایثار نفسی
کرنے والا مرد کمتر پایا جائیگا - اور اگر ہوگا تو معدودے چند - برخلاف جنس اناث کے
کہ اوسکا ہر ایک فرد ایثار نفسی سے خالی نہیں ہے -
ف ۱۲ رحم دلی - اگرچہ مردوں میں بھی رحم دلی ہوتی ہے - مگر عورتوں کی

رحمدلی کی نوعیت وحیثیت بڑھی ہوئی ہے۔ عورت جب کسی اپنے یا غیر کو
تکلیف میں دیکھتے ہی متاثر ہو جاتی ہے۔ رونے لگتی ہے کیونکہ تکلیف کو عورت
دیکھ نہیں سکتی ہے۔ اور اس صفت رحمدلی کی وجہ سے عورت طرح طرح کے عذاب
و تکالیف میں خود مبتلا ہو جاتی ہے۔ مگر رحمدلی کا جو خاصہ طبعیت ہے وہ کسی طرح
نہیں جاتا ہے۔ اسی شدت رحمدلی کی وجہ سے بیچاری ہونا اُنکے ساتھ مبہم
زبان زد خاص و عام ہے۔ چونکہ عورت میں انفعالی مادہ کی تخلیق زاید ہے۔
اسلئے وہ جلد اثر پذیر ہو جاتی ہے۔ جب کسی شخص کو تکلیف میں دیکھتی ہے تو
اوسکی فطرتی رحمدلی جوش میں آجاتی ہے۔ اور بغیر سوچے کسی نیک و بد انجام
کے اپنے رحمدلی سے اوسکے ساتھ ایثار نفسی پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ اور اسطرح
شیطانی ذکور عورت کو پھسلا کر راہ راست سے بہکا دیتے ہیں۔ جب کسی
خبیث طینت مرد کو کسی عورت کا خیال ہو جاتا ہے تو وہ طرح طرح کی مکر
عورت کے سامنے کرتا ہے روتا ہے اپنی حالت کو تغیر کر لیتا ہے تڑپتا ہے
بیقرار ہوتا ہے بیہوش ہو جاتا ہے کھانا پانی چھوڑ دیتا ہے دیوانہ بن جاتا ہے
دوسروں کے ذریعہ سے عورت تک اپنی خستہ حالی اور بیقراری و جاں بلبی کو
پہونچاتا ہے۔ چاہے وہ عورت کیسی ہی پاکدامن عفت و عصمت کی مجسم
تصویر ہو۔ مگر متواتر ایک شخص کی ایسی دردناک حالت کو دیکھکر اُسکو رحم آجاتا ہے
یہی عورت معصوم کے طرف سے حلف اُٹھاؤنگا کہ اُس بیچاری کے دل میں حق برابر

کسی بُرائی و بدکاری کا خیال نہیں ہے - محض ایک شخص کی تکلیف کو دور کرنیکی غرض سے وہ ایثار نفسی پر آمادہ ہو جاتی ہے - اور یہہ سوچا جاتا ہے کہ کسی بُرائی و بدکاری کا ارادہ نہیں ہے - محض ایک نظر تمکو دیکھنے سے میں مرنے سے بچ جاتا ہوں تمھارا عاشق ہوں دل سے مجبور ہوں دل اپنے قابو میں نہیں ہے ہر چند دل کو سمجھاتا ہوں مگر دل نہیں مانتا ہے اور تمھاری محبت دل سے دور نہیں ہوتی ہے میں کچھہ نہیں چاہتا ہوں صرف تمھاری چاند سی صورت کے دیکھہ لینے کا طالب ہوں ابتو تمھارے نام پر دھونی رمائے بیٹھا ہوں کبھی اُسکو دیکھتے ہی زمین پر گر پڑتا ہے - غرضکہ ایسے سوانگ بھر کر مرد اپنی حالت زار کو عورت عاصمہ کے سامنے پیش کرتا ہے کہ چاہے کیسی مضبوط دل کی عورت ہو مگر آخرکار اُسکو رحم آجاتا ہے - اور دھوکہ و فریب میں آکر گھڑی بھر کی ملاقات کو قبول کر لیتی ہے - اور پھر جسطرح آہستہ آہستہ شکاری چڑیا کو پھانستا ہے اسیطرح سے یہہ مرد مکار اُس عورت کو پھانس لیتا ہے - عورت بیچاری پر دغابازی و بیوفائی کا الزام عاید ہوتا ہے - مگر اسپر کوئی غور نہیں کرتا ہے کہ کس کس طرح سے اُسکے سامنے فریب کیا گیا ہے - فطرتی رحمدلی کی وجہہ سے وہ دھوکہ میں آجاتی ہے بھتیرے مرد بھی ایسے پائے جاتے ہیں کہ وہ اپنی رحمدلی کی وجہہ سے نقصان اُٹھاتے ہیں

ف ۱۵/۱۴ جفاکشی - مرد کے پیٹ میں ایک ذرا سا بار کسی چیز کا ہو تو چلنا پھرنا مشکل ہے - عورت نو مہینے تک حمل کا بوجھ لئے لئے پھرتی ہے - پھر اُسکے

کسی بُرائی و بدکاری کا خیال نہیں ہے - محض ایک شخص کی تکلیف کو دور کرنیکی غرض سے وہ ایثار نفسی پر آمادہ ہو جاتی ہے - اور یہہ سوجھایا جاتا ہے کہ کسی بُرائی و بدکاری کا ارادہ نہیں ہے - محض ایک نظر تمکو دیکھنے سے میں مرنے سے بچ جاتا ہوں تمھارا عاشق ہوں دل سے مجبور ہوں دل اپنے قابو میں نہیں ہے ہر چند دل کو سمجھاتا ہوں مگر دل نہیں مانتا ہے اور تمھاری محبت دل سے دور نہیں ہوتی ہے میں کچھہ نہیں چاہتا ہوں صرف تمھاری چاند سی صورت کے دیکھ لینے کا طالب ہوں اب تو تمھارے نام پر دھونی رمائے بیٹھا ہوں کبھی اُسکو دیکھتے ہی زمین پر گر پڑتا ہے - غرضکہ ایسے سوانگ بھر کر مرد اپنی حالت زار کو عورت عاصمہ کے سامنے پیش کرتا ہے کہ چاہے کیسی مضبوط دل کی عورت ہو مگر آخر کار اُسکو رحم آجاتا ہے - اور دھوکہ و فریب میں آکر گھڑی دم کی ملاقات کو قبول کر لیتی ہے - اور پھر جسطرح آہستہ آہستہ شکاری چڑیا کو پھانستا ہے اسیطرح سے یہہ مرد مکار اُس عورت کو پھانس لیتا ہے - عورت بیچاری پر دغابازی و بیوفائی کا الزام عاید ہوتا ہے - مگر اسپر کوئی غور نہیں کرتا ہے کہ کس کس طرح سے اُسکے سامنے فریب کیا گیا ہے - فطرتی رحمدلی کی وجہہ سے وہ دھوکہ میں آجاتی ہے - بعضیرے مرد بھی ایسے پائے جاتے ہیں کہ وہ اپنی رحمدلی کی وجہہ سے نقصان اٹھاتے ہیں -

ف ۱۵/۱۴ جفاکشی - مرد کے پیٹ میں ایک ذرا سا بار کسی چیز کا ہو تو چلنا پھرنا مشکل ہے - عورت نو مہینے تک حمل کا بوجھ لئے پھرتی ہے - پھر اُوسکے

ساتھ ہر ایک کام کو کرتی ہے۔ بکثرت غریب عورتیں بحالت حمل پانی بھرتی ہیں چکی پیستی ہیں کھانا پکاتی ہیں گھر کا تمام کام کرتی ہیں۔ بچہ پیدا ہونیکے بعد بچہ کو اپنا خون چوسا چوسا کر الگ طاقت کو کم کرتی ہیں اور اسکے ساتھ ہی تمام کام مثل حالت حمل کے انجام دیتی ہیں۔ دن بھر کام کر کے ابھی لیٹی ہے ذرا آنکھ لگی کہ بچہ رویا اور ماں اٹھ بیٹھی بعض وقت رات رات بھر جاگنا و اٹھنا پڑتا ہے (۲۴) گھنٹہ میں بعض وقت بمشکل ایک گھنٹہ آرام کرنیکو ملتا ہے۔ مگر وہ تھکنے کا نام تک نہیں لیتی ہے۔ گھر کا سارا کام بچہ کی پرداخت کے ساتھ ہی شوہر کی بھی خدمت بجالاتی ہے۔ شوہر کے ہاتھ پاؤں دباتی ہے۔ کپڑے سیتی ہے۔ دن بھر گھر کے کام میں جتنا اسکو دوڑنا پڑتا ہے اگر حساب کیا جائے تو کئی میل کی مسافت ہوجاتی ہے۔ بہتیرے متوسط الحال اور غریب عورتیں ایسی ہیں کہ شوہر کو نہلاتی ہیں۔ ابھی تمام خدمات بجالاچکی ہے اور شوہر آرام لے رہا ہے مگر عورت ہے کہ چولھا سلگا رہی ہے پانی گرم کرتی ہے اپنے ہاتھوں سے پیٹھ و بدن مل مل کر نہلاتی ہے۔ اِس سے فرصت پائی کہ بچوں کے کام میں لگ گئی۔ ادھر سے فرصت ملی کہ گھر کے کام میں لگ گئی۔ غرضکہ رات دن اسکو دم لینے کو فرصت نہیں ہے پھر اس پر نہ کوئی شکایت ہے نہ چیون پر بل آتے ہیں۔ اگر ذی مقدرت ہے اور گھر میں نوکر چاکر ہیں جب بھی سلیقہ مند عورتیں دوسرے اقسام کے کام میں مصروف رہتی ہیں۔ پڑھتی لکھتی ہیں بیل بوٹہ بناتی ہیں۔ اور دیگر بھی بہتیرے

کام کرتی ہیں۔ کاہل عورتوں کا ذکر نہیں ہے۔

ف ۱۹ نفس کشی۔ ماؤں کو پرورش اطفال کیلئے بھی کچھ نفس کشی
کرنا پڑتا ہے ہر ایک اپنے آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ آم۔ خربوزہ۔ یا اور کوئی چیز
مثلاً بچے کو نقصان کرنیوالی ہے عورت کبھی اوسکو نہیں کھاتی ہے۔ بچہ اگر بیمار ہے
تو مہینوں برسوں ماں پرہیز کرتی ہے اور اپنے نفس کو مارتی ہے آرام کرنے کو
دل چاہتا ہے مگر بچے کی وجہ سے نفس کو مارکے آرام کرنے کا نام بھی نہیں لیتی ہے
شوہر کی آمدنی اگر کم ہے تو اچھا کھانا اچھے کپڑے سے نفس کو مارکے رکھتی ہے
کبھی دو پیسہ بچینگے تو دوسرے وقت کام آوینگے۔ یا اگر غریب نہیں ہے تو
دوسرے طور سے نفس کو مارتی ہے۔ مثلاً شوہر لچا ہے بدزبان ہے تندخو ہے
ناحق و ناروا دق اور رنج کرتا ہے۔ مگر عورت اپنے نفس کو مارتی ہے۔ شوہر
دوسری عورت سے تعلق رکھتا ہے اور وہاں رہتا ہے پھر اکیلی بستر پر اپنے نفس کو
مارکے پڑی رہتی ہے۔ مرد کہیں پردیس میں جاتا ہے برسوں نہیں آتا ہے
اور وہاں کسی عورت کو اپنی حاجت روائی کیلئے کر لیتا ہے مگر عورت گھر میں برسوں
نفس کو مارکے رہتی ہے اور مرد کی طرح حاجت روائی کیلئے کسی مرد کو نہیں کرتی
ہے۔ یا مثلاً شوہر غریب نہیں ہے بلکہ مالدار ہے مگر بیوی کو خرچ کافی نہیں دیتا ہے
عورت کا دل اپنے ہمچشموں زردار والیوں کو کھاتے پہنتے دیکھکر للچاتا ہے مگر اپنے
نفس کو مارکے رہجاتی ہے۔ غرضکہ جسقدر عورتیں اپنی نفس کو مارتی ہیں مرد اتنا کم نفس کشی کرتا ہے۔

ف ۱۵ رضا و تسلیم - لڑکیوں کو باپ نے جو کچھ لا دیا اونھوں نے لے لیا جو کپڑا
بنا دیا وہ پہن لیا - بیٹا طرح طرح کی فرمایش کرتا ہے - جو کچھ اوسکو باپ دیتا ہے اوسپر
قناعت نہیں لڑ جھگڑ کر اور لیتا ہے کہیں ماں سے کہیں بہن سے چھین
لیتا ہے - لڑکی بیچاری نہ لڑتی ہے نہ جھگڑتی ہے نہ کسی ماں بھائی سے چھینتی ہے -
باپ نے اگر کسی جاہل گنوار کے ساتھ عقد کر دیا تو راضی ہے اگر کسی لولے لنگڑے کے ساتھ
عقد کر دیا تو راضی ہے اگر کسی بوڑھے کے ساتھ عقد کر دیا تو راضی ہے اور کچھ
شکایت نہیں ہے - شوہر نے اچھی طرح رکھا تو اور بُری طرح رکھا تو ہر حال میں راضی ہیں

ف ۱۶ ہمت و استقلال - عورت کو جو تکلیف وضع حمل کے وقت
ہوتی ہے اوسکا اندازہ مشکل ہے - مرد کو اگر ایکبار ایسی تکالیف کا سامنا ہو
ہو تو دوبارہ کبھی اوس مہم کا مقابلہ نکر سکیگا - برخلاف عورتنکے کہ مکرر سہ کرر
اور بار بار پھر اوسی ہمت و استقلال سے کام لیتی ہے اور مونھ نہیں موڑتی ہے -

ف ۱۷ صفائی قلب و صاف باطنی - رحمدلی کے بیان میں جو تفصیل مذکور کی
عیاری و مکر و فریب کے بیان کیگئی ہے اوسپر غور کیا جائے - عورتنکے سامنے جب کسی
مرد کی ایسی وارفتگی اور شیفتگی کو بیان کیا جاتا ہے تو عورت اپنی صاف باطنی
اور سادگی کے وجہ سے اوسکو یقین کر لیتی ہے اور مطلق وہ عورت اوس مکّار
و عیّار مرد کے باتوں کو جھوٹا و بے سرو پا نہیں جانتی ہے - بلکہ یقین کر لیتی ہے
کہ بیشک یہہ مرد مجھ پر ایسا ہی فریفتہ ہے اسکا دل اسکے قبضہ سے باہر ہے اسکو اپنے پر

اختیار نہیں ہے - اگر میں نے اسکی خبر نہ لی تو بیچہ مر جائیگا اسکی جوانی خاک میں ملجائیگی اِس تیقن کے ساتھ رحمدلی و ایثار نفسی دیگر صفات مل ملا کر اُس مکار مفتون کے طرف عورت کو مائل کر دیتے ہیں - اور اسطرح پر عورت بہک جاتی ہے فی نفسہ عورت کا قصور نہیں ہے - ذکور میں سے جو لوگ مکر و فریب نہیں جانتے ہیں اور سادہ دِل ہیں وہ بھی مکاروں و دغابازوں کے پھندے میں آکر پھنس جاتے ہیں - لہذا ایسے لوگ واجب الرحم ہیں - مصرعہ - ہم سمجھے تھے جسے دوست وہ دشمن نکلا +

ف ۲۰/۱۸ صبر و شکر - آئندہ باب مظلومیت میں ناظرین کو عورتوں کے مصائب و تکلیف تفصیل سے معلوم ہونگے باوجود اِن مظالم کے عورتیں کسطرح صبر و شکر کے ساتھ اوس مظلومانہ زندگی کو ہنس بولکر کاٹ دیتی ہیں یہ حصہ عورت ہی کا ہے

تجھی سے ہیں اے پیر یہ خاریاں
نہ بھائی ہمارے تو ہمت نہیں

ف ۲۱/۱۹ عفو و درگذر - عورت کے ساتھ کتنے ہی مظالم ہوں مگر جہاں اوس سے ایک بات مہربانی کی کیگئی کہ وہ سب قصورات سے درگذر کر جاتی ہے - بہتیرے مرد ظالمانہ طور پر بیوی کو مارتے ہیں مگر اوسیوقت پھر شوہر سے ہنسنے بولنے لگتی ہے اوسکے دلمیں کوئی کینہ اور بدلہ لینے کا خیال نہیں آتا ہے - عورت کو سو بار دھوکا دیکر مظلوم کرو اور یکبار ادنیٰ مہربانی سے وہ سب

ظلم زیادتی کو دیکھکر مرد کا دم بھرنے لگتی ہے۔

ف ۲۲ ضبط و تحمل۔ اسکی کیفیت بیان محبت میں معلوم ہو چکی ہے
۲۰ عورت کو کتنی ہی شیفتگی مرد کے ساتھ ہو مگر کیا ممکن ہے کہ ہونٹ سے ہونٹ
جدا ہو جائے یا زبان سے آہ و واویلا کی صدا بلند ہو یا اوسکے حرکات
و سکنات سے کوئی بھانپ لے گمان ہی نہیں۔ باوجودیکہ محبت کرتی ہے
اور محبت میں مبتلا ہے۔ مگر یہ ممکن نہیں ہے کہ خود اوس مرد کو عورت
کی شیفتگی معلوم ہو۔ باپ بھائی شوہر اور دیگر اقربا کے طرف سے
طرح طرح کے سختیاں ہوتی ہیں مگر یہ منہ سے اُف نہیں کرتی ہے۔

ف ۲۳ وفاداری۔ یہی ایک بحث معرکہ کی ہے اور عام طور ہم لوگوں نے
عورت کو بیوفائی کا خطاب دے رکھا ہے۔ اور قدیم الایام سے عورت
کی بیوفائی زبان زد خاص و عام ہے۔ حالانکہ عورت سے زیادہ کوئی وفادار نہیں ہو سکتا ہے
اب غور کرنا چاہیئے کہ عورت کو بیوفا کیوں کہا جاتا ہے۔ ایک کنواری عورت
ہے اور آپ کوئی صاحب عاشق ہو گئے ہیں عاشق بیتاب ہیں جھر رہیں
مرتے ہیں مگر عورت اپنی اور اپنے باپ بھائی و خاندان کی شرافت کی وجہ
سے متنفر ہے کوسوں دور بھاگتی ہے۔ اور پاس ذکر کو برا جانتی ہے۔ اب حضرت
عاشق ہیں کہ اُس عورت کو بیوفائی بیدردی سنگدلی کے ساتھ یاد فرماتے
ہیں۔ شعراء کی تمام شاعری اسی سے بھری پڑی ہے کہ عاشق تو جان

دیتا ہے مگر مشتری خبر نہیں لیتا ہے - انصاف کرو عورت پر کس طرح
بیوفائی کا لفظ ایسی حالت میں صادق آسکتا ہے -

دوسری صورت سب سے زیادہ بیوفائی کی یہہ بیان کیجاتی ہے کہ عورت
شوہر والی ہے یا شوہر نہیں بلکہ کسی ایک مرد کے ساتھہ اسکی دوستی ہے
کہ تیسرے صاحب اُسکے خریدار پیدا ہوئے - عورت اگر اپنے شوہر یا پہلے
دوست کا ساتھہ دیکر تیسرے خریدار کو منھہ نہیں لگاتی ہے تو بیچارے تیسرے
صاحب اُس عورت کو بیوفا مشہور کرتے ہیں - اگر عورت نے ان تیسرے صاحب کا
کسیطرح پر ساتھہ دیا اور اپنے جبلّی خصائل رحمدلی و سادگی و ایثار نفسی سے
انپر رحم کیا تو شوہر یا ان پہلے دوست کے طرف سے لعنتی کا طوق گردن میں
ڈالکر بیوفائی کا خطاب ملتا ہے گویم مشکل وگر نگویم مشکل بیچاری عورت کی
جان عذاب میں ہے - اپنے شوہر یا اپنے پہلے دوست کی رفاقت و ہمدردی
و محبت کا خیال تیسرے صاحب سے باز رکھتا ہے - اور تیسرے صاحب کی تیز انکی
وارفتگی و دیوانگی قریب المرگی اسکے رحم و مہربانی کو جوش میں لاکر ان تیسرے
صاحب پر مہربانی کیلئے مجبور کرتے ہیں -

ف ۲۲ اس کشمکش سے آخرکار عورت ایک طرف ہو جاتی ہے اور
فریق ثانی کو مجبوراً چھوڑنا پڑتا ہے - کیونکہ ایک میان میں دو تلواریں
نہیں رہ سکتی ہیں - اب عورت کسکو ترجیح دیتی ہے اور کسطرح ایک کو چھوڑ

دوسرے کو پکڑتی ہے۔ اسکے لئے علوم قدیمہ وجدید وسائنس پر غور کرنا چاہیئے۔ ہر چیز کثیر اپنی جنس قلیل کو اپنے میں جذب کر لیتی ہے۔ بڑا چھوٹے پر غالب آتا ہے۔ زر زر کشد در جہاں گنج گنج ٭ کسی بیوقوف نے اسکی معنی پر تو غور نکیا اور ایک روپیہ لیکر بازار گیا اور ایک صراف کی دکان پر روپیونکی ڈھیری دیکھکر اپنے روپیہ کو اس ڈھیری زر میں پھینکر منتظر کھڑا ہے صراف بھی چپ تماشہ دیکھ رہا ہے جب تھوڑی دیر گزر گئی تو اس بیوقوف کو تلاطم پڑی کہ ابتک روپیہ اڈھکر میرے پاس نہیں آیا۔ آخر صراف نے اسکو قریب بلاکر پوچھا بیوقوف نے صاف بیان کر دیا کہ زر زر کشد کو سنکر میں تمھارے دکان سے روپیہ کھینچنے کو آیا تھا وہ روپیہ میں نے تمھارے روپیوں کی ڈھیری میں پھینکدیا۔ مگر تمھارے دکان کا روپیہ ابتک میرے پاس نہیں آیا۔ صراف نے کہا تم نے جو سنا وہ بات تو سچ ہے مگر تم نے سمجھنے میں غلطی کی اتنا تو خیال کرو کہ بڑا چھوٹے کو گھسیٹ سکتا ہے یا چھوٹا بڑے کو؟ ظاہر بات ہے کہ زیادہ طاقت والا کمزور کو اپنے طرف گھسیٹ لیگا۔ میرے روپیہ زیادہ تھے تمھارا ایک روپیہ کم لہذا میرے زیادہ روپیوں نے تمھارے ایک روپیہ کو گھسیٹ لیا۔ اگر میری دکان پر روپیہ نہوتے تو تمھارا روپیہ میرے پاس کیوں آتا رات دن چشم دید واقعات آنکھوں سے گزرتے ہیں کہ بڑا چھوٹے پر غالب آتا ہے۔ ایک ملک پر جب دو بادشاہ چڑھائی کرتے ہیں تو اونمیں سے

جسکی باوشاہت و سازو سامان زبردست ہوتا ہے اُسکو غلبہ اور فتح
حاصل ہوتی ہے - ایک ٹکڑے مقناطیس کو آہن سے قریب کرو وہ ٹکڑا
مقناطیس کا لوہے کو کھینچ لیگا لیکن جب لوہے کے طرف کوئی شخص
دوسرا بڑا حصہ مقناطیس کا رکھدے تو وہ لوہا پہلے ٹکڑے کو چھوڑ کر
اُس بڑے حصہ مقناطیس سے چپاں ہو جائیگا - اسمیں لوہے کا ذاتی
کوئی فعل نہیں ہے - بعینہ یہی حال مرد و عورت کا ہے - جنس ذکور میں
اناث میں ایک مقناطیسی کشش ہے - بلا لحاظ مشرقی و مغربی و کالے
و گورے و شریف و رذیل و امیر و فقیر و متقی و فاسق و خواندہ و ناخواندہ و
شہری و جنگلی کے روئے زمین پر چاہے وہ کسی قسم کی عورت ہو اور کیسا ہی
چاہے کوئی بھی مرد ہو جب دونوں ملینگے بلا لحاظ رنگ و روپ و خواص کے
ایک دوسرے سے ملجائینگے - فرض کرو یورپ میں کوئی مرد نہ رہے یا یورپین
عورت کسی ایسے افریقہ کے جنگل میں پہنچ جائے جہاں سوائے وحشی سیاہ فام
حبشیوں کے اور کوئی نہو تو اوسی جنگلی حبشی کے ساتھ اسیطرح مواصلت کریگی
جسطرح یورپین جنٹلمین کے ساتھ - لہذا یہہ مسلمہ ہے کہ جنس ذکور و اناث میں
جو کشش مقناطیسی ہے اُسیکے سارے کرشمے ہیں اور اس لذت کی جو مواصلت
عورت و مرد سے حاصل ہوتی ہے - مقناطیسی کشش ہی کا سبب ہے کہ ہر مرد
ہر عورت کا مشتاق اور ہر عورت ہر مرد کی مشتاق ہے - اسمیں کسی مرد

اور کسی عورت کا بالکل اختیار نہیں ہے۔ لہذا جب کسی ایک عورت کے ایک سے زاید دو چار دس پانچ اور اس سے بھی زیادہ خریدار و مشتاق پیدا ہو جائینگے ایسی حالت میں جس خواستمند و خریدار کی کشش زیادہ اور قوی ہوگی عورت لامحالہ فطرۃً اُس مرد کے ساتھ جذب ہو کر دوسرے جذب کنندگان کو چھوڑ دیگی اسمیں عورت کا ذاتی فعل مطلق نہیں ہے۔ اب زیادہ اثر مقناطیسی کھینچنے والا چاہے منگیتر ہو یا شوہر یا پہلا دوست ہو یا دوسرا وغیرہ یا کوئی بھی ہو بمقابلہ قوی و زاید المقدار مقناطیس کے جسطرح لوہا چھوٹے ٹکڑے مقناطیس کو نہیں چھوڑتا ہے اسیطرح سے بغیر طلب قوی تر جذب محبت رکھنے والے مرد کی عورت کبھی موجودہ منگیتر یا شوہر یا دوست کو نہیں چھوڑتی ہے۔ اگر عورت ازخود بلا دوسرے کے ابتداءً اظہار محبت کسی دوسرے زاید محبت کرنے والے کے موجودہ مرد کو چھوڑ دیتی تب البتہ بیوفائی کا الزام عورت کو دیا جا سکتا تھا۔ لیکن کوئی ایک واقعہ بھی ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا ہے کہ کسی عورت کا کوئی دوسرا چاہنے والا پیدا ہو کر اُسکے پیچھے نہ پڑے اور عورت ازخود موجودہ مرد کو باوجود اُسکے حسن سلوک و حسن معاشرت کے چھوڑ کر دوسرے مرد کو تلاش کرتی پھرے۔ اس کشش مقناطیسی کیلئے صرف ایک محبت ہی نہیں ہے بلکہ محبت سے بڑھکر اصل چیز کشش مقناطیسی کیلئے ہمجنسیت و میلان طبع کی موافقت ہے۔

مثلاً عورت کا میلان طبع زیادہ تر مباشرت کی طرف ہے اور مرد کا زیادہ تر کسی طرف

بالمقابل بالعکس عورت مباشرت سے متنفر ہے اور مرد کو مباشرت کا زائد میلان ہے۔ ایک کا میلان طبع گھر گرستی کی طرف ہے اور دوسرے کا سیر و تفریح کے جانب۔ ایک کا میلان طبع سخاوت کی طرف ہے دوسرے کا بخل کے جانب۔ ایک مہمان نوازی کا شیدا ہے اور دوسرا روٹی چور ہے۔ ایک خوش مزاج اور دوسرا بدمزاج۔ ایک زندہ دل ہے اور دوسرا پژمردہ خاطر۔ ایک عیاش پسند ہے اور دوسرا عیاشی سے متنفر۔ ایک صوم و صلوٰۃ کا پابند ہے دوسرا صوم و صلوٰۃ کو جانتا ہی نہیں۔ ایک موحد و متوکل ہے ہر باتیں خدا کے طرف رجوع کرتا ہے دوسرا اسباب کا شیدا ہے۔ ایک روشن خیال ہے دوسرا محدود الخیال۔ ایک متعصب ہے دوسرا غیر متعصب۔ ایک کنجوس ہے تو دوسرا البرل۔ ایک اپنی عیش و آرام کو مقدم جانتا ہے دوسرا اور دونکی عیش و آرام کو اپنے اوپر مقدم رکھنے کا میلان رکھتا ہے۔ ایک تندخو ہے دوسرا حلیم و بردبار ہے۔ ایک کے مزاج میں انتقام کا مادہ زیادہ ہے اور دوسرے کی مزاج میں عفو کا مادہ زائد ہے۔ ایک سلیقہ مندی کا شیدا ہے اور دوسرا سلیقہ مندی کے مادہ سے کورا ہے۔ ایک کی طبیعت میں محبت و ہمدردی کا مادہ ہے مگر دوسرے کی مزاج میں محبت و ہمدردی کا مادہ کم نہیں ہے۔ ایک کی طبیعت میں چلبلاپن ہے تو دوسرے کی مزاج میں اس سے نفرت کا مادہ ہے۔ ایک نفاست پسند ہے تو دوسرا غلیظ طبیعت کا

ایک ظلم دوست ہے اور دوسرے میں جہالت کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔ ایک حسن پرست ہے تو دوسرے میں حسن پرستی کی قابلیت ہی مفقود ہے۔ غرضکہ صدہا اس قسم کی باتیں ہیں جو ایک کو مرغوب ہوتی ہیں اور وہی امور دوسرے کو مکروہ معلوم ہوتے ہیں۔ زاہد متقی کے نزدیک عیاشی نہایت مکروہ ہے اور زہد و تقویٰ محبوب ہے۔ مگر دوسرے اسکے خلاف ہیں انکو عیاشی محبوب ہے اور زہد و تقویٰ مرغوب ہی نہیں ہے۔ دنیا میں محمود و مذموم کوئی چیز نہیں ہے بلکہ ہر شخص کی تخلیق میں جس مادہ کا غلبہ ہوگا اسکو مناسبت اپنی تخلیق کے وہ چیز مرغوب یا مکروہ معلوم ہوگی۔ ہر انسان کی تخلیق میں خواص جدا گانہ ہیں۔ باپ بیٹے بھائی بھائی کیلئے ایک تخلیق و ایک میلان و رغبت لازمی نہیں ہے۔ چہ جائیکہ اغیار اور یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات باپ بھائی کے مقابل اغیار سے بوجہ مناسبت طبعی کے اتحاد زیادہ ہو جاتا ہے۔

جب یہ بات معلوم ہوگئی تو اب باآسانی یہ بات سمجھ میں آجائیگی کہ عورت کا تعلق ایک مرد سے ٹوٹکر دوسرے مرد سے کیونکر اور کیوں ہو جاتا ہے۔ اگر زوجین میں مناسبت طبعی کامل طور پر نہیں ہے تو یہ عورت جب کبھی کسی ایسے مرد سے دوچار ہوگی اور یہ میل جول ملنا جلنا ہوگا جسکے خواص طبعیت کو عورت کے خواص طبعیت سے یا عورت کو اس مرد کے خواص طبعیت سے مناسبت و اتحاد زیادہ ہے تو ضرور یہ عورت بمقتضائے الجنس یمیل الی الجنس کے اوس دوسرے مرد سے

متحد ہو جائیگی اور دونوں میں محبت و اتحاد ہو جائیگا - ایک مکان میں
مختلف جانور مرغ تیتر کوّے مرغابی وبجیرہ وغیرہ پرندوں کو چھوڑ کر ایک
کبوتری کو اونمیں چھوڑ دیا جائے وہ کبوتری برسوں اون جانوروں کے
ساتھہ رہیگی - دانہ چارہ میں شریک رہیگی - مگر کسی جانور سے اُس کبوتری کا
جوڑا نہ لگیگا - اور دو چار برس اسطرح رہنے کے بعد بھی جب کبھی ایک کبوتر مکان کی
چھت پر بٹھلا دیا جائے تو وہ کبوتری ضرور اُن سب جانوروں سے الگ ہو کر
جھٹ سے کبوتر کے پاس اوڑ جائیگی یا کبوتر اُس مکان میں آکر سب جانوروں کو
چھوڑ اُس کبوتری سے جوڑا لگ جائیگا - یا دس بیس کبوتروں میں ایک
کبوتری کو چھوڑ دیا جائے سب ہی کبوتر اوس کبوتری پر لوٹ پڑینگے مگر
وہ کبوتری سب سے ہم جفت کبھی نہ ہوگی - بلکہ جو کبوتر اُس کبوتری کے مناسب
طبعیت ہوگا اُسی سے جوڑا لگ جائیگا - اسلئے سیاہ و سفید و ابلق کی قید نہیں ہے
سفید کبوتری ہے اور متعدد کبوتر سفید و کالے و سُرخ رنگ وغیرہ کے
موجود ہیں ہمارا دل چاہتا ہے سفید کبوتری سفید کبوتر کے ساتھہ جوڑا لگے
مگر وہ کبوتری سفید کبوتر کو چھوڑ دوسرے سیاہ و سُرخ رنگ کے کبوتر سے جوڑا
لگ جاتی ہے - یہ کیا بات ہے وہی اندرونی میلان و مناسبت طبعی کا سبب ہے - یہی
حال مرد و عورت کا ہے - جب عورت کی مناسب طبع مرد کی یکجائی و ملاقات ہوگی
لازمی طور پر اُس مرد کی کشش مقناطیسی اُس عورت کو اور عورت اوس مرد کو اپنی طرف

کھینچ لیگا۔ کبوتر با کبوتر باز با باز ✽ کند ہمجنس با ہمجنس پرواز ✽ اسمیں عورت
و مرد دونوں کا مطلق قصور نہیں بلکہ فطرتی و تخلیقی مادہ کا اتحاد اسکا باعث
ہے۔ عورت کو بیوفائی کا الزام دینا جھوٹ بالکل جھوٹ و اتہام ہے۔ فطرتی و تخلیقی
مادہ کے سیلان کو روکنے کیلئے ایک ہی صورت ثابت ہے یعنی عشق! کیونکہ عشق
ایک ایسی آگ ہے جو تخلیقی و فطرتی مادہ کو جلا ڈالتی ہے۔ دنیا میں صرف
عشق ہی ایک ایسی چیز ہے جو فطرت و تخلیق کو بدل دیتا ہے۔

مرحبا اے عشق خوش سودائے ما
وے طبیب جملہ علتہائے ما

اس شعر کا مطلب اب سمجھ میں آگیا ہوگا کہ عشق جملہ جذبات انسانی فطرتی
و خواہشات کو فنا کرکے محبوب کے جذبات و خواہشات سے متحد کر دیتا ہے
سائنس دان ہمنے دیو رائے خیالات کے تمام حاضرین اگر ذکور و اناث کے میلان طبعی
و ہمجنسی و جذب مقناطیسی پر غور کرینگے تو صدہا مسائل مختلف فیہ حل ہو جائینگے
اور اسی سے عورات کیلئے غیر محرم ذکور سے پردہ کی رسم اور وجہ بھی صحیح
ظاہر و ہویدا ہو جائیگی۔ پس عورت کو بیوفائی کا الزام دینا سراسر غلطی
و ظلم و اتہام ہے جو کچھ قصور ہے وہ اپنا ہے۔

فائدہ ۲۳ اگر تم چاہتے ہو کہ تمھاری محبوبہ بیوی یا دوسری عورت تم کو
چھوڑ کر دوسرے مرد کی نہو جائے تو تم اس عورت کے ساتھ سچی محبت کرکے

انتہا درجہ کا عشق پیدا کرو جیسا کہ بیان محبت میں بیان کیا گیا ہے۔ اور اپنی میلان طبع کو عورت کی میلان طبع سے موافق و متحد بناؤ۔ اگر تم اپنی بیوی کے ساتھ اسطرح کی محبت کرو کہ اپنے تن من کو اپنے خواہشات کو اپنے ارادہ کو اپنی رائے کو اپنے راحت و آرام کو اپنے حرکات و سکنات کو بیوی کے اوپر قربان و نثار کرو۔ اور سوائے تمھاری بیوی کے دوسرے کسی کی محبت اتنی تمھارے دل میں نہو تم کو اپنی بیوی کا کوئی فعل لعجوا رحبّ الشئ یُعمی و یُصمّ کے برا نہ معلوم ہو۔ اسطرح سے بیوی کے ساتھ عشق رکھنے والے مرد کو اگر آجتک کسی عورت نے چھوڑ دیا ہو تو بتلایا جائے۔ ایسا سچا عشق و محبت رکھنے والا مرد اپنی بیوی کو اگر ہزاروں مردوں میں تنہا چھوڑ دیگا تو وہ عورت ویسی ہی عاصمہ رہیگی اور ہرگز کسی مرد کے جعل و فریب میں نہ آئیگی۔ کیونکہ اسکے شوہر کا جذب مقناطیسی سب سے بڑہا ہوا ہے اور اسی لئے خدا نے تاکید فرمائی ہے وعاشروھن بالمعروف کہ عورتوں کے ساتھ اچھی طرح معاشرت کرو تاکہ اُس عورت کو تم سے زاید حسن معاشرت رکھنے والا اپنی کشش مقناطیسی سے تم سے الگ نکر سکے اور وہ عورت تم سے جدا نہو سکے

ف ۲۴ اور اسیوجہ سے عورتوں کے لئے پردہ تجویز کیا گیا ہے۔ اور عورتوں کا نام مستورات رکھا گیا ہے کہ وہ چیز چھپی ہوئی رہنے کی قابل ہے کیونکہ ایک تو گرانمایہ چیز ہے دوسری بوجہ اسکے کمال و فضائل و اعلیٰ مرتبت و تمام چیزوں سے زیادہ ولذیذ زیادہ منفعت بخش زیادہ مسرت دہ ہونیکے ہر شخص اوسکا طالب

دخواستگار وجان ومال قربان کرنے والا ہے۔ ہر شخص عورت کو جذب کرنے کیلئے قدرتی طور پر کشش مقناطیسی رکھتا ہے۔ اور ہر عورت کے شوہر کو کمال محبت نصیب نہیں ہے۔ مرد کی ناقص محبت وناقص کشش مقناطیسی کے وجہ سے خوف ہی نہیں بلکہ احتمال غالب ہے کہ دوسرے طالب وخواستگار کی زیادتی کشش مقناطیسی عورت کو اپنے طرف کھینچ لیجائے۔ افسوس ہے کہ اسوقت کے ناعاقبت اندیش اپنی خودغرضی سے ان مصالح پر غور نہ کرکے پردہ دری کو اچھا سمجھے ہوئے ہیں۔ اور فطرتی میلان طبع ومناسبت مزاجی کی کشش مجنسیت کا خیال نہیں کرتے ہیں۔ جبتک کسی مرد کو کسی عورت کے ساتھ جائز طور پر یا کسی عورت کو کسی مرد کے ساتھ جائز طور پر ایسی محبت نہ ہو کہ اسکا جذب مقناطیسی شدت سے غالب ہو۔ جیسا کہ ابھی ذکر کیا گیا ہے اسوقت تک عورتوں کا غیر محرم مردوں سے دور رہنا ضروری ہے۔ ورنہ یاد رکھو کہ بیجا جذب مقناطیسی قدرتی طور پر کام کرکے عورت کو اپنے طرف کھینچ لیگا اور یہی سبب ہے جو یورپین عورتوں ومردوں کے عام طور پر اختلاط کی وجہ سے ناگفتہ بہ واقعات پیش آتے ہیں۔ یا ایشیا میں پردہ نشین عورات کو عزیز اقارب ہر وقت ملنے جلنے والے مردوں کے ساتھ ان ناگفتہ واقعات کا سامنا ہو جاتا ہے۔ اسمیں عورت کا مطلق کوئی قصور نہیں ہے نہ اس سے اسکی اوصاف عفت وعصمت اور وفاداری پر کوئی طعنہ زنی ہو سکتی ہے۔

نظر آوے تو مرد سے لیکن بیوقوف کہ خلاف کوئی شخص اپنی کمزوری سے غالب نہیں آسکتا ہے۔

ف ۲۸ اسکے علاوہ یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ بعض قسم کی محبت مردوں کیلئے قابل تعریف ہے ایسی محبت نہ تو حسن صورت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے نہ دولت کی وجہ سے کیونکہ یہ ہر دو فانی بھی ہیں۔ اور نفسانی تعلق محض عقلی بعض کو ایک بچہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اس قسم کی محبت کہ مرد کو سوائے اپنی زوجہ کے دوسری عورت کا خیال تک نہ آسکے اسوقت پیدا ہوتی ہے جبکہ عورت کمال نسوانی کامل طور پر رکھتی ہو۔ ہر عورت میں کمال نسوانی بالقوہ موجود ہے لیکن عوارض کے سبب سے جبکہ عورت کو یہ کمال نسوانی حاصل نہیں ہوتا ہے اسوقت عورت ایسی ہے جیسے کبوتر بے پر و بال کے ہوتا ہے۔

ف ۲۹ عورت کو اگر کمال نسوانی حاصل ہو پھر اسوقت زبردست سے زیادہ زبردست و ظالم سے زیادہ ظالم اور بڑے سے بڑا بادشاہ اور بدمعاش سے زیادہ بدمعاش و پرہیزگار سے زیادہ پرہیزگار کوئی مرد اس عورت کے مقابلہ میں غالب نہیں آسکتا ہے۔ خداوند کریم نے عورت کو ایسے معجزات مسیحائی کی قوت و قدرت عطا کی ہے کہ بعض وقت جو کام عورت کر جاتی ہے وہ کام بڑے سورماؤں سے نہیں ہو سکتا ہے۔ بادشاہ بھی مطیع ہو جاتا ہے اور وزیر بھی عالم و صوفی و پرہیزگار بھی عورت کا مطیع ہو جاتا ہے۔ اور اوباش و عیاش بھی ظالم بھی مطیع ہو جاتا ہے اور عادل بھی بلکہ وحشی بھی

مطیع ہوجاتا ہے اور جبھی شوہر عورت اگر اپنے کمال نسوانی پر کاربند
ہو [illegible] ہوجاتا ہے عورت کی اور جنس کا شوہر بھی عاشق ہوجاتا ہے عورت کو لیے دل
مطیع و فرمانبردار ہوجاتا ہے - اب وہ عورت اگر رکھنا چاہے اسکی ہوا [illegible]
بادشاہت پر قائم رکھے یا فقیر بنا دے [illegible]
یا فسق و فجور پر [illegible] دے [illegible]
و [illegible] بنا دے - ظالم کو [illegible] ظالم رکھے یا عادل [illegible]
عادل کو عادل پر قائم رکھے یا ظالم بنا دے - نیک مرد کو نیکی پر قائم رکھکر
اور زیادہ نیک بنا دے یا بد کر دے - بد کو چاہے اور زیادہ بدکار بنا دے
یا نیک کر دے - [illegible]
ہو چکے ہیں انکی [illegible] عورتیں اور کوئی فرد جنس ذکور سے نہیں کر سکتا
جس جس شخص کو ایسے باکمال عورتوں سے سابقہ پڑا ہے وہ اسکی تصدیق کریگے
تاریخ سے ان واقعات مذکورہ کی آپکو تصدیق ہوسکتی ہے -

ف ۸ عورت کو کمال نسوانی نہیں حاصل ہوسکتا ہے جبتک تعلیم
و تربیت کمال النسوانی کی نہ دیجائے جہالت کمال نسوانی سے محروم کر دیتی
ہے - اسیطرح سے عورت کے باہر پھرنے اور اغیار سے مخالطت اور
تحصیل معاش سیر و سیاحت میں شب و روز اوقات گزاری سے عورت
کمال النسوانی میں مہارت پیدا کرنے سے محروم ہوجاتی ہے - کیا اسباب

غور نہیں کیا جاتا ہے کہ طالب علم جبتک دیگر تمام تفریحات کو چھوڑ کر
تنہائی میں مطالعہ نکرے وہ کامیاب نہیں ہو سکتا ہے - مثلاً عقل
رکھنے والے جبتک سب طرف سے یکسوئی کرکے ایک خیال کو تنہائی میں
نہ جماویں اسوقت تک کمال علمی حاصل نہیں ہو سکتا ہے - علیٰ ہذا القیاس
تمام موجد اختراع کنندگان کا یہی حال ہے کہ تنہائی میں سوچتے و غور کرتے
رہتے ہیں جب کسی چیز کو ایجاد و اختراع کر سکتے ہیں - اجنبیوں کی مخالطت
ولایعنی مشاغل خارج تحصیل اکتساب کمال کیلئے ہیں بس یہی حال عورتوں کا ہے
عورت جبتک مردوں کے مشاغل مردوں کی مخالطت اور دیگر بے ضرورت
سیر و تفریح کو ترک کرکے گوشہ نشین نہوگی اور بعد ازاں علم کا مطالعہ نکریگی
جو کمال نسوانی حاصل کرنے کیلئے مفید ہیں اسوقت تک کبھی کمال نسوانی کو
حاصل نہیں کر سکتی ہے -

ف ۳۹ اگر عورت شمشیر زنی میں مشق کریگی اوّل تو مرد کے مقابل جیت
نہ سکیگی دوم کوئی نتیجہ نہیں ہے - عورت کو بجائے آہنی شمشیر لیکر مشق کرنیکے اپنی
نگاہ و ابرو کو شمشیر بنا کر مشق ناز کرنا مفید ہے - عورت کو اپنی ادا و دلفریب
اپنے غمزہ ہائے معشوقانہ اپنی دلربائی و محبوبیت اپنی سلیقہ مندی اپنی عفت و عصمت
اپنی حیا و شرم اپنی قابلیت خانہ داری اپنی قابلیت پرورش اولاد اپنی شیریں گفتاری
اپنی مسیحائی و معجزہ نمائی میں کمال حاصل کرنا مفید ہے - جب عورت اپنی ادا و صفا

کمال حاصل کریگی تب اوسکو وہ مرتبہ محبوبیت و عشق فریفتگی کا حاصل ہوگا جسکی شہنشہ دولتکے مقابل کوئی مرتبہ غالب نہیں آسکتا ہے۔ اور عورت اپنی اس حالت میں ایک فتح مند ہوگی۔ اس کمال النسوانی حاصل کرنیکے لئے زر و روپیہ و دولت کی مطلق ضرورت نہیں ہے۔ ہر چیز کا کمال یہی ہے کہ وہ اپنی غرض تخلیق کو پورا کردے۔ پس اے عورتو! تمکو اپنی تخلیق کی غرض و غایت پوری کرنا چاہئے یہی اعلا کمال نسوانی ہے۔ تمھاری تخلیق کی غرض اوّل جو تمکو معلوم ہو چکی لِتَسْکُنُوا اِلَیْہَا یعنے آدمی کو تم سے تسکین ہو۔ یا شوہر تمام افکارات و ترددات و صدمات و رنج و غم عورت کی ایک گھڑی بھر کی صحبت و ملاقات سے اگرچہ وہ نہو اور بیوی کی ایک دم بھر کی ہمدردی و غمگساری شوہر کو دنیا و مافیہا سے غنی و بیفکر و خوش وقت اگر نہ کرے تو سمجھنا چاہئے یہہ عورت اپنی کمال النسوانی سے بے بہرہ ہے اور اسنے اپنی تخلیق کی غرض و غایت کو پورا نکیا۔ جو عورتیں اپنی تخلیق کے اغراض کو پورا نہیں کرتی ہیں اگرچہ اسمیں بھی وہ عورتیں چنداں بے قصور ہیں اسلئے کہ انکی ورثا و ماں باپ بھائیوں نے انکو جاہل اور کسب کمال نسوانی سے محروم رکھا ہے اور عورتوں کی بہت ہی بے قدری کیگئی ہے۔ تاہم اے جنس اناث! تم بھی اپنی حقیقت سے آگاہ ہوکر حکمت عملی سے کام لیکر اپنے کمال النسوانی کے حصول کی کوشش کرو۔ آئندہ باب میں تفصیل سے بیان آئیگا۔

الغرض عورتوں کے اسقدر فضائل ہیں کہ اگر ہر ایک کو با تفصیل و دلائل براہین کے

بیان کیا جاسکتا ہے ایک مختصر کتاب ہو سکتی ہے۔ یہ تحریر بہت ناکافی ہے عورتوں کی فضیلت اور مردوں کے لئے ان کی ضرورت پر۔ تعصب و جہالت و خود ستائی نے ہم کو کو ایسا اندھا کر دیا ہے کہ جنس اناث کے فضائل و مراتب و گرانمایگی کی طرف کبھی کسی کا خیال بھی نہیں جاتا ہے۔ لیکن جب کوئی منصف مزاج سمجھدار شخص ٹھنڈے دل اور انصاف سے غور کریگا اسوقت آنکھیں کھل جائینگی اور معلوم ہو گا کہ جنس اناث کیسی عزیز کیسی بیش بہا اعلیٰ درجہ کی خدا کی نعمت اور امانت ہے۔ ہم لوگوں کی بقاء و زندگی کا لطف اور بہتری تمامتر عورتوں کے قبضہ میں ہے۔ آغاز عمر سے سن شعور تک والدہ کی شفقت و پرورش سے ہماری زیست ہے جو جنس اناث ہی کی ایک فرد ہے اور بیٹے کیلئے والدہ ہے تو یہی عورت کسی کی زوجہ بھی ہے اور جو زوجہ ہے وہ عورت آخر ماں بھی ہے۔ کسی فرد جنس کو مرد کیلئے ہوتی ہے۔ حیثیت بدل جانے سے کسی کی ذاتی فضیلت نہیں دور ہو سکتی ہے سن بلوغ سے مرتے دم تک بیوی کی رفاقت پر ہماری زندگی کا دار و مدار ہے۔ بغیر رفاقت عورت کے کوئی مرد کامیابی و لطف کی زندگی حاصل نہیں کر سکتا ہے۔ لہذا جنس اناث کی جسقدر عزت و توقیر و احترام کیا جائے وہ کم ہے۔ مرد جو عورتوں کی قدر نہیں کرتے ہیں وہ درحقیقت خدا کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں۔

باب دوم

عورتوں کے حقوق۔

(ف ۳۳ ۲۲) جو لوگ کہتے ہیں عورتوں کو بھی حقوق مساوی طور سے حاصل ہیں وہ بھی سچ کہتے ہیں اور جو لوگ اسکی مخالفت کرتے ہیں وہ بھی حق بجانب ہیں فقط نزاع لفظی ہے۔ عورتوں کو بھی ہر طرح کے حقوق حاصل ہیں عورتوں کو اپنے نفس کی آزادی کا حق حاصل ہے۔ عورتوں پر جبر کرنے کا کسی کو کوئی حق نہیں ہے وہ اپنے نفس کی مالک و مختار ویسی ہی ہے جس طرح سے مرد آزاد و مختار ہے۔ لیکن اسکے معنی غلط طور پر لئے جاتے ہیں اسی وجہ سے وہ فریق ہوگئے ہیں ایک موافق دوسرا مخالف۔

آئندہ باب سوم میں آپ کو معلوم ہوگا جہاں مساوات حقوق و آزادی کی پوری طور سے تشریح کردی ہے کہ جس معنی سے یورپ و مقلدین یورپ مساوات حقوق و آزادی کی معنی لیتے ہیں وہ محال اور بالکل مخل تمدن ہے اور یہاں پر ہم نے بتلایا ہے کہ بیشک عورتوں کو بھی اپنے نفس کا آزادانہ حق حاصل ہے۔ اور خدا و رسول و قرآن بھی اسی کے نسبت تاکید کرتا ہے کہ عورتوں کو بھی حقوق حاصل ہیں۔ ولھن مثل

الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ جس طرح سے مردوں کو عورتوں پر حقوق
حاصل ہیں ویسے ہی عورتوں کے حقوق مردوں پر ہیں اور یہی معنی
ہیں مساوات حقوق و آزادی کے۔ مساوات حقوق کے یہ معنی
نہیں ہیں کہ جو چیز ایک کیلئے جائز کی گئی ہے وہی چیز دوسرے کیلئے
بھی جائز ہو ایسا کرنا قانون قدرت و فطرت کے خلاف ہے
البتہ ایک کے لئے مثلاً ایک چیز جائز کی گئی ہے تو دوسرے کے لئے
اوس کے مقابل دوسری چیز ایسی جائز کی گئی جو اول الذکر کے لئے
جائز نہیں۔ چلو دونوں برابر ہوگئے۔ اس طرح پر عورتوں کو مساوی
حقوق حاصل ہیں۔ دنیا دیکھے جسے قابل نظر آیا۔ چونکہ باب سوم
و پنجم میں تفصیل سے عورتوں کے حقوق کی تشریح کیجاتی ہے
اسلئے یہاں پر زیادہ صراحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اُس
تفصیلی بیان سے واضح ہوگا کہ بعض بعض مواقع پر مردوں سے
زاید عورتوں کو حقوق و آزادی حاصل ہے۔

باب تیسرا

عورتوں کی مظلومیت

ف ۴۳

کہا لیکن تمام لوگے جب سنوگے
نہ سنو اسے خدا شیون کسی کا

ف عورتوں کے ساتھ جو مظالم ہوتے ہیں چونکہ وہ عالمگیر ہیں اور اون کی نوعیت بلحاظ مرز و بوم کے مختلف ہے اسلئے قبل اسکے کہ مظالم کی تشریح کیجائے اول اسبات کی ضرورت ہے کہ

ف ۴۴ آبادی دنیا کو مناسب طور سے تقسیم کیا جائے۔

پہلی تقسیم بلحاظ مذہب —

۱ اہل کتاب — ۲ غیر اہل کتاب۔

اہل کتاب کی تقسیم —

۱ یوروپین — ۲ ایشیائی۔

غیر اہل کتاب کی تقسیم کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس مذہب والے عموماً ایشیائی ہیں۔ علی ہذا یوروپین کی تقسیم کی بھی ضرورت اسلئے نہیں ہے کہ تمام یوروپ عموماً عیسائی مذہب رکھتا ہے۔ یوروپ میں

اگر غیر مسیحی ہیں یا ایشیا میں عیسائی تو اونکی تعداد قلیل ہے مگر بلحاظ کثرت
لیا جاتا ہے تو تعداد قلیل کا لحاظ نہیں ہوتا ہے۔
ایشیا میں بالعموم دو قسم ہیں ایک غیر اہل کتاب - دوسرے اہل کتاب - اغیار کی
ذیل کیا جاتا ہے مراد مسلمان ہیں اسلئے کہ مسلمانوں ہی کی تعداد بہ نسبت غیر
اہل کتاب کے ایشیا میں زیادہ ہے۔

اب مسلمانوں کی تقسیم بلحاظ وجاہت و تمدن و تعلیم کے بطرح مفصل ذیل ہے۔

طبقۂ اعلیٰ - طبقۂ اوسط - طبقۂ ادنیٰ -

یا اسکے مرادف بلحاظ دولت

امرا - اوسط درجہ کے خوش باش - غربا

یا اسکے مرادف بلحاظ تمدن

شہری - نیم شہری قصباتی - دیہاتی و دہقانی -

یا یوں کہو

فرسٹ کلاس - سکنڈ کلاس - تھرڈ کلاس -

یا یوں سمجھو

اول درجہ کے لوگ - اوسط درجہ کے - ادنیٰ درجہ کے -

ف اب سب سے پہلے قدیم آبادی غیر اہل کتاب عورات کی مظلومیت کو بیان
کرینگے اسکے بعد مسلمان عورتوں کی مظلومیت اور آخر میں یورپ کی مستورات کی مظلومیت کا بیان ہوگا

ف ۲۵ اسلام سے پہلے عورتوں کی زندگی جس مظلومیت میں گذرتی
تھی اوسکی داستانیں آپ کہیں سُن چکے ہیں۔

دفعہ (۱) شریف خاندان کا باپ - باپ کو اسبات کی غیرت تھی کہ میرے گھر کوئی شخص آ
کر بیٹھیگا - ہماری بیٹی دوسرے مرد کے ساتھ ہمبستر ہوگی یہ بڑی شرم کی بات ہے
اسلئے وہ اونکو زندہ ہی زمین میں گڑوا دیتا تھا اور اس معصوم بے گناہ کی کوئی
مدد نہ کرتا تھا۔ اُس ظالم باپ کی اس حرکت پر بڑا تعجب تھا کیونکہ ساری قوم اسی
مرض میں مبتلا تھی آخر قرآن نے للکارا - بِاَیِّ ذَنۡبٍ قُتِلَتۡ - اس للکار کی وجہ سے
رفتہ رفتہ وہ ظلم دُنیا سے اوٹھ گیا۔

ف ۲۶ دفعہ (۲) اب غیر مسلم انسانی عورتوں کی مظلومیت
جو باقی ہے وہ یہ ہے - چھ مہینے سے لیکر پانچ چھ برس کی عمر کے اندر اندر
شادی ہوجاتی ہے گویا انکے سن شعور سے پہلے اونکی آزادی سلب ہوجاتی ہے
دفعہ (۳) اتفاق سے شوہر مر جائے تو یہ معصوم نابالغ لڑکی مرنے سے پہلے
زندہ درگور ہو جاتی ہے - اوسکی تمام آرزوئیں اوسکی تمام امنگیں خاک میں
ملجاتی ہے - اوسکا شباب اوسے ہزاروں ٹکڑے کر دیتا ہے اور وہ غریب لڑکی
آہ سرد بھرتی ہے آسمان کی طرف نظر کرتی ہے آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرتے
ہیں مگر خون کے ایسے گھونٹ پیکر رہجاتی ہے - سر مونڈ دیا جاتا ہے - ایک سفید
کپڑا دیا جاتا ہے کہ لپیٹ کر جسم کو ڈھانپ لے - وہ کوئی اچھا یا رنگین کپڑا نہیں

پہن سکتی ہے۔ وہ لڑکی کوئی زیور نہیں پہن سکتی۔ وہ آنکھوں میں انجن نہیں لگا سکتی ہے
بال ہی نہیں ہیں تیل کس میں ڈالے و کنگھی کس میں کرے۔ کپڑے ہی نہیں رہے۔ خوشبو
کس میں لگا کر دل خوش کرے۔ وہ کسی بھولی کے عورتوں کے ساتھ بیٹھ اور اٹھ
نہیں سکتی ہے۔ وہ بیگناہ منحوس سمجھی جاتی ہے۔ کوئی عزیز و ہمیں سے اسباب کا
روادار نہیں ہے کہ وہ کسیکو یا اسکو کوئی چھو لے۔ وہ دنیا کی تمام لذتوں
سے قطعی محروم کر دیگئی ہے۔ اٹھتی جوانی ہے۔ خون غیر معمولی چکر لگاتا ہے۔ دل
سب کچھ مقتضیات شباب کرنا چاہتا ہے مگر مسوس مسوس کے رہجاتی ہے۔ ساری
ساری رات تنہا اپنے منحوس بستر پر منحوس گوشہ میں کروٹیں لیتی رہتی ہے۔

کیا بے سبب نہیں کروٹیں ہر سو بدلتے ہیں
جو جل رہا ہے یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہیں

ہر چند سو جانے کی کوشش کرتی ہے مگر جوش جوانی کسی کروٹ آنے آرام نہیں
لینے دیتا ہے۔ آخر الامر بیقرار ہو کر اٹھ بیٹھتی ہے۔ چاروں طرف آنکھ پھاڑ پھاڑ کر
دیکھتی ہے کہ کوئی ہے جو اسپر رحم کرے! مگر نہیں! ہر طرف سے یہی خشک جواب
ملتا ہے نہیں تو قابل رحم نہیں ہے تیرا جرم سنگین رنڈاپا ناقابل العفا ہے۔
وہ بیگناہ پھر بلبلاتی ہے۔ کیسا شوہر؟ کون شوہر؟ میرے دیدے پھوٹ جائیں!
اگر میں نے شوہر کو دیکھا ہی ہو! کیا میں نے شوہر کو مار ڈالا ہے؟ میں کیا جانوں!
شوہر کیسا ہوتا ہے؟ اور کسکو کہتے ہیں۔ ہائے میرا کیا قصور ہے؟ مگر اس بیکس کی

غمخوار ہی ہیں۔ باپ کی الفت سے نہ بھائی بہن و خویش و اقارب کو۔ آخر
آسمان کی طرف دیکھتی ہے اور جگمگاتے ہوئے تاروں سے اپنے قلبی و سینہ کے
جلتے ہوئے داغوں کا مقابلہ کرکے پھر رونے لگتی ہے اور کہتی ہے اے بھگوان یہ
کیسی بلا مجھ پر پڑی ہے۔ اے بھگوان تو ہی مجھ بیکس کی مدد کر اور میری زندگی کا
خاتمہ کر دے کہ اس عذاب سے نجات پاؤں۔ جان پہ بنی ہے ؎

گذرتی شب ہو نہیں سر کو دھنتے ؛ تارے گنتے گنتے تنکے چنتے ۔

اس مصیبت سے لاکھوں درجہ بہتر تھا کہ مجھکو زندہ زمین میں گاڑ دیا جاتا۔
اسی طرح سے ساری عمر ظلم سہتے اوسکو گزر جاتا ہے۔

دفعہ (۴) خوش قسمتی سے اگر جوان ہونے تک شوہر بھی زندہ رہا اور پھر چند روز کے
بعد مر گیا تو اب اس بیچاری کی شرافت اسی میں ہے کہ شوہر کے ساتھ ہی اس زندہ
جان کو بھی جلا دیا جائے اور وہ بیکس ستی ہو جاتی ہے۔ گو اس ظلم کو اب گورنمنٹ نے جبرًا
روکتی ہے اور اسکی وجہ سے یہ رسم بہت کم ہو گئی ہے۔ مگر ہمارے نزدیک عورت پر
گورنمنٹ کا بھی ظلم ہے اسلئے کہ رنڈاپے کے ساتھ جو زندگی اوسکو عطا کیجاتی ہے
اس سے کروڑ درجہ ستی ہو جانا اچھا ہے۔

دفعہ (۵) اگر عورت کے بھاگ اچھے ہیں اور شوہر بعد بلوغ کے عمر طبعی تک
زندہ رہا مگر مزاج موافق نہیں ہے تو یہ بیچاری تو لونڈی کے طرح خدمت میں حاضر
مگر شوہر ہے کہ باہر گلی پھرے اوڑاتا ہے بازاری عورتوں کی غمزہ و کرشموں کا شیدا ہے

عورت کا زیور و کپڑے لیجا کر آشنا کو دیتا ہے۔ راتوں کو آشنا کے ساتھ سرگرم صحبت رہتا ہے۔ اور یہ بیچاری گھر کی چوروا کیلی پڑی آہ وزاری کرتی ہے۔ اندر ہی اندر گھٹ گھٹ کر رہتی ہے مگر دم نہیں مارتی ہے۔ مرد کی بدسلوکیوں کی وجہ سے وہ اپنا دامن مرد سے نہیں چھوڑا سکتی ہے۔ کیونکہ کوئی چارہ کار مذہب نے نہیں رکھا ہے۔ آخرالامر یوں اندرونی کوفت و صدمات سہتے سہتے امراض مزمنہ دق وغیرہ میں مبتلا ہو جاتی اور تمام خورد و نوش و لباس و آسایش سے اسیطرح محروم رہکر جان دیدیتی ہے۔ جسطرح لاوارث رنڈا پے کے ہوتا ہے۔

ڈھیر دیکھی گل رخوں کے خاک کی
واہ کیا نیرنگ ہیں افلاک کی

دفعہ (۶) عورتوں کو کوئی میراث باپ یا بیٹے یا شوہر کی نہیں ملتی ہے۔ اور عورت کا کسی قسم کا کوئی حق مذہب نے رکھا ہی نہیں ہے۔

دفعہ (۷) عورت کو مذہب نے محض مرد کی خدمتگزاری کے لئے رکھا ہے اور بس۔

ف ۳۵ دفعہ (۸) بعض سمجھدار عورتیں ان وحشیانہ مظالم کے خوف سے مذہب آبائی کو دور سے سلام کر کے کسی مرد مسلمان کا دامن پکڑ لیتی ہیں اور شارع اسلام کے قوانین و مسائل حقوق میراث و عقد ثانی و طلاق کے خوبیوں کو دیکھکر مطمئن و خوش ہو جاتی ہیں کہ اسلام نہ تو زندہ زمین میں دفن کرنے دیگا نہ ستی ہونا پڑیگا۔ نہ دنیا کے کسی جایز عیش و آرام سے منع کریگا

ایک شوہر اگر مر جائیگا تو دوسرے شوہر سے وہی سہاگ قایم رہیگا۔ وہ بھی مرگیا
تو تیسرے سے وہ بھی مرگیا تو چوتھے شوہر سے ہمکنار ہوگی۔ مرتے دم تک
اتنے شوہر ہو سکتے ہیں جتنے بھی بار عقد ہو اور جتنے بھی مرد مر جائیں۔ شوہر
اگر بیوی کی ناجائز کریگا تو قاضی صاحب خلع کرا دینگے اور ظالم بدسلوک شوہر
کے پنجے سے چھوٹ جائیگی۔ کسی حال میں بیچارگی کے وقت تنگی نہیں ہے۔
مگر بیچاری قسمت دریدہ اسکے خیالی مطلب پر ہنستی ہے اور رفتار زمانہ سے
غافل ہے۔ یہ نہیں جانتی ہے کہ یہ بدنصیب عورت باوجود مسلمان ہونیکے بھی
مظلومیت سے نجات نہیں پائیگی جسکی حقیقت عنقریب معلوم ہوجائیگی۔
ف۔ پہلے اب اس قسم کی مذہب کے عورتوں کی مظلومیت کو ملاحظہ فرمایا جائے
جس مذہب کی خوبیوں کو نجات دہندہ سمجھکر غیر مسلم عورت نے اپنے آبائی دین و مذہب
اپنے ماں باپ بھائی بہن خویش و اقارب کنبہ و قبیلہ ذات برادری سب کو چھوڑ دیا
اور اسلام کے حلقہ بگوش ہوگئی ہے۔
مسلمان لڑکی کو اس بات کا خوف بے شک نہیں ہے کہ اسکا باپ خسر بننے کے
خیال سے اسکو زندہ زمین میں گاڑ دیگا۔ مسلمان لڑکی کے ماں باپ مہربان ہیں اور
حد سے زیادہ اپنی لڑکی سے محبت کرتے ہیں۔ مسلمان لڑکی کے ورثا ہر طرح سے لڑکی کو
آرام سے رکھنا چاہتے ہیں اور بڑے خیرخواہ ہیں۔ مگر بدقسمت عورت کو نہیں معلوم
ہے کہ وہ دوستی و خیرخواہی اسپر کیسے کیسے ظلم ڈھانے والی ہے۔ اب ہر ایک کا حال سنو۔

ف ۳۹ اوّل درجہ کے مسلمانوں کی لڑکیاں کسطرح پرورش

پاتی ہیں۔ ایک عورت منہہ دھولانے پر نوکر ہے۔ ایک عورت پاخانہ میں

پانی کا لوٹا رکھنے پر مقرر ہے۔ ایک عورت خاصہ کھلانے پر مامور ہے۔ ایک

پنکھا جھلنے پر ہے۔ ایک آب خاصہ پر مامور ہے۔ ایک مغلانی کپڑے سینے

پر ہے۔ ایک استانی پڑھانے پر مامور ہے۔ ایک اتالیق عورت اتالیقی پر نوکر ہے

چند سہیلیاں دل بہلانے کو مامور ہیں۔ چند خادمہ متفرق دیگر ضرورتوں

کیلئے نوکر ہیں۔ لڑکی سوا پہر دن چڑھے خواب نوشین سے بیدار ہوئی

کہ ہر طرف اللہ آمین اللہ آمین کی صدائیں بلند ہوئیں۔ لڑکی نیند کی خمار کو

چند ساعت مسہری پر لیٹے و سہیلیوں کے خوش گپیاں سنتے ہوئے گذارا

اگر ابھی پانچ چھہ برس کی عمر ہے تو دوا گود میں اوٹھا کر رفع حاجت کو لیگئی

وہاں سے گود میں اوٹھا کر چوکی پر بٹھلایا جہاں پر دوسری خادمہ نے پہلے ہی سے

سلفچی آفتابہ بیسن کی ڈبیا رکھدی ہے۔ دوا نے منہہ دھولایا مکھڑے کی

بلائیں لیں۔ لڑکی نے لاڈ میں آکر دوا کو مارا اور کاٹ کھایا۔ دوا نے دوبارہ

بلائیں لیں تو عائیں دیں منہہ چوما چمکارا بہلایا اور لاکر مسند پر بٹھادیا اور اگر

صاحبزادی سیانی ہے تو اپنے پاؤں سے بصد ناز و تبختر بیت الخلا تک تشریف

فرما ہوئی تشریف لیگئیں وہ دو مامائیں ساتھ ہیں جو تا رفع حاجت در بیت الخلا موجود

حاضر ہیں۔ صاحبزادی فارغ ہو کر برآمد ہوئیں تو ایک کہتی ہے کیوں سرکار

پاخانہ میں بہت دیر ہوئی تھی تب تو بہت پاخانہ کیا ہوا تھی دیر کیوں ہوئی
دوسری دفعہ بڑی ہائی ہوئی بہت نکلا ہے اندر قوام و رنگ پاخانہ دیکھ کر
وہ ڈری لگی کیونکہ معمولی حالت میں پاخانہ تو خیر ہے اور دیکھنے لگی میں پہلی بار ڈر گیا
تھا کیسے کیسے خیال مجھے لگو ڈرتی ہوئی کو آتے ہے تھے اللہ ہماری شہزادی کو سلامت
رکھے۔ اور اگرچہ ابھی ویسے ہی قوام و رنگ پاخانہ معمولی کے خلاف بدلا ہوا پایا گیا تو
پیرا ہوا قیاست پر غور کر کے سرکار اور بیگم صاحبہ کو خبر کی گئی اور والدین
حواس باختہ ہو گئے۔ حکیم صاحب کو بلایا گیا۔ مگر بچی کے طرف سے امام ضامن
کے اشتعال سے پیٹ پر جو گئے کہ ساری بات سمجھ گئی کہ بچی کی زبان بند ہونے
لگیں قل و لعق ہوئیں خیرات بھیجی گئی۔ قرآن شریف کی جو دیکھائی ہے
سورۃ آیت قرآن شریف پڑھ پڑھ کر دم کرتا ہے۔ حکیم صاحب جو تشریف لائے
نسخہ لکھا گیا دیکھا جیسے جو دوا پینے یا شے وہ دوا کہ تیاپا تھیلی المقداد
سیج اللہ نیچو شیر دالیہ بیٹا گرہ ماری کے گلاس میں بھر کے پیٹ کی کو ٹھوڑا گیا
اور پھر سے سرکار نے حکیم صاحب کے ہاتھ میں دیا اور کرش سے پکار رہے ہیں کہ دوا
ڈپیا سافی پر سنت سماجت کر کے دوا پلائی اللہ شافی اللہ شافی ہر طرف سے
صدائیں بلند ہوئیں صاحبزادی صاحبہ لیٹ گئی کوئی ہاتھ سہلاتا ہے
کوئی پاؤں کوئی گلاب چھڑک رہا ہے۔ خوشبودار پھول اطراف میں رکھے گئے
تھیں پنکھا ہو رہا ہے۔ ذرا دیر کے بعد شہزادی اپنی سہیلیوں کے ساتھ کھیلنے لگی

بفضلہ تعالیٰ کوئی خاص مرض نہ تھا۔ مگر نا دیدہ لڑکی کی محبت نے اعصاب کیا چھوٹا
چاندی کے خاصدان میں گلوریاں ورق نقرہ لگے ہوئے اور نہایت عمدہ عطر کی شیشی
اور نقد سو روپیہ رکھکر حکیم صاحب کو نذرانہ پیش کیا گیا جو خاص اپنی لیاقت کے لوگ
ہیں اور اسی کام کی ماہوار پاتے ہیں حکیم صاحب نے از راہ تعجب پوچھا یہ اسکی کیا ضرورت
تھی جسکے جواب میں اور دو چار کلمات شکریے کی زبان سے اپنی عنایت
واحسان کے کہکے خاصدان کو لے لیا اور رخصت ہوئے۔

بعد فراغ حوائج ضروری کے صاحبزادی کے سامنے آئینہ رکھا گیا اور کنگھی چوٹی
ہونے لگی اور ساتھ ہی ساتھ خواصیں صاحبزادی کے حسن کی تعریفیں کرتی ہیں اور حور
و پری کو گرد کرکے وحسن لاثانی ہی پر اکتفا نکرکے کمال اور اوصاف حسن صاحبزادی
سے اپنی زبان کو گنگ اور عاجز کہکر بس کی۔ اب صاحبزادی اپنی سہیلیوں کے ساتھ
کھیل میں مصروف ہیں مگر دو منی بائیں آگے پیچھے خواصوں کا بھی جمگھٹ ہے جو کھیل
میں بھی صاحبزادی کے ہاتھ پاؤں کو حرکت نہیں کرنے دیتی ہیں۔ خاصہ آیا جسمیں
عمدہ و اقسام اقسام کے کھانے متعدد اقسام کے شیرینی متعدد اقسام کے قلیل المقدار
قوی الغذا ہیں اقسام کے میوہ جات و فواکہات ہیں دستر خوان پر سب کھانا چن دیا گیا
صاحبزادی نے ہر ایک چیز سے ایک ایک لقمہ نوش جان فرماکر ہاتھ کھینچ لیا سب خواصیں خوشامد
کر رہی ہیں کہ آپنے تو کچھ کھایا ہی نہیں ایک لقمہ تو اور کھا لیجئے آپنے کھایا ہی کیا
بس ایک لقمہ اس سے زیادہ تو چڑیا کھا جاتی ہے۔ چاروں طرف سے یہی شور و غل ہے کہ صاحبزادی

کچھ کھانا بھی نہیں ہے۔ حالانکہ اس ایک ایک لقمہ کی مقدار جسکو نوش فرمایا گیا ہے
مجھ جیسے شخص کی آٹھ روز کی خوراک سے بھی زیادہ ہے۔ اب صاحبزادی استراحت فرمانے
کیلئے مسہری میں لیٹ گئیں جیسے ہی لیٹیں تشریف لائیں کہ سرہانے پنکھا چل رہا اور ایک جن
زادہ پاؤں کی انگلیاں چٹکیاں لیتی ہیں تو آنکھ لگ گئی اور اب خواب نوشین میں
مست ہیں نیند پوری کر کے بیدار ہوئیں پھر مسہری ہی پر صبح کا سماں دیکھا منہ ہاتھ دھونے
لگیں چائے پی ہی تھی کہ نماز صبح سے آپکا حسن دلفریب جب زینت ہو چکی ہوادار
طلب کیا گیا اور ناشتہ کھا لیا تو ہوادار حاضر کیا صاحبزادی اسمیں جلوہ افروز
ہوئیں اور روانہ باغ میں تشریف لے گئیں جو ایک فرلانگ کی بھی مسافت نہیں رکھتا
اور سیر ہوادار کے ذریعہ سے ہر ایک روش پر گلگشت ہوئی۔ جب شام کا وقت
ہونے لگا کہ خواصیں کہنے لگیں بیگم صاحبہ اس وقت یہاں ٹھہرنا اچھا نہیں ہے
یہ وقت جنات وغیرہ کے نکلنے کا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ دشمنوں کو سایہ ہو جائے
اللہ آمین کہتے ہوئے ہوادار پر بیٹھا اور باغ سے نشستگاہ کے کمرہ کے دروازہ پر
لاکر رکھا گیا اور اب کمرہ میں شمع روشن ہے کمرہ ہر طرح سے آراستہ ہے
سامان عیش مہیا ہیں سہیلیوں کے ساتھ تاش کے کھیل میں مشغول ہو گئیں حسب معمول
دسترخوان چنا گیا اور خاصہ نوش فرماتے ہی صاحبزادی مسہری میں لیٹ گئیں
اور لیٹتے ہی خراٹے لینے لگیں خواب سے پھر دن چڑھے بیدار ہونگی خواصیں
باری باری سے تمام رات حاضر باش ہیں صاحبزادی نے کروٹ لی کہ اللہ آمین

ہونے لگی اس طرح پر صاحبزادی کی پرورش ہوئی جس کو نہیں معلوم کہ ابھی کیا دین
دنیا کیا ہے اور کیا ہو رہا ہے۔ شب و روز بجز عیش کے لطف اٹھانے کے اسکو دنیا و مافیہا کی
خبر نہیں ہے۔ ادھر والدین کی یہ حالت کہ صاحبزادی کو دیکھ کر پھولے نہیں
سماتے ہیں۔ ماں کہتی ہے سولہویں سے سترہواں لگا سال ابھی نورجہاں کو شروع ہوگا۔
اب شادی کی فکر ہونا چاہئے۔ صدہا پیغام آتے ہیں مگر منظور نہیں۔ آخر الامر ایک
نواب زادہ کا پیغام آیا جو ان سے مال و دولت میں بہت زیادہ ہے۔ اور وہ بھی
نواب زادہ کی بھی پرورش اسی طرح ناز و نعمت سے ہوئی ہے بلکہ ان سے زیادہ
نازوں میں پالا گیا ہے۔ غرضکہ ہزاروں لاکھوں روپیہ طرفین کے خرچ ہو کر شادی
ہو گئی۔ نواب دولہا نواب دلہن نورجہاں کو بیاہ لے گئے۔ ناظرین ایک اعلیٰ خاندان
امیر گھر کی اولاد کی صورت پرورش جو ہم نے پیش کی ہے یہ ان لاکھوں میں سے
کسی ایک حصہ میں نہیں ہے نہ اسی طرح کی دلچسپی اور مضمون آفرینی ہے نہ یہ مضمون
میرا مقصود بالذات ہے۔ اگر ایسے ہی قصے آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو مولانا نذیر احمد
کے قصص کی تصانیف کو آپ دیکھیں اسی طرح ہر ایک طبقہ کی حالت موجودہ کا فوٹو مولانا
شرر یا اور کسی ایسے ہی لائق انشاپرداز کھینچ سکتے ہیں مجھ کو تو یہاں نامربوط عبارت میں
صرف اتنا بتلانا ہے کہ پرورش امیرانہ یا غریبانہ یا کس رنگ و ڈھنگ سے ہوئی ہے
اور انجام کیسا ہوتا ہے اور کس طرح عورت پر ظلم ہوتا ہے۔ ناظرین عبارت
اور مضمون دونوں سے قطع نظر کر کے صرف نتیجہ کے مفہوم پر غور کریں۔

ف ۸ اب اسی نازپروردہ پر کس طرح سے مصیبت ٹوٹ پڑتی ہے
اوسکی مظلومیت کو ملاحظہ کیا جائے ۔
باوجود اوستانی رکھنے کے نورجہاں تو کچھ پڑھی لکھی نہیں ہے مگر خیریت ہے نواب دولھا کچھ
سیکھے ہوئے قصے و کہانی و اشعار کے اونکو یاد ہیں جو انھیں ہیں جو ذرا برابر کا ہے ۔ نورجہاں نے
بچپنے ناز و نعمت سے پرورش پائی ہے اوس سے زیادہ نواب دولھا نازوں کے پالے ہوئے
ہیں ۔ نورجہاں اسم بامسمّی واقعی حسین ہے تو خدا کے فضل سے ہمارے نواب دولھا بھی
گٹھیلے رعنا جوان ہیں جیسے یہ ہیں تو ویسی ہی پری پیکر ہیں ۔ نواب دولھا ابھی پوری طور پر
بالغ بھی نہیں ہوئے تھے کہ صاحبزادگی کے طفیل متعدد خواصیں ہم بستری کی خلعت سے
سرفراز ہو چکی تھیں اور اسوقت جبکہ شادی ہوئی ہے تو اب بھی سلامتی سے ہمارے
نواب کے پاس امیر جان ۔ گوہر جان ۔ زمردی جان موجود ہیں جن سے محفل عیش و نشاط
شب و روز گرم ہے ۔ غرضکہ خدا کے فضل و کرم سے ہمارا نواب کسی بات کیلئے
صاحبزادی نورجہاں کی حاجتمند ہی نہیں رکھتا ہے خود حسین ہے ۔ ایک چھوڑ
متعدد نازنین ماہ پارہ پہلو میں اوسکے شوق اور ولولہ جوانی کی آرزوؤں کو پورا
کرنے کو حاضر ہیں ۔ نازپروردہ ہیں متعدد ہیں سب اوسکے سامنے ہاتھ جوڑے
ہوئے حاضر ہیں ایک ادنیٰ اشارہ پر ہر قسم کا سامان طرب و نشاط مہیا ہو سکتا ہے ۔
پھر اوسکو کیا ضرورت پڑی ہے جو خواہ مخواہ کو اپنا عیش و نشاط و یاران جلسہ کو
چھوڑ کر زنانی مکان کے اندر جاکر صاحبزادی نورجہاں کے آگے سر نیاز خم کرے ۔

لہذا نواب دولھا اگر نورجہاں کو پاسنگ برابر نہیں سمجھتا ہے اور نہیں ملتفت
ہوتا ہے تو انصافاً حق بجانب ہے اور ہم ہرگز کبھی الزام انہیں نواب دولھا کو نہ دینگے۔
ف ۱۴ اب نورجہاں کے حسن عالم فریب اوسکی ناز پروردگی اوسکی عیش
و نشاط کو خیال کرکے ناظرین انصاف کریں کہ نورجہاں پر کیسے ناقابل برداشت
مظالم ٹوٹ پڑے ہیں۔ نورجہاں کو ایسی کسی روحانی تعلیم سے قطب ابدال کا
مرتبہ نہیں حاصل ہو گیا ہے جو رابعہ بصری ہو جائے۔ وہ نہیں جانتی ہے عاقبت
کیا چیز ہے اور ثواب و عذاب کسکو کہتے ہیں۔ وہ نہیں چاہتی ہیں کسی بات کی
پابند ہوں اور اگر گناہ و ثواب و جنت و دوزخ کو جانتی بھی ہو تو آخرالامر انسان ہی
عورت ہے مقوی اغذیہ سے پرورش ہوتی مقوی اغذیہ کھاتی ہے عیش و عشرت
میں غرضکہ ہر طرف سے اوسکے خواہشات نسوانی کو ترقی دیگئی ہے اور اونکے پورے
ہونے کا ذریعہ مسدود ہے۔ خدا کیلئے انصاف سے کہو وہ غریب کس طرح اور کس
قوت کی زور سے ساری عمر عصمت و عفت کے ساتھ گزار دے۔ چار طرف سے تقاضا
عمر شباب حسن عیش و عشرت فطرتی قوتوں کے جوش میں لاکر ابھار رہی ہیں بیچارہ کا مقصود

سو بار موت آگئی ہے عہدہ شباب میں
اس دل کے ہاتھوں جان پڑی ہے عذاب میں

سچ فرمایئے یہ لڑکی مظلوم ہے یا نہیں؟ واجب الرحم ہے یا نہیں؟ بے حس حیر
دیگ میں سرکہ وغیرہ اشیاء کو ڈالکر اور اوسکا منہہ بند کرکے نیچے سے آگ کو تیز کیا جا

منھ سے بائیں جانب لٹکا ہی عینک چڑھی ہے ایک طرف ایک میم صاحبہ کو بغل میں ہاتھ دئے ہیں۔ اگر چہ
کالا ہیٹ اوڑھے ہوئے مخاطب ہونے کو دل چاہتا تھا مگر سمجھا ہم نہیں ہیں خیال سے شکستہ ہو کر
سب سے کرکے اور تھینک یو ویری مچ کر انشا و سوا اچھا گذر گیا ہی ہم اب ہوٹل کو جاتا ہے ہیں۔ میم صاحبہ
صاحب میں ہی جانب اور خود بائیں جانب گاڑی میں بیٹھ کر ہوٹل آئے اور قیام ہوٹل ہی کے
زمانہ میں اندرون شہر بستی کے باہر سیتی آبادی میں ایک بنگلہ کرایہ کا لیا گیا۔ اور مسٹر بلند پرواز
ہوٹل سے اپنے نئے بنگلہ کو روانہ ہو گئے جہاں سے ہوا تھا حسب الحکم میم صاحبہ کے دوسرے کسی
باپ بھائی کو آنے کی اجازت نہیں ہے۔ مسٹر بلند پرواز کو ایشیائی عورت سے اب
نفرت ہے وہ غیر مہذب وحشی جانور ہے صاحب کی زوجیت کے قابل نہیں ہے۔ وہ
چار دیواری میں قید ہے۔ صاحب ایسی بیوی پسند کرتا ہے جو ٹم ٹم میں ہوا خوری کے وقت ان کے
ڈنر میں ہر ایک پبلک جلسہ میں سایہ کی طرح رفیق ہو۔ ناظرین جو نتائج نور جہاں کے ہوئے
وہی نتائج اور حالات یہاں خورشید جہاں پر بھی گذر گئے۔ اور اسی طرح یہ عورت
بھی مظلوم ہوئی اور خون ناحق ہوا۔

ف ۱۱ دفعہ (۳۳) اب تیسرے امیر گھرانے کی لڑکی کو لیا جائے جو اس نے
بھی مثل نور جہاں و خورشید جہاں کے پرورش پائی ہو۔ اسکے والدین نے ہر دو واقعات کو
پیش نظر رکھکر اپنی لخت جگر اور جان سے زیادہ عزیز بیٹی ماہرو کی شادی ایک ایسے شخص کے ساتھ کی
جو نہ تو مثل نواب دولہا کے بیوی سے بے پرواہ ہے نہ مثل جنٹلمین مسٹر بلند پرواز کے یورپین
تہذیب کا شیدا ہے۔ بلکہ حسین ہے مگر بد چلن نہیں ہے۔ امیر ہے مگر متکبر نہیں ہے تعلیم یافتہ

کم یورپ کی تہذیب کا شیدا نہیں ہے۔ ماہرو کا قدردان ہے۔ اور کوئی وجہ
مشکلات کی ماہرو اور ماہرو کے والد والدہ کو غالباً کچھ نہیں ہو سکتی ہے۔ خوشی خوشی سے اچھی طرح
شادی ہوگئی۔ ماہرو کا شباب ماہرو کی جوانی ماہرو کی خوش قسمتی سب شعور کو اچھالے جاتا
ان سب باتوں نے بہ حیثیت مجموعی ماہرو کو نوجوان مسٹر حامد کا شیدا بنا دیا ہو اور اندر ہی اندر
دلہن خوش ہے کہ اب چند ہی گھڑی باقی ہیں کہ اسکی جذبات انسانی جائز طور پر خوشی کامرانی
کے ساتھ پورے ہونگے۔ وہ وقت آیا اور نکاح ہو گیا۔ اور نوشاہ خوشی خوشی شب زفاف
بسر کرنے کو اندر جا رہا ہے ادھر ماہرو ہمہ تن مشتاق ہے ان ہر دو مشتاقوں کے
قران السعدین کا وقت آ پہونچا اور ایک دوسرے سے ملنے و گفتگو کرنے کا مشتاق ہے۔ دل
دھڑک رہا ہے خون کی گردش تیز ہو گئی ہے گو تقریباً شرم و حجاب دونوں کی ساکت
و تسکین بنائی ہوئی ہے۔ آخر کار مسٹر حامد نے مردانہ جرأت سے کام لیکر ہمکنار ہونے کیلئے
ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ بدنصیب عورت ماہرو کی پھوٹی تقدیر نے مسٹر حامد کا ہاتھ پکڑ لیا
اور ماہرو تک نہ پہنچنے دیا۔ دفعتہً مسٹر حامد کے پیٹ میں درد اوٹھا اور ایسا درد
اوٹھا کہ سانس لینے سے بیہوش ہو گیا بیچاری ماہرو پہلے تو ڈری پھر فرط محبت سے
شرم و حجاب دور کر کے خود ہی مسٹر حامد کے قریب گئی ہاتھ سے ہلایا جلایا مگر سب بیکار
نہ سمجھ پائی کہ چھیڑ رہی ہیں پہلی رات کی دولہن ہی کی خوشبو دماغ میں پہنچی مسٹر حامد
کو ہوش تو آیا مگر کس طرح ہر کہ اوٹھتے ہی استفراغ کیا۔ ماہرو نے گھبرا کر باندی کو
کمرے سے اپنی دادا و خواصوں کو بلایا اور سارا گھر ٹوٹ پڑا خویش اقارب علاج کی طرف

شوہر ہو گئے تھے۔ ہم صاحب کو بتایا گیا جبکہ صاحب نے دروازہ پر قدم رکھا ہی تھا کہ
مشرحا ملی کی روح قفس عنصری کو چھوڑ کر عالم آخرت کو پرواز کر گئی اور بیگم صاحبہ بیوہ
ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کون ایسا سخت دل ہے جسکو آنسو اس نوعمر بیوہ
کی بیکسی پر نہ آئے ہوں اور غش ہو گئیں اور سب سمجھے کہ اگرچہ تھیں مگر قسمت سے
اسکی جان نہیں نکلی اور تھوڑی دیر کے بعد ہوش آگیا تو اپنے تئیں دوسری
دنیا میں پایا۔ کبھی ہاتھوں کی چوڑیاں توڑی جا رہی ہیں کبھی اسکا تھپانا جوڑا اتارا
جا رہا ہے کبھی زیور کھینچ کھینچ کر اتارے جا رہے ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر قبل جن لوگوں نے خوشبو لگایا اور
تمام بناؤ سنگار کرکے دلہن بنا کر آراستہ کیا تھا وہی لوگ اب
بیدردی کے ساتھ اسطرح نوچ کھسوٹ رہے ہیں جیسے مردہ کو۔ غرضکہ ایک سادہ سفید
لباس پہنا کر بٹھا دیا گیا ہے۔ اور چونکہ مسلمان ہے اسلئے بمقابلہ غیر مسلم کے
اسکے ساتھ اتنی تو رعایت ہے کہ سر نہیں مونڈا گیا۔ اور جب حیثیت کھانے پینے
و حیثیت شل پوشی عورتوں کی لباس کی اجازت ہے اور بس باقی تمام باتیں
اسکے لئے وہی ہیں جنکا ذکر غیر مسلم بیوہ کے بابتہ دفعہ (٣) میں بیان کیا گیا ہے
اوسکو شوہر کے مرنے کا ایک ظلم۔ شوہر کے ذائقہ شوہری چکھنے سے قبل
عمر بھر کیلئے فطرتی جذبات و تقاضائے حسن و شباب سے محرومی دوسرا ظلم۔ اندرونی
جذبات کے جبر کا تیسرا ظلم۔ پھر بوجہ فارغ البالی کے وہی سامان عیش و عشرت
و مقوی اغذیہ کی وجہ سے جو وہ جذبات کو ہیجان اور غلیان میں لانے کا چوتھا ظلم

انسان بھی تو فرشتہ نہیں ہے جو فطرت پر قائم رہتے اگر سارا پانو بیقرار ہیں کہ وہ پابند نہیں
آخرت و بدنامی کا جھپٹا ظلم۔ بیچارہ نکاح کے نتائج کے انتظار میں جو خون ناحق ہوا اور وہ
سالتو ان ظالم۔ وحی الہامی اور تائید غیبی سے بغرض تحال حفظ جذبات پر قائم
رہے جو محالات سے ہیں تو اوسکی خواہشات انسانی و جذبات فطری کا خون ناحق ہوتا تو گویا
ظلم۔ ناظرین آپ صرف اتنی شہادت دیں کہ ان واقعات کی صحت میں عورت مظلوم
ہے یا نہیں؟ اور کیا یہ واقعات فرضی ہیں؟ کیا یہ واقعات رات دن نہیں ہوتے
ہیں؟ جنکو ان واقعات سے بفضل تعالیٰ سابقہ نہ پڑے اونکو تو میری یہ تحریر ایک
افسانہ معلوم ہوگی۔ مگر جو مصیبت زدہ پر یہ واقعات گزرے یا گزرتے ہیں
وہی اسکی حقیقت کا بہتر اندازہ کرسکتے ہیں۔

فصل دفعہ (۴) اب ایک چوتھے شریف گھرانے کی سیر فرمایئے۔

گھر میں ماشاءاللہ بڑا کنبہ ہے نہ امیروں میں شمار ہے نہ غریب ہیں۔ سب لوگ
تعلیم یافتہ روشن خیال ہیں اور اسکے ساتھ دیندار مذہب کے پابند ہیں کچھ لڑکے
ہیں کچھ لڑکیاں۔ ماں باپ تہجد کے وقت اوٹھتے اور عبادت کرتے ہیں۔ چھوٹے
بچے صبح صادق ہوتے ہی اوٹھتے ہیں بچے بڑے بوڑھے حتیٰ کہ ماما و خادمہ بھی اپنے خالق کے سامنے
عجز و انکسار کے ساتھ دست بستہ ہوتے سب گھر کے سوتے ہیں اور کسی وقت کی نماز قضا نہیں ہوتی ہے
بعد فراغ عبادت صبح کے ہر ایک قرآن شریف کی تلاوت کرتا ہے اور آفتاب ہنوز زیادہ بلند نہیں ہوتا
کہ سب نماز و تلاوت سے فارغ ہو جاتے ہیں بچے اور دوسرے گھر والے بزرگوں کو دیکھ کے سلام کرتے ہیں

زیادہ امارت نہیں ہے اچھے بھی گھر میں ایک ہی ماما ہے اور دو نہیں خدمتگار ہیں ایک خدمتگار
کام کو جاتا ہے دوسرا دروازہ پر حاضر رہتا ہے گھر میں ایک ماما سب کام نہیں کر سکتی ہے
اسلئے گھر کی بیوی خود مدد کرتی ہے ماما کو بھی چھٹی نہیں ہو سکتی جتنا کام گھر کا کر لیتی ہے
نصف سے زیادہ کام اپنی بچیوں سے بھی کرا لیتی ہے اسطرح سے تو گویا مالک گھر کا پورا انتظام کرتی ہے
خاوند نے ناشتہ حاضر کیا بچے ناشتہ سے فارغ ہو کر سکول کو روانہ ہو گئے گھر کے میاں کو ناشتہ کرا کے اور
باہر جانے کیلئے کپڑے خود بیوی نے بدلوا کے میاں کے تمام ضروریات بطور خاص اپنا خود سر انجام دیا میاں
اپنے کاروبار پر چلے گئے باہر گئے بیوی اپنی چھوٹی بڑی لڑکیوں کو لیکر پڑھانے کو بیٹھی ہے زبان سے
لڑکیوں کو پڑھاتی ہے ہاتھ سے سوئی کا کام کرتی ہے۔ ماما کی لڑکی بھی بیوی کے پاس ہے لڑکیوں کے
ساتھ پڑھ رہی ہے محلے کے غریب بارہ تیرہ برس کی پانچ چھ لڑکیاں پڑھنے کو آتی ہیں بیوی جسطرح اپنے
بچوں کو پڑھاتی ہے اسی شفقت و محبت سے ان اہل محلہ کے بچوں کو بھی پڑھاتی ہے کسی بات میں اپنی اولاد
غیر میں فرق امتیاز نہیں ہے۔ دو پہر تک یہی شغل ہے دو پہر کو میاں باہر سے آتے ہیں بیوی کچھ منٹ
پہلے سے میاں کے کمرہ میں حاضر ہے میاں کے آتے ہی بیوی کو سجدہ دیا۔ بیوی نہ تو ہنستی ہے نہ روتی
ہے خود بیٹھی ہے نہ کچھ بولتی ہے بلکہ نہایت متانت و خندہ پیشانی کیساتھ میاں کے چہرے پر نظر جما دیا تاکہ جان
سکے کہ میاں کا مزاج خوش ہے یا غصہ میں ہے یا کسی فکر و تردد میں ہے۔ میاں نے خود ہی کچھ بات
خوشی یا خدانخواستہ رنج و فکر کی کہی تو خود بھی خوشی یا رنج کی حالت بنا کر دل خوش کن جواب دیکر باتیں کرنے لگی
اگر میاں کا سکوت غیر معمولی معلوم ہوا تو نہایت محبت آمیز طریقہ سے بیوی نے زبان کو کھولا۔
غرض کہ میاں اگر خوش آیا ہے تو گھر میں بیوی کی ملاقات سے وہ خوشی دوبالا ہو جاتی ہے اگر غصہ یا رنج

جو مرد دن بھر کا آیا ہے تو بیوی کے پیار اور باتوں سے سب بھول جاتا ہے اور خوش ہوجاتا ہے
اسی عرصے میں لڑکے بھی مدرسے سے آگئے ہیں اور سلیقہ سے اپنی کتابیں کپڑے اپنی جگہ پر رکھکر بیٹھے ہیں
اب بیوی نے میاں کے دل بہلانے کو جو کچھ پوچھنا تھا وہاں چھوڑا اجازت جانیکی چاہی اور خاوند کی اجازت
پاکر باورچی خانہ گئی اپنے ہاتھ سے کھانا نکالا لا کر خوان میں رکھا اوپر سرپوش بند کرکے دسترخوان
اسکے اوپر ڈالا خوان اٹھا کر لے چلی۔ خادمہ نے سب سے پہلے لڑکیوں نے پانی لوٹا سلفچی اپنی جگہ پر پانی
پینے کی صراحی گلاس کو اپنی جگہ پر رکھدیا ہے۔ ماما نے دسترخوان بچھایا تو بیوی و لڑکیوں نے اپنے ہاتھ
سے دسترخوان پر کھانا چنا۔ ادھر بیوی بچے کھانا چن رہے ہیں ادھر ماما میاں اور لڑکوں کو
ہاتھ دھلا رہی ہے۔ اسکے بعد بیوی و لڑکیوں کو ہاتھ ماما نے دھلائی۔ میاں بیوی لڑکے لڑکیاں
بوڑھی دادی وغیرہ سب ایک دسترخوان پر نہایت سلیقہ کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں ماما پنکھا
کر رہی ہے۔ ماں باپ بچوں سے بیوی اور بیوی بچے مرد سے ادھر ادھر کی مفید نتیجہ خیز باتوں کا تذکرہ کر رہے ہیں
میاں کبھی تو بچوں سے مدرسہ کی خواندگی کو کبھی لڑکیوں و بیوی سے اپنی زمانہ غیاب کے صرف خرچ کا محاسبہ
کر رہا ہے اور جواب ایسا پاتا ہے کہ خوشی دوبالا ہو جاتی ہے۔ جس نے پانی مانگا ماما نے گلاس پیش
کر دیا۔ گلاس نہایت صاف و ستھرا پانی کی صراحی پر بھیگی جالی کا کپڑا بندھا رکھا ہے صراحی پر سفید
کپڑا لپٹا ہوا ہے پانی کو خاص اہتمام سے ٹھنڈا کیا ہے جسکے سبب سے انگریزی برف کی ضرورت ہی نہیں پڑتی
ہے۔ کھانا نہایت لذیذ آب نمک درست ہر چیز ایسی ذائقہ کی ہے کہ بڑے بڑے امرا کی عورتوں نے
جو کھانے میاں نے کھائے ہیں وہ ان اپنے گھر کے کھانوں کو کمتر نہیں پاتا ہے بلکہ بہتر پاتا ہے اور سچ تو یہ
ہے کہ جسطرح اپنے گھر میں کھا کر خوش و آسودہ ہوتا ہے ایسی خوشی و آسودگی کبھی کہیں بڑی بڑی

دعوتیں بھی اسکو نہیں بھیجتی ہے - کھانا تیار ہو گیا تو سب نے کھایا اور ٹھنڈا یا کھانا
ٹھہرایا گیا - بیوی نے میاں کو بیڑہ دار پان بنا کر دیا اسکے بعد ان سب کو رکھ دیا اور آپ پھر ذرا
دیر کیلئے لیٹ رہی بچی باہر چلی گئی باہر جو دسترخوان رکھا تھا اٹھا دیا اور اسکے بچے کو کھانا دیکر صحبت میاں کے
کمرے میں آگئی پھر ... دیتی بچی کو ذرا سا پانی لیکر گود میں لیکے کھلاتی ہے بیوی میاں کے پاس
بیٹھی کچھ بھلی اور میٹھی میٹھی باتیں کرتی رہی جس سے خاوند کا دل خوش ہو رہا ہے - ذرا دیر قیلولہ کر کے سب نے
ظہر کی نماز پڑھی میاں تو مشغول کام کے باہر گئے بیوی مشغول گھر کے کام کو لگی ٹانکنے وسینے
کشیدہ وغیرہ کے کام میں مصروف ہو گئی - عصر کے وقت سب نے نماز پڑھی مکتب برخواست ہوا لڑکیوں نے
اپنا اپنا کھیل کھیلنا شروع کیا - کوئی گڑیا کھیلتی ہے تو کوئی صحنک کلیا پکاتی ہے کبھی
لڑکیاں گھر کے وسیع صحن میں دوڑ دھوپ کا کھیل کھیلتی ہیں بیوی تخت پر بیٹھی ہے غریب غربا
وہاں محلہ کی عورتیں آنے جانے والیاں کبھی وہ ایک بیٹھی ہیں آپ تخت پر بیٹھی چھالیہ کتر رہی ہے
آنے جانے والی عورتوں سے باتیں کرتی جاتی ہے اونکے ساتھ محبت و مہربانی خندہ پیشانی کے ساتھ
بات کرتی جاتی ہے پان بنا کو دیتی ہے اور اسکے ساتھ ہی بچوں کے کھیل پر بھی نگرانی
اور اس کھیل ہی میں عملی تعلیم انتظام خانہ داری کی ہو رہی ہے - دوسری طرف گھر کے انتظام پر نگرانی سے
کسی کام میں فرق نہیں آیا ہے ہر چیز قرینہ سے رکھی ہے کبھی کبھی آپ خود بھی بچوں کے کھیل میں شریک
ہو جاتی ہے چھوٹی بچی کو گود میں لیکر ٹہلتی ہے تو شفقت کے سبب برابر ہو جاتا ہے - سر مغرب
بچوں نے اپنے کھیل کو ختم کر دیا سب نے نماز ادا کی اور لڑکے و لڑکیاں اپنی اپنی کتاب لیکر
چراغ کی روشنی میں سبق کا پڑھا ہوا یاد کرنے لگی بڑی لڑکی جو پڑھ چکی ہے کسی کتاب کا مطالعہ

کر دیتی ہے اسی طرح تھوڑی ہی دیر میں سب معمول دن کے مہمان آ گئے اور کھانا ہوا اور میاں بیوی دونوں صحن میں لڑکے لڑکیوں کے دل بہلانے
ہر طرح پڑھائی لکھائی و سینے پرونے خانہ داری جہانداری غرض ہر بات کا امتحان اس طرح لیتے ہیں
ہیں کہ بچے کھیل ہی کھیل میں یا شاباش ہی حاصل کر جاتے ہیں بچے بھی خوش ہوتے اور صد ہا باتوں کی تعلیم
مستعد باتوں پر گفتگو و چھیڑ بانی ترجیح و انسداد ہوتا جاتا ہے۔ دو گھنٹے یہی چہل پہل رہتی ہے
مگر ممکن نہیں کہ کچھ بھی نظم و ترتیب میں فرق آوے۔ ان خوش نصیبوں کی تعلیم کی وجہ سے عشا کی نماز پڑھی
اور اپنے اپنے بستر پر لیٹ کر سو گئے۔ بیوی اس وقت تک نہیں سوتی ہے جب تک بچے و خاوند
غفلت کی نیند سے آرام نہ کر لیں۔ گھر میں جو بڑی بوڑھی عورت و مرد اگر ہیں تو ان کی خدمت گزاری
و خبر گیری بچوں و خاوند سے بڑھ کر کرتی ہے۔ دیورانی جیٹھانیاں اگر ہیں تو ایک سے لطف و مدارات کے
ساتھ پیش آتی ہے اور ان کے اور اپنے کھانے کپڑے میں کسی امتیاز کی روادار نہیں ہے۔ اگرچہ گھر کی
آمدنی صرف اسی کے خاوند کی ہے۔

گھر میں ماشاء اللہ اتنے بچے اور بڑے ہیں مگر رات و دن پڑوس والوں کو ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ یہ گھر خالی ہے گھر میں کوئی رہتا ہی نہیں ہے۔ کوٹھری سے لیکر دالان اور دالان سے صحن تک
چلی جاؤ کہیں ایک کاڑی ایک تنکا نہیں دکھائی دیتا ہے صاف ستھرا مکان ہے۔ دیواروں پر
کہیں داغ دھبہ چھینٹے نہیں ہیں۔ مودیخانہ کو جا کر دیکھو تو یہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ
مودی خانہ ہے بلکہ ایک آراستہ دکان ہے ہر ایک چیز بند ہے کہیں ایک دانہ گرا پڑا نہیں ہے۔ باورچی خانہ
اس سے زیادہ صاف ستھرا ہے سب برتن دھوئے پونچھے قرینہ سے رکھے ہیں۔ پانی کا برتن کہیں
کھلا نہیں ہے۔ برتن میں کوئی بچہ ہاتھ نہیں ڈالتا ہے۔ باورچی خانہ میں کہیں دھوئیں کا جالا نظر نہیں آتا ہے

بغیر اسکے سیر الاصل منشاء پورا نہیں ہو سکتا ہے -

دفعہ (۵) اب ایک دوسرے گہر کی سیر فرماتے ہیں جو ایسے
جوار میں بڑے شریف عالی النسب بستے ہوئیں مگر حیرت ہے گہر بہر میں کوئی پڑہا لکہا نہیں
بلکہ باپ دادا کے عہد سے ورثہ میں چلی آتی ہے کہ پڑہنا لکہنا بری چیز ہے اور عورتوں کیلئے تو
قطعی حرام ہے - نماز کبہی کسی نے پڑہی نہیں نہ قضا کی - رمضان میں روزہ البتہ
رکہنے کی عادت ہے مگر نہ بطریق عبادت بلکہ بطریق فاقے کے مسلمان کی پہچان یا نماز
ہوتی ہے یا لباس یا نام سے - نماز کا ذکر ہی نہیں ہے انکا لباس بہی اسلامی نہیں ہے
بلکہ مثل ہندوؤں کے دہوتی باندہتے ہیں اور ایک مرزئی پہنتے ہیں - نام البتہ ایسا
کہ جس سے پایا جاتا ہے کہ مسلمان ہیں انکی بستی کے سب لوگ انکو شیخ جی - (شیخ جی)
کہتے ہیں - شیخ جی صاحب اپنی جوار میں یہ حیثیت رکہتے ہیں کہ اپنی حسب نسب کے برابر کسی
اچہی ذات کا نہیں جانتے ہیں گویا سب ایسی نیچ ذات کے ہیں - دہوتی باندہتے ہیں
ہل جوتتے ہیں بہائی بندوں میں سے کوئی چپراسیوں میں نوکر ہے کوئی کسی مہاجن کے
یہاں دو چار روپیہ پاتا ہے کوئی کسی آسودہ حال کے یہاں دربانی پر چار پانچ روپیہ کا
نوکر ہے - مگر جسکے نوکر ہیں اسکو کمین کم ذات نیچ قوم کا ذلیل اور اپنے کو شریف سمجہتے ہیں
اسلئے کہ بزرگوں سے سنتے چلے آتے ہیں کہ ہم کسی قاضی القضاۃ کسی قطب وقت یا کسی
مجتہد العصر کی اولاد ہیں چاہے اسکی صحت کا کوئی وثیقہ نہ ہو صحیح حالات نہ معلوم ہوں
مگر اونکے نام سے جو شہرت چلی آتی ہے بس کسی وثیقہ کی حاجت نہیں ہے - (آگے نزدیک

پڑھنے سے آدمی خراب ہو جاتا ہے بے دین ہو جاتا ہے۔ عورت پڑھنے لکھنے سے لفظ
نہیں رہتی ہے شستہ بات کرنا صفائی کے ساتھ رہنا تمیز و سلیقہ کے ساتھ برتاؤ
کرنا بازاری فاحشہ کسبیوں کا چلن ہے۔ شریف بہو بیٹیوں کا ایسا چلن نہیں ہو سکتا ہے
جس گھر میں کبھی عورت کو پڑھتے لکھتے دیکھتے و سنتے ہیں اوس گھر کے والدین پر خدا کا
و خدا کی پھٹکار برساتے ہیں چاہے اوسکا تکرار ہی کیوں نہوں۔ مرد عورتوں کا ایک ساتھ
کھانا پینا شہدوں کا کام ٹھہرایا جاتا ہے۔ عورت سہاگن وہی ہے جسکی ناک سے
کبھی نتھنی کا حلقہ نہ اوترے اور کپڑا سفید نہ پہنے لباس میں میل لگا ہوا کرتہ پھٹا ہوا
دوپٹہ ہو اگر کوئی شامت کی ماری عورت پہن لے تو اوسکی چلن پر طعنہ زنی کیجاتی ہے
عورت کی سسرال میں تو کیا اوسکے قریبی بھائی بندوں میں اگر کسی کا نام منصور علی
ہے تو بہو کبھی منصور کا نام نہیں لے سکتی ہے۔ بہو کبھی اوس بستی کا نام نہیں لے سکتی ہے
جس بستی میں شوہر کا وطن ہے شوہر کے خاندان میں بڑوں کو تو جانے دو
چھوٹے بچوں اور لڑکے و لڑکیوں کا نام نہیں لے سکتی ہے چاہے رشتہ میں کتنی ہی بڑی ہو
مرد جب تھکے آئے تو بیٹی نے موٹی موٹی روٹیاں ایک رکابی میں اور دال پیالی میں
ڈالکر رکابی پیالہ اباکے سامنے رکھدیا پلنگ پر یا زمین پر بیٹھکے شیخ جی نے روٹی
کھائی بغیر ٹونٹی کا لوٹا پیتل یا تانبے کا ہے اوسمیں پانی بھر کر رکھا ہے اوسی
لوٹے کو منھ سے لگا کر غٹ غٹ پانی ایک لوٹا چڑھالیا بیٹی نے رکابی پیالہ
لیجاکے کہیں ادھر اودھر ڈالدیا یا وہیں برتن پڑے رہے دسترخوان کیسا

گھر سے نکل کلو کے گھر پہنچی اور جاتے ہی کلو کی ماں بہن کو گالیاں دینا شروع
کر دیں اور دونوں طرف سے دو تین گھنٹے تک گالیوں سے لڑائی ہوتی رہی آخر کو
کلو کی جوان بہن نے بٹیا کی اماں کا جھونٹا پکڑا اور اب تو تا پائی ہونے لگی بڑی مشکل سے
بیچ بچاؤ ہوا۔ چھوٹی بچی کا پاخانہ پیشاب تو بند ہی نہیں ہے ماں گود میں بچے کو
لئے دودھ پلاتی جاتی ہے اور روٹی پکا رہی ہے بچے نے اگر پیشاب کیا تو
پرواہ نہیں پاخانہ پھرا تو کسی کپڑے سے پونچھ کے وہیں ڈال دیا اور پھر
بدستور روٹی پکانے لگی غضب ہے آپ پان تمباکو بھی کھاتی ہے پیچ پیچ اوسی
جگہ پر یا دیواروں پر تھوکا جاتا ہے۔ جہاں جی چاہا پھس سے بیٹھ گئی۔
دو چھینٹے سے پہلے تھمنا خلاف شرافت ہے بدن میں کپڑوں میں پسینے
کی کھٹی بو آ رہی ہے۔ کپڑے میلے چکٹ ہو رہے ہیں شیخ جی کو ذرا ناگوار
نہیں ہے۔ شیخانی کو اگرچہ اپنا پاجامہ و کرتی قطع کرنا نہیں آتا ہے مگر موٹا
جھوٹا پھونک پھانک کے سی لیتی ہیں۔ لاڈلی بٹیا کو وہ بھی نہیں آتا ہے۔
روٹی پکانا تو کجا آٹا ہی گوندھنا نہیں آتا ہے۔ شیخ جی نے ایک سال اوکھ
بیشک بوئی تھی گھر میں راب آئی ہے بٹیا بھر بھر تھالوں راب کھاتی
ہے۔ آخر چیچک نکلی اور غضب کی بری چیچک نکلی سینلا ماتا کے ٹوٹکے ہوئے۔
اچھی ہو گئیں مگر سارا چہرہ گویا بھڑ کا چھتہ بن گیا۔ قدرت کی طرف سے رنگ بھی
سیاہ نہیں تو سانولا ملا ہے اوپر چیچک کے گہرے داغوں نے سونے پر سہاگہ کر دیا

ع۔ (مٹی کا برتن)

صورت شکل ایسی ہیبت کا حال آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔ چہ جائیکہ تعلیم یافتہ
ہونا اس کی وہ کیفیت نہ ایسی سمجھئے نہ اتنا کم ہے۔ خود ہی محتاج ہو کسی کو
دینے لینے کی عادت کا کیا ذکر ہے۔ یہ سب باتیں ایک طرف ہیں اور
مشیت الٰہی ایک طرف ہے جسکے ساتھ کسی کی کوئی ہستی و حقیقت ہی
نہیں ہے۔ ناظرین اب ہمارا غیر مقصود بیان ختم ہو چکا اب اصل مدعا کے
طرف متوجہ ہو جائیے۔

ف ۱۴۲ دفعہ (۹) اب پہلے چوتھے شریف گھرانے کی لڑکیوں کی
مظلومیت کو ملاحظہ فرمائیے۔ گھر میں پانچ لڑکیاں تھیں اور سب یکساں
اپنی ماں کے مانند تعلیم یافتہ روشن خیال سلیقہ مند تمیزدار تھیں۔ لڑکیوں کی
شادیاں باسباب خاص ویسی ہی لڑکوں کے ساتھ ہوئیں جیسا انجام
آپ نور جہاں و خورشید جہاں و ماہرو کا طبقہ امرا میں معلوم کر چکے ہیں
اسکے علاوہ اس شریف لڑکی کی مظلومیت کو دوسرے پہلو پر ملاحظہ فرمائیے
اس لڑکی کے باپ نے حسب و نسب کے خبط میں آ کر لڑکی کی شادی جناب شیخ جی کے
بیٹے کے ساتھ دیہات میں کر دی اپنے حسب حیثیت زیور کپڑا سب ہی
کچھ جہیز میں دیا۔ اس لڑکی کا نام صابرہ ہے۔ شادی کے دوسرے ہی روز صابرہ
کے سامنے ایک ڈلیا (ٹوکری) میں موٹی موٹی روٹیاں اور مٹی کے کٹورے
میں کالی کالی دال کھانے کیلئے رکھی گئی ہے اس واقعہ کے پیش آنے سے صابرہ پر

کیا گذری اسکو ہی خوب اچھی طرح انداز ہ کرسکتا ہے جو مہذب و سلیقہ مند ہے
بیچاری صابرہ کو سسے بڑی غیرت اسبات کی ہے کہ میکے سے جو عورت
دائی بنکر آئی ہے اوسکے سامنے کیسی ذلت ہوئی شرم و ندامت سے شریف زادی
صابرہ عرق عرق ہورہی ہے پاس شرافت کی وجہہ سے اوسکو روٹی دال کا
غم نہیں ہے غم جو کچھ ہے وہ بدتمیزی کا ہے - وہ چار لقمے لیکے بقدر اپنی
خوراک کے دو باریک چپاتیوں کو کھا کر ہاتھ کھینچ لیا اب ساس و نندکے طرف سے
وار ہونے لگے اور ارشاد ہوتا ہے اے دولہن کھاتکا ہے نہیں ہو
دولہن بیچاری شرم و حجاب کی وجہہ سے جواب نہیں دیتی اور سر جھکائی
بیٹھی ہے کہ کلہ دراز لڑاکا نند نے زور سے بکٹا لیکر کہا نخرے کے مارے
مری جات ہیں نازک نرمہ پھول سونگھکے رہت ہیں بنکا (تمھی) ایسی نخرے
پہترین جیسے نیک - (اچھی) نہیں لگت ہیں چلو کھاؤ بس نخر ہوے چکے
مظلوم صابرہ نے اپنی تمام عمر جو باتیں اپنے محلے کے کمینوں کی زبان سے بھی نہیں سنی
تھیں اونکو آج اپنے نسبت سن رہی ہے - خون خشک ہو رہا ہے ندامت سے
زمین میں گڑی جاتی ہے نند کہ برابر لگاتار صلواتیں سنا رہی - توبہ ایسے
بے سلیقے کی عورت کو کہوے جیسے ہمری بہوجی (بھاوج) ہیں اری موری
میا کیسے نیاؤ ہوتی یہی اماں تو کہائی کا کہت ہیں اور و نہہ تو اموتا
بنی بیٹھی ہیں نہ منہ سے بولت ہیں نہ سر ہلات ہیں ساتھ کی دائی نے

غریب صابرہ کی طرف سے نہایت متانت و سنجیدگی کے ساتھ جواب
دیا گیا تم خفا ہو بیچاری چنو (صابرہ) گھر میں بھی اس سے زیادہ نہیں
کھاتی ہیں اب ماں بیٹی نے صابرہ کو تو چھوڑ دیا اور بیچاری دائی کے
پیچھے پڑ گئیں یہ کیا بات ہے کہ بی (دائی) گھر کے چپہ چپہ سنبھالتی ہیں
ہاں ایسی موصی گئی ہیں کہ سہاگ کے رت ہیں چوکے (مشورت)
آشنا ہیں کو بنت ہے (کوئی بنتا ہے) دائی کچھ ادب سے اس نے
جاہلوں کے منہ نہ لگنا عقلمندی جانکر خوبصورتی کے ساتھ بات کو
رفع دفع کر دیا۔ صابرہ صابن سے منہ دھوتی ہے تو پیڑیا (دیشی)
بنائی جاتی ہے صابرہ تولیہ سے منہ پونچھتی ہے تو پیڑیا کہی جاتی ہے
صابرہ نے باریک ململ کا چنا ہوا دوپٹہ اوڑھا یا پاجامہ پہنا تو ساس نند
حیرت زدہ ہیں شریف جادی تو ایسا نہیں کرتے ہیں بیترین کا پہنا وا اچھے
غرضکہ جسقدر باتیں شریف صابرہ کی تہذیب و تمیز داری کی ہیں وہ سب
باتیں یہاں ناگوار ہیں اور اونکی وجہ سے بات بات میں اوٹھتے بیٹھتے صابرہ
کو پیڑیا کا خطاب ملتا ہے۔

چھوٹے شیخ جی (صابرہ کا شوہر) بیوی کے پاس آئے جہاں ہمراہی دائی نے
جہیز کے پلنگ پر سفید چادر لگا کر ڈوریوں سے کس دیا ہے گھر میں تخت تو
نہیں ہے مگر دائی نے پلنگ کے بازو زمین پر تھوڑا سفید بچھونا کر کے پاندان

اوگالدان پٹاری جو صابرہ کے ساتھ آئی ہے قرینہ سے رکھکر ایک طرف
صابرہ کو بٹھا دیا ہے۔ شیخ جی بل ہوت کی آئے چڑھواں جوتا دیہاتی پاؤں میں
اڑکا ہے مگر ایک ایک انگلی نوکی جوتے کے اندر رہتی ہے آتے ہی جوتے
پائیچوں تک کمال سفید پر نقش پیچھے آگئے تمام مٹی پیروں کی فرش سبز اور سفید چاندنی پر
اچھے خاصے چھاپے بنگئے۔ آتے ہی کیا ارشاد ہوتا ہے۔ تمہرے باپ کا کا جہیز
دیتا ہے بتاؤ (کیا کیا زیور دیا ہے) صابرہ نے جنکی آدھی روح تحلیل ہو چکی ہے
سب زیور پیش کر دیا۔ شیخ جی نے ہر ایک چیز کو الٹ پلٹ کے دیکھکر کیسکو
ہلکا کسیکو کھوٹ کسیکو مختصر بتایا۔ پھر ارشاد ہوتا ہے تمہرے ساتھ زیادہ
تمہرے ناک کٹ گئی ہم تو سنتے ہیں کہ شہر میں سب عورتیں پتریا ہوتی ہیں
اب آنکھوں دیکھ لینا (لیا) میاں بیوی کی ملاقات و گفتگو میں ہم توجہ
کرنا معیوب جانتے ہیں۔ لہذا تفصیلی ملاقات و گفتگو سے گریز کرکے صرف
موٹی موٹی ایک دو باتیں کہدیتے ہیں جس سے ناظرین اندازہ کر لینگے
مہذب تمیز دار صابرہ کو چھوٹے شیخ جی کی صحبت سے لطف آیا یا زندہ درگور ہوگئی
اسکا اندازہ بیہودگی حالات سے آپ فرمالیں۔ چلتے وقت چھوٹے شیخ جی نے
سب زیور مانگ لیا کہ لاؤ ہم سنار سے پرکھوا لیں تمہرے باپ نے بھی جادو کا
جادہ یا بہت بنائی ہیں سب گہنا ہلکا اور کم دامن کا ہے۔ صابرہ نے
خون کے ایسے گھونٹ پیکر زیور حوالہ کر دیا اب آپ اپنی دائی کے ساتھ

بیٹھی باتیں کر رہی ہے اور دونوں زار و قطار رو رہی ہیں اور اس گفتگو کا اظہار بیکار ہے۔ ناظرین بیان سکتے ہیں کہ صابرہ اس قیمت ناجنس سے کسقدر بیزار اور تمام عمر کی کوفت کو خیال کر کے ایسے جینے مرنے کی کسقدر آرزومند ہوگی۔ دوسرے روز میاں نے زیور لا کر لیا دیا اور کہا سب ہلکے دام کا گہنا ہے اونچی دکان پھیکا پکوان بس معلوم ہوا۔ مگر کنگن واپس نہیں آئے پوچھنے پر جواب ملا کہ رات کا ہی کام وہ ہی لا دیگا (لا دینگا) ہم بھول گئے تھے۔ مگر پھر عمر بھر اس کنگن کی صورت دیکھنا صابرہ کو نصیب نہ ہوئی۔ اسکے بعد آہستہ آہستہ ایک ایک چیز صابرہ سے لیگئی آج کیا ہے کھیتی کے بیل مر گئے ہیں دوسرے بیل خریدنا ہے۔ آج کیا ہے لگان سرکاری کی وصول کیلئے قرقی آئی ہے۔ آج چھوٹے شیخ جی ناک کی نتھ اتروا کے لیگئے کیا ہوا بیچ کے باہر اپنے دوستوں کو مٹھائی کھلائی اور دعوت کی۔ میاں نے کسی رئیس کے یہاں اسامیوں سے تحصیل وصول پر نوکری دس روپیہ مہینہ کی کر لی اب کیا ہے یہی رئیس ہیں۔ گھی کے گھڑے راب شکر چلی آ رہی ہے اور خوب گل چھرے اڑ رہے ہیں۔ دو مہینہ نوکر رہے تھے کہ رئیس کو معلوم ہوا سب روپیہ کھا گئے ہیں برطرف کر کے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔ وارنٹ گرفتاری آیا ہے۔ ماں بہنیں کہتی ہیں کہ ایک کا سو را پوت ہے کا سو را جیا ہے اکیلا کھائی کوا ہم کا دو لہن کا نہیں کھلائی دیا ہے؟

شریف دلہنیں ہو گئے پاتے کا منہ نہیں دیکھتے ہیں میاں پر تو دیکھتے دیکھتے
پڑا ہے مگر جوجی (دگری عورت) کے منہ سے بچنا نہیں نکلتا ہی کہ بیبی ڈیّی (د د د)
چھچھیں (چیزیں) بیچ کے دے دیو۔ قصہ مختصر یہ کہ ہاتھوں سے سونے کے کڑے اتروا دیے
گئے اور اونے پونے لوٹ کا ایسا مال اڑھائی سو میں بیچ پچیس کا روپیہ پا گیا اور
شیخ جی جیل خانہ سے بچ گئے = ایک روز کا ذکر ہے کہ چھوٹے شیخ جی آئے ایک بالشت
چوڑے عرض کے پاجامہ ٹخنہ دار آدھی پنڈلی تک اونچا گلے میں انگرکھا سر پر دو انگل کی
دو پلی ٹوپی بڑے شیخ جی کا لباس اوپر معلوم ہو چکا ہے بڑے شیخ جی سر گھٹواتے ہیں
چھوٹے شیخ جی کے سر پر پٹے دار بال ہیں جن میں کبھی کنگھی ہوتی ہے نہ تیل پڑتا ہے سوکھے
بال سر پر دونوں طرف ژولیدہ طور سے کھڑے رہتے ہیں ہندوستان کے اکثر قسائیوں کے
ایسے ہی سر رہتے ہیں۔ دو دو مہینے تک نہانے و کپڑے بدلنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی
غرضکہ آج بھی چھوٹے شیخ جی ادھی بہت کڑائی سے آئے دھوپ کا وقت پسینے میں غرق
چار ہاتھ کے فاصلہ سے پسینے کی کھٹی بدبو آتی ہے مظلوم صابرہ کو ایسی حالت سے بکتے ہوئے
زمانہ ہو گیا مگر کبھی کچھ نہیں بولی۔ آج معلوم نہیں کس خیال میں آ کر میاں سے محبت کے ساتھ
اتنا کہا کہ ذرا بالوں میں تیل ڈال کر کنگھی کر لیا کیجیے۔ اور بجائے ان ڈھیلے اونچے پاجاموں کے
غرارہ دار شرعی پاجامہ پہنا کریں تو اچھا ہی جیسے ہمارے اباجان بھائی جان پہنتے ہیں
اتنا سنتے ہی چھوٹے شیخ جی کو غصہ آ گیا اور کہنے لگے گمدا کی مارا و نیر جو عورتن کا بڑا وقت
ہیں گارت ہو جائے تہجیب (تہذیب) فوراً جا کر ماں سے لگا دیا کہ دہی (بیوی)

ہم سے کہت ہیں بناؤ سنگار کرا کرو تیرا کے کان کاٹ لی نہیں (دلی) امّاں
دھڑ سے گر پڑیں اور ہر طرف سے غل شور ہوا کہ بہو اپنی میاں سے ایسی باتیں کہیں
کہ مائی کا گش (غش) آئی گوا (آگیا) بیچاری صابرہ اوٹھی اور پانی کے چھینٹے
مار مار کے تلوے سہلا کے پنکھا کیا تھوڑی دیر کے بعد امّاں اوٹھیں (حالانکہ
تنفس وش کچھ نہ تھا) اور کہا جاؤ (جاؤ) ستمکا سر کے گش (غش) سے کا مورے
پوت کی تکدیر (تقدیر) پھوٹ گئی ہم سنت رہن (سنتے تھے) مردوے
عورتن بھی بناؤ سنگار کا کہت ہیں (دیکھتے ہیں) مگر مردن سے بناؤ سنگا
کا تو کوؤ سروار نتیر سیکھو نہ کہیسے (رنڈی بھی نہ کہیگی) تمام گانو میں
مشہور کر دیا گیا۔ چونکہ صابرہ بیچاری اکثر اپنی کتاب دیکھتی رہتی ہے جاہل
عورتوں سے زیادہ خلا ملا نہیں ہے اسلئے محلہ ٹولہ کی عورتیں بھی سب ناخوش ہیں
اور گرو پیٹی کا (متکبر) خطاب دے رکھا ہے۔ نوج کوؤ عورت کا پڑھا دے
پڑھے بعد سرافت (شرافت) ڈہل جات ہے (دھو جاتی ہے) بھائی کا باپ کا
بھائی جان ابّا جان کہت سرم (شرم) لگت ہی کہوں (کہیں) سریفوں (شریفوں)
کی عورتیں اپنی جبان (زبان) پر جان کا لپچ (لفظ) لاوت ہیں نا ہمنی
تو ہے کبھو ایسے سہرے گہرماں بیاہ وہ شادی نکرے۔ چھوٹے شیخ جی جب
کبھی شریف مہذب سسرال میں جاتے ہیں تو وہاں کی ہر بات پر اعتراض ہوتا
اور اپنے کچی دیواروں و چھپر کی چھتوں کے مکان اور اپنی یہاں کی چال چلن

ذوقرینہ کی وہ تعریفیں کرتے ہیں کہ جیسے کسی رئیس کا مکان سسرال کا بڑا
محل سمجھتے تکلیف دہ کہا جاتا ہے۔ جاڑے گرمی میں کہیں چھوٹے شیخ جی کو
آرام نہیں ملتا ہے اور دوسرے مقابل اپنے گھر کے درخت نیم کے سایہ
وخس پوش کوٹھری کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملائے جاتے ہیں
بڑے شیخ جی تو مر گئے جو کچھ زمینداری تھی چھوٹے شیخ جی نے یار دوستوں کے
دعوتیں میں شیخ کوچ فرصت پاتے۔ صابرہ کے جسم پر باشتہ کا تار یا کوئی کپڑا
نہیں رہا دو دو فاقے ہوتے ہیں اور اس پر غضب یہ کہ تین چار بچے بھی
سانپ بچھو کی طرح صابرہ کے ہو گئے اودھر ماں باپ کا وہ کارخانہ نہیں رہا
باپ کو پنشن ہو گئی ہے بھائی ابھی کالج میں پڑھتے ہیں پھر بھی بیچاری
صابرہ کو پانچ روپیہ بھیجتے ہیں۔ شریف زادی صابرہ سسرال میں پڑی
ہے میکے مجبوراً غیرت کے سبب سے نہیں جاتی ہے چھوٹے شیخ جی نے محلہ کے ایک رئیس
کی پندرہ سالہ لونڈی سے تعلق پیدا کر لیا ہے کبھی کبھی گھر میں آتے ہیں اور کوئی
نہ کوئی چیز گھر سے لیجاتے ہیں لونڈی آرے کے درتے چلاتی ہے۔ مظلوم صابرہ
کو سب سے بڑھکر اپنی نماز چھوٹ جانے کا غم ہے۔ آٹھ آٹھ آنسو ترک نماز پر بہاتی
پہننے کا ایک ہی کپڑا وہ پورا نا چیتھڑا ہے۔ چھوٹے بچے پاخانہ پیشاب کرتے ہیں
طہارت کا انتظام اپنی افلاس و کثرت اولاد کے وجہ سے نہیں کر سکتی ہے۔
ناظرین سابقہ سب عورتوں کی مظلومیت سے کروڑوں درجہ زاید صابرہ مظلوم ہے

اور اوسکی مظلومیت کی اہمیت کو وہی مرد و عورتیں بہتر اندازہ کر سکتی ہیں
جو خود تعلیم یافتہ تہذیب سلیقہ مند ہیں اور انہیں سے جن کو ایسی گنوار جاہلوں سے
سابقہ پڑا ہو دوسرا شخص اس گہر کی مظلومیت کا اندازہ نہیں کر سکتا ہے

زجاہل حذر کردن اولیٰ بود ٭

کزو ننگ دنیا و عقبیٰ بود ٭

دفعہ (۷) اب ذرا اونٰی طبقہ والی عورتوں کی مظلومیت کو ملاحظہ کریں کہ
سابقہ عورتوں کو تو جو کچھ مصائب پیش آئے وہ شادی کے بعد تھے ماں باپ کے گھر میں
مظلوم نہ تھیں اس طبقہ کی عورتوں کو ابتدا ہی سے مظلومیت نے گھیر لیا ہے۔
سب سے پہلا ظلم تو یہ عورت پر ہوتا ہے کہ اونکو علم سے محروم رکھا گیا ہے
جو تمام مصائب مظالم کی جڑ ہے۔ ہر قسم کی تہذیب و سلیقہ سے بیگانہ کیا گیا ہے
بہانسبت شہر دیہاتی جاہل بھائی اگرچہ اپنے خیالات فاسدہ کی برائی کے قائل نہ ہونگے اور
اونکو قائل کرنا میرے امکان سے باہر ہے۔ مگر دو باتیں کہنا ضرور ہیں۔ اون کو
اوّل تو شیخ سعدی کے قول کو یاد کرنا چاہیے جسکو اکثر دیہات کے لڑکے
ابتدا میں پڑھتے ہیں۔

ترا اژدہا گر بود یار غار ٭

ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار ٭

ف ۷۴ / ۱۵ دوم ایک موٹی بات عرض کیجاتی ہے عورتوں کو ذلیل ماننے کی وجہ سے

بار ہا سنگین نقصانات بہی ہوتے ہیں مثلاً باپ بھائی شوہر کبھی باہر دور
تلاش روزگار میں ہوا اب گھر کا حال معلوم ہونے کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اسکے
چارہ نہیں کہ بیٹی یا بہن یا بیوی کسی دوسرے مرد کو بلاتی یا اوسکے پاس جاتی ہے
اور اوس غیر مرد سے اپنے گھر کا حال کہنا پڑتا ہے جسکا ظاہر کرنا مناسب نہیں ہے
اس سے ادھر تو اپنے گھر کا پردہ فاش ہوتا ہے ادھر بسا اوقات ناشائستہ تقریب سے
تعلقات ناجائز پیدا ہوجاتے ہیں۔ اب ادنی ادنی بات میں تو شرافت پر جان دیتے
ہیں مگر یہ بیعزتی کس طرح آپ گوارا کرتے ہیں کہ آپکے گھر کی عورتوں کا حال غیر
محرم مرد کو معلوم ہو یا اوسکے ذریعہ سے مستورات کی عفت و عصمت میں خلل
پڑجاوے اور بچشم دید متعدد ایسے واقعات ہوچکے ہیں یہ فرضی وسوسہ نہیں ہے
اسکے علاوہ بیشمار مالی نقصان ہوتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ باپ یا بھائی
یا شوہر کے مرجانے کے بعد عورتوں نے اپنی جہالت کی سبب سے تمام کاغذات
و تمسکات اوروں کو اپنے نزدیک ردی سمجھکر دیدیا ہے۔ ابھی حال میں ایک
ایسا ہی دردناک واقعہ ہوچکا ہے کہ دو تین سو برس کے کاغذات جائداد اور ریاست
کے وارث عورتوں کے پاس تھے گھر میں سوا عورتوں کے کوئی مرد نہ تھا عورتیں سب جاہل
تھیں ایک روز اون عورتوں کے جی میں پڑ گئی کہ یہ بیکار کاغذوں کے گٹھڑ کو
بیچ ڈالو تو دو ایک روپیہ مل جاینگے۔ بیچاری عورتوں نے اوسکو بڑی ہمدردی
سمجھا اور یہ کہا کہ کون بیچ لاوے۔ اوسی شورہ فروشندہ نے کہا ہم بکوا دیتے ہیں

بیچ کہکر دو بستہ کاغذات لیکے اوٹھکر چلی گئی اور دو ہزار ڈیڑھ روپیہ آگیا ہزار روپیہ کے
ذریعہ باقی خاندان کے دوسرے بھی جائداد کے قبضہ میں پہنچ گئے ۔

اسیطرح دوسرے ایک گھر میں شوہر کا انتقال ہوا جسکے بعد اوسکی بیوہ نے
محلہ کے ایک مرد کو اپنا خیرخواہ سمجھکر متوفی شوہر کے صندوقچہ کاغذات کو سپرد
رکھدیا اور خود پردہ میں بیٹھکر کہا ذرا ان کاغذات کو دیکھئے کس کس جائداد کے
ہیں اوس مرد نے اونمیں اصل اصل کاغذات قیمتی پاکر اور دیگر تمام ایسے کاغذات
جنکا بیوہ کی خاندان میں رہنا ضروری و لازمی تھا سب کو اپنے نزدیک کرلیا متعلق
جائدادیں متوفی شوہر کے پاس لوگوں کی رہن تھیں اونکی رہن نامہ کے لئے۔ اور
دیکھ بھال کر بیکار کاغذات خطوط وغیرہ پردہ کے اندر کرکے کہدیا کہ انمیں کوئی
کام کا کاغذ اور جائداد کا نہیں ہے اور چلے گئے۔ یہاں بیوہ کو اتنا معلوم تھا کہ
اوسکے شوہر کے پاس اکثر جائدادیں رہن تھیں ہر چند تلاش کرتی ہے کہ اوسکے
کاغذات کہاں ہیں مگر پتہ نہیں چلتا ہے اسطرح سے بیوہ اور یتیم بچے ایک
معتدبہ جائداد سے محروم ہوگئے۔ اور جنکی جنکی جائداد رہن تھی اونکے پاس
اونکی نوشتہ تمسکات پہونچ گئے۔ اور اون کاغذات کے جانے سے متوفی کے خاندان میں
طرح طرح کے مشکلات پڑ گئے ۔

اے میرے معزز بھائی بہنو یہ واقعات فرضی و بناوٹی نہیں ہیں بلکہ چشم دید
گذرے ہیں جو واقعات بیان ہوے یہ آپ عورتوں کے نہ پڑھنے لکھنے کی

مضرت کو اچھی طرح معلوم کر سکتے ہیں۔

میرے قرابت میں بھی ایک بزرگ ایسی خیال کے تھے کہ عورتوں کو بجز قرآن شریف اور دینیات تک پڑھانا مضائقہ نہیں ہے مگر لکھوانا ہرگز نہیں چاہیئے ایسی تعلیم ہرگز نہو جس سے عورت خط لکھ پڑھ سکے اور ایسا ہی برتاؤ انہوں نے اپنی بیٹی کے ساتھ رکھا تھا اور اتفاق روزگار وہ دوسرے شہر میں تھا گھر پر فقط بیوی اور بیٹی دو عورتیں تھیں۔ ایک ایسا اہم واقعہ نقصان وہ گھر میں آپڑا اگر اسکی اطلاع گھر کے مرد کو فوراً ہو جاتی تو یقیناً اوسکا انسداد ہو جاتا مگر بیوی بیٹی رہ گئی اور اطلاع نہ دیسکی اسلئے کہ وہ واقعہ کسی طرح بیرونی غیروں سے کہنے کا نہ تھا جو لکھنے والے کے ہاں بھیج سکتی تھی۔ آخر پانچ چھ مہینے کے بعد گھر کا مالک جب کہ تعطیل میں گھر آیا اور اوس بات کو سنا تو سر پیٹ لیا اور بیوی پر برہم ہو کر غصہ کرنے لگا کہ مجھے اطلاع کیوں نہ دی اوس نے اپنی مجبوری کا اظہار کیا جو ناقابل تردید تھا اسوقت اون بزرگ مرد نے بیوی کو اجازت دی کہ لڑکی کو اب لکھنا بھی ضرور سکھایا جاوے حسب منشا طبیعت لڑکی نے چھ مہینہ میں خط لکھنا سیکھ لیا اور اب برابر باپ بیٹی میں خط و کتابت ہو گئی کتنی بڑی اہم اور بدیہی ضرورت کو دیکھکر باپ نے توبہ کر کے لکھوایا مگر شادی ہونے کے بعد خاوند کے طرف سے ہر وقت بیوی کے لکھنے پڑھ ہونے والے پر خدا کی مار و پھٹکار برستی ہے اور ہر وقت بیوی کی آزادی محض اوسکے لکھنے پڑھنے کی سبب سے ہوتی ہے۔

ناظرین اس بیان سے آپ کو ناچار تسلیم کرنا پڑیگا کہ عورت کو جاہل رکھنے
سے عورت پر بڑا بھاری ظلم ہے اور جاہل عورت بہت ہی مظلوم و قابل رحم
ہے - اب اسکے علاوہ اُس بیچاری جاہل عورت کی مظلومیت کے ملاحظہ فرمالیا جائے تو

ف ۲۹ ورثا کو لڑکی کے ساتھ نہایت درجہ کی شفقت اور محبت

اسلئے اسکی شادی میں بہت کوشش کرکے جوڑا ایسا تلاش ہو رہا ہے جو کھاتا پیتا پڑھا
لکھا لائق فائق ہو تاکہ بچی کو عیش آرام نصیب ہو اور اپنے آبائی فخر حسب نسب
کی وجہ سے کسی ایسے لڑکے کو تلاش کیا جس کا گھر حقیقی معنی میں شریف تمیزدار سلیقہ مند
تعلیم یافتہ ہے مثلاً صابرہ ہی کے بھائی کو پھانس لیا گیا اور شادی ہو گئی - اب آپ
صابرہ اور اسکے سسرال کے قصہ کو یاد کیجئے جس گھر سلیقہ مندی کی عورت گنوار جاہل اُس کی
گھٹ گھٹ کر رہی اُس گھر کے مردوں کو دیکھ ناموافق طبائع شیخ جی کی بیٹی کریگی اسکے ساتھ
نباہ تنگ ہو اپنے طبیعت پر نفرت ہوگی وہ شوہر عورت کی بے تمیزی و بے سلیقگی پر کیا کچھ نفرت
نہ کریگا اور کبھی اس دیہاتی بیوی کے پاس بیٹھنا تک گوارا نہیں کر سکتا ہے اور
ہر روز گھر میں ایک ہنگامہ گرم رہتا ہے - کم روزانہ عورت مار کھاتی ہے شوہر کی
نظروں میں ذلیل مردود ہے - اور ہر طرح کی اسکو تکلیف و اذیت اپنے شوہر یعنے
سسرال کے تمیزداروں کی وجہ سے ہو رہی ہے گو وہ سب مصائب و تکالیف
بظاہر انکے شوہر کے واجبی ہیں - مردوں کو انصافاً الزام کوئی نہیں دے سکتا ہے
مگر ناظرین خدا کیلئے انصاف کرو وہ عورت چاہے کتنی ہی گنوار دیہاتی ہو پھر بھی

سب کے برابر انسان ہے اوسکی بھی نفس ہے وہ بھی خواہشات رکھتی ہے اپنی حیثیت
اور اپنے مذاق کے موافق وہ بھی ناز پروردہ ماں باپ کی پیاری لاڈلی لڑکی ہے
بوجہ ولادت کے جس طرح اوسنے پرورش پائی وہ عادات وخصائل اب اوس سے
نہیں چھوٹ سکتے اپنی ہمجنسوں کے سامنے گھر میں جس طرح ذلیل کر کے رکھی گئی ہے گویا
کہ ٹھیکرے میں پانی ملتا ہے۔ ساتھ کی دوسری بیویاں اپنی حیثیت سے بہتر ظلم سہتی
اس حال میں عورت کا غم سے کلیجہ پاش پاش ہوا جاتا ہے تعلیم یافتہ نہیں تھی جو صبر کر
سکے۔ اوسکو تو ذرا سی بھی تکلیف ناقابل برداشت معلوم ہوتی ہے۔ [illegible]
اسکا اختیاری فعل نہیں سب جانتے ہیں کہ مرغی کے انڈے سے مرغی اور کبوتر کے
انڈے سے کبوتر نکلیگا سب جانتے ہیں [illegible] کبھی نہ مرا اور سنگ خارا کبھی موم
نہیں ہو سکتا ہے جسکی جیسی خلقت اور پرورش تربیت ہے وہ ویسا ہی ہوگا۔ تم ہزار
غصہ کرو مار ڈالو گلا گھونٹ کے بھی محروم رکھو مگر بچپن سے جوانی تک جس صحبت
اور جس تربیت میں رہی ہے وہ تو بدل نہیں سکتی ہے۔ اسکے لئے وہ اپنی جائز خواہشات
سے جو محروم و ذلیل و خوار و مردود ہو رہی ہے اوسپر ظلم ہے یا نہیں۔ یہ بیچاری تو [illegible]
مظلوم قابل ہمدردی کے ہے طوطی کو کوے کے ساتھ بند کرنے میں اور متقی پرہیزگار کو فاسق
فاجر کے ساتھ بادشاہ و فقیر کے ساتھ گورے کو کالے کے ساتھ جتنی نفرت و تکلیف
ہوتی ہے اوس سے زیادہ زاہد کو یعنی کوے کو طوطی سے فاسق فاجر عیاش کو زاہد و پرہیزگار
فقیر کو بادشاہ کی صحبت سے کالے کو گورے سے نفرت و اذیت و تکلیف ہے۔ اپنا اپنا مذاق ہے

جو بات ایک فرقہ [illegible] ہو گئی [illegible]

[illegible] محبوب [illegible] لیلی

[illegible] پانی

فرمایئے بھائی گنوار بھائی عورت کو شعر اور شاعری یا دوسرے سے کچھ معلوم کیا گیا یا نہیں؟ اور اسکی خوبصورتی و شرافت اور اسکی ہنر و لیاقت ظاہر ہوا یا نہیں؟ ضرور ہوا۔

ف ۵۴ ایک عورت شریف پاکدامن جسکی عفت و عصمت کی فرشتہ قسم کھاتے ہوں جسکی عصمت لفظ تھی یا کسی ضرورت سے اپنے مکان کی چھت پر یا دروازہ پر یا باغ میں کھڑی ہے اوسکی نیت میں کسی قسم کی بدی کا خیال تک نہیں ہے اور اپنے خیال میں ڈوبی ہوئی ہے اودھر سے ایک آوارہ مرد کی نظر اوسکی چہرے اوسکی جسم پر پڑ گئی اور اوسکی خبیث طبیعت نے اوس عورت کو بری نگاہ سے دیکھا منہ میں پانی بھر آیا خواہشات شیطانی نے زور مارا اب آپ اوس معصوم عورت کے عاشق بنگئے اور اشعار پڑھنے لگے۔ مار ڈالا ظالم کا نعرہ ہے۔ وہ معصوم عورت کی آنکھ دوچار ہو گئی یا اوس نے دیکھا نہیں ہے۔ اور جیسے اوتر آئی دروازہ یا باغ سے ہٹ گئی اور اوسکو کوئی خیال بھی نہیں ہوا۔ مگر میاں فریفتہ شیطان مجسم بنکے اب اوسکے پیچھے پڑ گئے اور یار دوستوں میں مشہور ہو گیا کہ میاں فریفتہ فلانی عورت پر عاشق ہیں۔ خدا کی پھٹکار سے فریفتہ شاعر بھی بنگئے۔ وہیں اوس معصوم عورت کے عشق میں دیوان کے دیوان لکھ مارے گلیوں و بازار میں اُس عورت کی ذلت و رسوائی ہو رہی ہے عورت کا گھر اُس ناکردہ گناہ عورت کا دشمن ہو رہا ہے۔ اٹھتے بیٹھتے طعنہ و تشنیع کے تیر کھاتی ہے۔ فریفتہ کا

عشق جھوٹ بالکل جھوٹے شید لیف سر پیچیر آئے اُسکی عاصمہ عورت کا دل بالکل پاک و صاف ہے
وہ غیرت کے مارے مری جاتی ہے مگر بیچارہ کا دل اُسکی اختیار سے باہر ہے - فریفتگی عشق کا دام
کیونکہ جیسے مظلوم بالم لٹ سے اُسکی روح طرح کی فتنہ و فساد مگر لیکن نہیں گیا ہے - ایا یہ مظلوم
یا نہیں؟ اوسکی نازک عصمت کا خون ناحق ہے یا نہیں؟ کہیں پیمان عاشق
او معصوم عورت کے ملنے کا عزم بالجزم کر لیا اور مال و زر سے اپنی مکاری کے طرح طرح جال
پھیلا دیں اور عورت کے پاس پیغام پہونچایا جاتا ہے - عورت یہ پیغام سنتے ہی تھرتھرا کی
دکھ بھاگتی ہے - مگر انسان کی شیطنت کروڑوں درجہ بڑھا ابلیس سے بڑھکر ہے -
آدمی کے دام تزویر سے کسی چڑیا کا بچنا محال و ناممکن ہے - جھوٹی قسموں کی لگاتار
کوشش نے آخرش اُس عورت کو اپنی فطرتی رضامندی کیطرف مائل کر دیا اور صیاد کو دام میں پھنسی
فرمائی عورت مظلوم ہے یا نہیں؟ اوسکی شرافت و عصمت کا خون ناحق ہے یا نہیں؟ -
کبھی مرد و عورت دونوں یعنی نفسانی پیش کرکے اُسکی مواصلت کا خواہاں ہے اور خوب جانتا ہے اس
عورت کے ساتھ جائز طور پر شادی کسی طرح ممکن نہیں ہے پھر بھی مواصلت کا طالب ہے - عورت
معصومہ کی عصمت دری ہوگئی - وہ مظلوم ہے یا نہیں؟ اور اُسکی دنیا و آخرت کا
ناحق خون ہوا یا نہیں؟ اسکے ضمن میں ناکردہ گناہ جان نتیجہ مواصلت کا ناحق خون ہے یا نہیں؟
کبھی عورت کو گھر سے باہر نکال لیجاتا ہے باوجودیکہ عورت اپنی گھر میں راحت و آسایش
کے ساتھ تھی - اور اب یوں ہے مفلس جھوٹے مکار عاشق کے کھانے کپڑے کو محتاج
ہے اور اب اُس مرد مکار کا جنون سر سے نکل گیا بیوفائی کا خول رنگیا ہے اور الگ ہوگیا -

عورت کی شرافت و عصمت گئی ماں باپ بھائی شوہر سب کو تکلیف ہوئی اطمینان رخصت و آرام گیا اور جس کیلئے یہ سب کچھ ہوا وہ بھی چھوڑ کر الگ ہو گیا۔ عورت مظلوم ہوئی یا نہیں؟ اور خون ناحق ہے یا نہیں؟

ف ۵۱۸ زید کو بکر کے ساتھ [illegible] دوستی [illegible] اور [illegible] گھر میں بیوی سے کوئی پردہ و حجاب نہیں [illegible] زید کی [illegible] بکر کی خوشی [illegible] اور اسکے دوست کی بھی خاطر و مدارات کرتی ہے اور [illegible] مگر [illegible] بکر اپنے دوست کی بیوی پر قابض ہو جاتا ہے [illegible] دوست کی عصمت کو داغ لگا دیتا ہے۔ بیچاری عورت مظلوم ہوئی یا نہیں؟ اور اسکی عزت کا خون ناحق ہوا یا نہیں؟

ف ۔ ایک رئیس اپنے ملازم کا حد سے زیادہ احترام کرتا ہے اور بھروسہ کرتا ہے مگر یہ شیطان انسان صورت آدمی اپنے مالک کے گھر میں نقب زنی کرتا ہے اور اسکی بیٹی بہن بیوی کو بہکا کر خراب کرتا ہے۔ عورت مظلوم ہے یا نہیں؟ اور یہ خون ناحق ہے یا نہیں؟

ف ۵۱۹ عورت کو پڑھانے کیلئے ایک اچھے استاد کو رکھا گیا ہے چند روز میں ہی استاد اس معصوم لڑکی کو بہکا کر برباد کرتے ہیں اور اپنے ساتھ دنیا و عاقبت میں اسکا منہ کالا کرتے ہیں۔ لڑکی مظلوم ہے یا نہیں؟ اور یہ خون ناحق ہے یا نہیں؟

ف ۵۲۰ عورت بیمار ہے حکیم صاحب علاج کرتے ہیں۔ خود بیمار اور عورت کو بیمار کر دیتے ہیں اور جو نتائج ہوتے ہیں ہو جاتے ہیں۔ عورت مظلوم ہے یا نہیں؟ اور خون ناحق ہے یا نہیں؟

ف ۵۲۱ عورت سچی مومنہ ہو اور دنیاوی سیئات سے توبہ کرنے و آخرت کے بنانے کی

طمع میں پیر کی خلوت میں جا کر پیر کو بیعت سے مشرف ہوتی ہے اور پیر کو اپنا نجات دہندہ سمجھتی ہے۔ ناعاقبت اندیش مرد بھی خوشی سے اسکو پیر کی خلوت میں بھیجتے ہیں اور پیر [illegible] ہیں۔ چنانچہ دو تین پیر ایسا ہوا وہیں باہر جا کر [illegible] چھپ کر [illegible] سکتے ہیں۔ کہ پابند ہو جاتے ہیں۔ عورتیں مظلوم ہیں یا نہیں؟ اور حقوق تلف ہوئے یا نہیں؟

ف ۵۴ ایک شریف کو حقیقی بھائی سے انتہا سے زیادہ محبت ہے بیوی بھی اپنے شوہر کی خوشی موافقت میں دیور کے ساتھ محبت شریفانہ کرتی ہے چند روز میں مرد دیور عاشق زار بھائی کا شریک سہیم ہو جاتا ہے۔ بیچاری عورت کی دنیا اور دین میں اگر وہ فاسق ہوا تو عاقبت خراب ہوئی۔ وہ عورت مظلوم ہے یا نہیں؟ اور اسکے حقوق تلف ہیں یا نہیں؟

ف ۵۵ غرضکہ شیطان سیرت انسان صورت طرح طرح سے عورتوں کو بہکا کر ورغلا کر فریب سے عورت اپنی بھولے پن فطرت سے۔ شرم لحاظ کی وجہ سے مردوں کے مکر و فریب میں آجاتی ہے قصور سراسر مردوں کا ہے مگر بدنام ہوجاتی۔ ناقابل اعتباری۔ غداری کے الزام عام طور پر عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ مرد ہی بہکا کر عیال خراب کر کے تہمت لگاتے ہیں۔ اور مرد ہی عورتوں کی عفت و عصمت تشبیہ کرتے۔ ناقابل اعتبار بتلا کر یہ خوشنتہ بہ گرچہ دزد آشنا ست کہتے ہیں۔ کیا یہ عورتوں پر صریحی ظلم نہیں ہے؟ اور عورتیں مظلوم نہیں ہیں؟

ف ۵۶ مرد سفر میں جب جاتے ہیں اور بیوی کو وطن میں چھوڑ جاتے ہیں۔ اکثر دو دو تین تین برس کے بعد دو تین مہینہ کیلئے رخصت لیکر وطن آتے ہیں سفر میں اتنے دن بغیر عورت کے بسر نہیں کر سکتے ہیں اور اسی ملک میں کسی عورت کو ڈال لیتے ہیں

بالکل ناشائستہ ہیں بعض وقت دو دو عورتوں سے شادی کر لیتے ہیں۔ اس حرکت سے
دو عورتیں مظلوم ہوتی ہیں ایک گھر کی بیوی دوسری سفری کہلاتی ہے۔ مرد لوگ جہاں بیگناہ
عورتوں کی مذمت کے قول بانڈھتے ہیں وہاں یہ بیان کرتے ہیں کہ ۹ حصہ خواہش نفسانی
عورت کو ہوتی ہے اور ایک حصہ مرد کو۔ مگر تحقیق سے غلط ثابت کیا جاتا ہے۔ ۹ حصہ
قوت و غلبہ رکھنے والی عورت تو ساری عمر بانڈھی بیٹھی رہتی ہے۔ اور کوئی خیال تک بھی
نہیں ہوتا۔ اور ایک حصہ طاقت خواہش رکھنے والا مرد فوراً اپنی کار کا انتظام کر لیں
کیا انصاف و عقل اسی کو کہتے ہیں؟ بعض بعض مرد سال سال برس تک گھر کو نہیں پلٹتے ہیں کیا گھر کی
بیوی کے جسم میں خون نہیں ہے؟ کیا اسکو روحانیت میں کوئی مرتبہ ولایت کا حاصل ہے؟
یا گھر کی بیوی فرشتہ ہے؟ انسان نہیں ہے؟ آخر اُسکا کیا بات ہے دل لگانے کے لئے کوئی بھی
مشغول نہیں چھوڑی جاتی ہے۔ اور بیچاری کی کوشش بہت اضطراری نا قابل برداشت ہے۔ وہ عورت بھی
کیسے کہتی ہوسکتی ہے؟ بہر تقدیر شہوت نفس کے ۹ حصہ قوت کے غلبان سے اگر کوئی عورت
اپنی عصمت کھو بیٹھے گی اور کوئی حرکت ہو جائیگی تو پھر اُس کی سزا و عقوبت عورت کے لئے جائز ہو جائیگی
اور پھر مرد پر کوئی الزام نہ ہو۔ کیا یہ صحیح انصاف و تعلیم نہیں ہے؟ کیا وہ عورت مظلوم نہیں ہے؟
سفری عورت سے تعلق محض اپنی رفع ضروریات کے لئے کیا جاتا ہے۔ اسکا انجام نہیں
سوچا جاتا ہے کہ اس عورت کا انجام کیا ہوگا۔ اسکی تمام عمر کی گزر اوقات و راحت کا کیا
انتظام ہوگا۔ اس سفری عورت کا عمر بھر ساتھ دیسکتے ہیں یا نہیں؟ اسکی کوئی پرواہ
نہیں ہے۔ مرد بہشت میں جائیگا یا دوزخ میں۔ اپنے مطلب سے کام ہے۔ کتنے معزز

ڈبیا میں رکھی کپڑے پہنے جوتہ پہنا چھڑی چھتری لی اور گھر سے چلا باوجودیکہ
دن آٹھ بجے گئی ہیں مگر بیوی صاحبہ ابھی تک سو رہی ہیں۔ میاں نے جانے کیلئے متعدد مرتبہ
اوٹھایا مگر بیوی نے ادھر سے ادھر کروٹ لے لی۔ پھر بڑا اصرار کر کے اوٹھایا گیا تو
اوسی نیند میں پانچ صلواتیں (گالیاں) میاں کو سنا دیں۔ چھ گھڑی کے بعد پھر میاں نے
اوٹھایا اجی اوٹھو دن زیادہ چڑھ گیا ہے۔ اونہہ سونے دو۔ اوٹھے نہیں۔ میاں نے تھوڑی دیر کے
بعد اوٹھایا۔ اجی اٹھو میں کچہری جاتا ہوں۔ ہاتھ سے ہلا ہلا کر۔ بیوی نے میاں کا ہاتھ
جھٹک کر اور منہ پھیر کے کھکھڑا کے لی کہ جانا ہے تو جاؤ میرا کیا کام ہے۔ غرضکہ
میاں جھجک کے گھر کے سب کام جو عورتوں کے کرنے کے تھے اپنے ہاتھ سے کر کے نہار منہ گھر سے
نکلا اور اپنے کاروبار میں مصروف ہوا۔ محنت مشقت کر کے جلا مرا پھر گھر میں آیا۔ اور
اتفاق سے معمول سے زیادہ کسیقدر دیر ہو گئی ہے۔ تو بس گھر میں قدم رکھتے ہی بیوی جھاڑو
لیکر میاں کی جوتیاں مارنے کو تیار ہے۔ اور پہلا کلام یہ ہوتا ہے۔ موڈی کاٹے ناتی سے
اب آئے گھر میں کلیجہ ٹھیکو آیا۔ اماں کی بغل (سوت یا آشنائی عورت) گرم کیوں وہیں پڑا رہنا تھا
بیچارا مرد قسمیں کھاتا ہی کہ نہیں میں کہیں نہیں گیا تھا۔ سرکاری کام زیادہ تھا اوسکی وجہ سے
دیر ہو گئی۔ بیوی کہتی ہے۔ چل دور ہو جھوٹے مکار تیرے گواہ ڈنڈا تا (جھٹلاتا) ہے۔ جا جو تجھے
بھانا ہے اوڑا آئی ہیں وہاں کھانا بھی کھا۔ میں کہاں سے لاؤں۔ غرضکہ بیوی کی گرکی ہاتھ
میاں بیچارا گڑگڑا کر خوشامد کر رہا ہی اور قسمیں کھا رہا ہے۔ کسی روز عورت نے مرد کو مار بھی لی تھی گو
مرد بیچارا خود چاہا دیتا چاہانہ سہی کچھ ہو گئی تو کبھی روٹی دھونڈہ کر لایا اور پانی سے گھونٹ سے

کھانے بیٹھا ہے دو چار لقمہ کھائے ہیں ایک لقمہ ہاتھ میں ہے کہ زبردست جورو نے
ہاتھ سے روٹی چھین لی اور دھکا دیکر کہا جا اپنی اماں دسوت یا آشنا کا کلیجہ
کھا جسکی بیاہتا ہیں منھ ڈالے پڑا رہتا ہے مصیبت زدہ مرد بیچارہ ناچار ہو کر
بھوکا پڑا رہا۔ میاں اگر باہر سے خوش آتا تھا تو گھر میں وہ ساری خوشی رنج و غم
سے مبدل ہو گئی اور پژمردہ ہو گیا۔ اگر کبھی رنج و غم میں باہر سے آیا تھا تو گھر میں وہ
کوفت و صدمات ایک سے سو حصہ بڑھ گئے اور تنگ آ کر خودکشی پر آمادہ ہو جاتا ہے۔
کسی روز کا یہ حال ہے کہ مرد گھر میں آیا بیوی کو باتیں کرنے یا بات پوچھنے کی عادت ہی نہیں۔
بیچارہ مرد آ کر بیٹھا کہ بیوی نے خود یا کسی بچے کے ہاتھ سے رکابی میں روٹی کٹورے میں دال سالن کچھ
میاں کو بھیجا۔ نہ دسترخوان ہے نہ کوئی مکھی جھلنے والا ہے نہ کوئی پانی دینے والا نہ ہاتھ
چیت کر بیٹھ رہا۔ بیچارہ مرد نے گردن جھکا کے روٹی کھائی پانی پیا اور کسی کو اپنا پرسانِ حال نہ پا کر
باہر چلا آیا۔ اور بیوی کی بدسلوکی و بےتمیزی پر اندر ہی اندر گھلا جا رہا ہے۔ مرد کا
مزاج کسلمند ہو مرد کو کوئی فکر و تردد ہو مگر عورت کو مطلق اسکا احساس و پرواہ
نہیں ہے اور الٹی شکایت کرنے کو عورت تیار رہتی ہے۔ مرد روزانہ کڑھ کڑھ کر رہتا ہے۔
اگر گھر میں مرد کی بہن بھاوج سالی وغیرہ بھی ہیں اور ان عورتوں میں سے کوئی تمیزدار
سلیقہ مند ہو مرد باہر سے آیا کہ سالی یا بھاوج نے دیکھتے ہی پنکھا لا دیا یا تو
جھلنے لگی منھ ہاتھ دھونے کو پانی لا دیا خیر عافیت پوچھنے لگی۔ گھر کی بیوی کی
بدسلوکی و بےتمیزی کو دیکھ دیکھ کر اس سالی یا بھاوج کو ترس معلوم ہوتا ہے

اور وہ عزیزانہ محبت کے ساتھ اس مرد کی دلجوئی کرتی ہیں۔ راحت و آرام کی خبرگیری
لیتی ہیں۔ رنج و راحت میں ہمدردانہ بات چیت کرتی ہیں۔ اِن وجوہ سے مرد گھر میں
آکر انھیں عزیز یا سالی یا بھاوج یا چچی یا ممانی کے پاس بیٹھتا اوٹھتا ہے اور
خوش ہوتا ہے۔ بدمزاج بدتمیز جورو اپنی کرتوت کو تو خیال نہیں کرتی ہے اور نہیں
جانتی کہ اسکی بدتمیزی و بدسلیقگی کی وجہ سے مرد بیزار رہتا ہے۔ بلکہ مرد کو متہم کرکے اُن
متعلق عزیز عورتوں کے ساتھ آشنائی و ناجائز تعلقات کو لوگوں میں مشہور کرتی ہے اور اس
غم میں جی ہی جی سوکھ کے کانٹا ہوگئی ہے۔ مرد کی بھی عاقبت تنگ ہے۔ گھر والی عورتوں کے ساتھ
لڑتی ہے ہر وقت بھٹیاریوں کی طرح لڑائی ہوتی ہے۔ جادو گنڈے تعویذ کراتی ہے
اور نہایت ناعاقبت اندیشی کے کام کرکے مرد کا دل اور بھی بُرا کرتی ہے حتی کہ مرد کو
نفرت کلّی ہو جاتی ہے۔ مگر بیچارا پابندی رسم و رواج کی وجہ سے ایسی عورت کو طلاق نہیں
دے سکتا ہے لیکن عورت سے نفرت ہو جاتی ہے۔ عورت رات دن اسی غم میں کڑھتی گھلتی ہے
باوجودیکہ خاوند معقول ماہوار دیتا ہے مگر اپنی کرتوت سے سوکھ سوکھ کے کانٹا ہوگئی ہے۔
مرد کما کر لایا بیوی کے ہاتھ میں روپیہ دیئے بیوی بجائے خوش ہونے کے یا تو بے پروائی کے ساتھ لیکر
رکھ دیتی ہے یا کسی وقت یہ جواب دیتی ہے انگار لگاؤں تیرے روپیہ پیسہ کو میں کیا کروں
کیا میں اکیلی اپنے پیٹ میں بھر لیتی ہوں۔ ٹکڑا روٹی بھیک جیسی میں بھی کھاتی ہوں
یا تمہارے گھر کی ماماگیری کرکے اور اپنے ہاتھ پاؤں پیلنے کے بعد ٹکڑا روٹی کی کھالیتی ہوں
حالانکہ گھر میں سوا میاں بیوی اور انکی اولاد کی اور کوئی عزیز نہیں ہے۔ کبھی اون بیوی کو

لیکر تھپکتی ہے - او جاڑ ہوتا جبکہ روپیہ دیا اور آگ لگی تھیکا ٹھیرے اسکی کمائی سب مٹی کیا
کرونگی اپنی اماں بھیناں (والدہ و ہمشیرہ) ہی کے کلیجہ میں لیجا کے بھر دے -
مرد نے کسی عورت یا گھر کی کسی لڑکی کے ساتھہ پیار و محبت کی بات کی کہ گھر کی بیوی نے
مرد پر آشنائی کا الزام تھوپ دیا اور کلمہ بکلمہ لڑنے کو آمادہ ہے - عورت کی بدزبانی سے تنگ
آکر اگر کبھو مرد کو غصہ آیا اور اوسنے عورت کا منھہ بند کیا یا درحقیقت ایک طمانچہ مار بھی دیا تو اب
گھر میں قیامت برپا ہے بیوی نے کوٹھری کی اندر سے زنجیر بند کر لی اور نہیں کھولتی ہے اور اندر سے
اپنا سر دیوار سے مار مار کر اور چلا کر رو رہی ہے اور اپنا خون کر رہی ہے - کبھی سندور یا پھول افیم
دانتوں سے سنکھیا کھانے کو تیار ہو جاتی ہے کبھی کنوئیں میں گرنے کو جاتی اور کنوئیں میں
پاؤں لٹکا دیتی ہے - کبھی اٹوانٹی کھٹوانٹی لیکر لحاف اوڑھکر دھوپ میں لیٹ جاتی ہے
کبھی کھانا نہیں کھاتی ہے اور تیاگ دیتی ہے - کبھی ڈولی یا تانگہ منگا کر گھر سے نکل جاتی ہے کبھی
یونہیں ننگے سر سڑک پر نکلجانے کو کہتی ہے - کوئی عورت میاں سے لڑکر معصوم بچوں کا گلا
مروڑنے پر آمادہ ہو جاتی ہے - کبھی دودھ پیتے بچوں کو مار مار کر بیدم کر دیتی ہے - کبھی
اپنا منھہ دونوں ہاتھہ سے پیٹ پیٹ کر سو جاتی ہے - کبھی سر کے بال نوچ ڈالتی ہے - اگر مرد نے
تنگ آکر کبھی ایسی کسی عورت کے ساتھہ درحقیقت نکاح کر لیا جو اسکی مزاج کے موافق ہے تمیزدار
مرد باہر سے آتا ہے تو گھر میں اسکو خوشی نصیب ہوتی ہے - یہہ دوسری عورت طاعت ایسی
کرتی ہے جسطرح کوئی زرخرید لونڈی اپنے جابر کی یا حاکم عادل یا مالک مہربان کی
خدمت گزاری کرتی ہے - پھر اس اطاعت کی ساتھہ محبت و شفقت ایسی کرتی ہے جیسا کہ

عاشق معشوق کے ساتھ کرتے ہیں۔ پھر اس اطاعت و محبت کے ساتھ اپنی زینت و سنگار
و آراستگی مکان سے ہروقت ایسا رکھتی ہے کہ اس سے زیادہ شاہد ان جنت حور وش کچھ نہیں کر سکتی
ہیں۔ نہایت حیادار بہت ہی با ادب ہے۔ کبھی اپنی آواز کو مرد کی آواز سے بلند نہیں کرتی ہے
قیافہ شناس ہے۔ مرد کا چہرہ رنجیدہ دیکھا تو خود بھی رنجیدہ صورت ہوگئی۔ مرد کو خوش و بشاش
پایا تو خود نے بھی اپنے چہرہ کو بجائے رنج مگر بشاش بشاش بنا لیا تاکہ مرد کی خوشی منغص نہ ہونے
پاوے نہ اتنا بکتی ہے کہ مرد کا دماغ پریشان ہو نہ اتنا چپ ہے کہ مرد کا دل گھبرا جائے اگر بیمار بھی ہے
تو مرض کو ظاہر نہیں کرتی ہے کہ مرد پریشان نہو۔ اگر مرض سو حصہ ہے تو بجویری ایک حصہ
بیان کرتی ہے اسطرح پر کہ مرد کو فکر و تردد نہونے پائے۔ مرد نے کوئی ادنی سی چیز لاکر
دیدی تھی اوسکی تعریف بانتہا کرتی ہے چاہے اُس مرتبہ کی وہ چیز نہو اوسکو پاکے ایسی انتہا
مسرور ہوتی ہے چاہے اُسکی ضرورت اُسکو نہو غرض یہ ہے کہ ہزار حصہ شکر ادا ہو اور مرد کا دل
خوش ہو جائے افسردہ نہونے پائے۔ اپنی زندگی و آرام کو مرد کی خوشی و سلامتی پر موقوف سمجھتی
ہے۔ مرد کو اس دوسری عورت کے ساتھ بوجہ اُسکی سلیقہ و محبت و اطاعت کے انس و محبت ہے
اسپر بھی بیوی صاحب کے خوف سے گھر میں نہیں لاتا ہے الگ رکھتا ہے۔ شب کو بیوی صاحبہ کے
مکان میں اکیلا تنہا پڑا رہتا ہے مگر دوسری عورت کے وہاں روزانہ شب باش نہیں
ہوتا ہے آٹھویں دسویں روز بیچاری دوسری عورت کے پاس معمول سے زیادہ دو چار
گھنٹہ رات کو رہ گیا یا پچھلی رات کو اوٹھکر چلا گیا تو وہ عورت کچھ شکایت نہیں کرتی
بلکہ باغ باغ ہو جاتی ہے شکر گذار ہوتی ہے پنکھا جھلکر پاؤں دباکر آرام سے سُلا دیتی ہے

اور لڑکی کو وہ تمام تر اُس کے علم و فضل لیاقت قابلیت یا لڑکی کی سعادتمندی دیکھ
کر دیکھکر اُنہوں نے اندھا ہو کر لڑکی کو ایسے مرد کے ساتھ عقد کر دینے کو فخر سمجھا اور جہیز بڑا
خلعت و زیورات کے علاوہ بہت سی اشیا بھی دیا۔ اسکے بعد اُس نے ستم کیا لڑکی پر ظلم اُسکے شوہر نے کیا کہ وہ اپنی
زوجہ کو اچھی طرح جانتا ہے۔ لڑکی کے خاندان اور اُس خاندان کی حالت سے بخوبی واقف ہے
اُس خاندان کی متعدد عورتوں کا اچھی طرح دیکھ چکا ہے کہ انھیں طبائع و خصائل کیسے ہیں
اور وہ اُس مرد کو کراہت و نفرت ہے۔ باوجود ان باتوں کے جانتے ہوئے محض خوف
کے وجہ سے اور بھائی برادری یا گھر کے ... کی غرض سے ایسی بد اطوار عورت کے ساتھ عقد کرنا منظور
کیا۔ اگر کوئی مرد یہ عذر کرے کہ عقد کا منظور کرنا یا نکرنا اسکے اختیار سے باہر تھا بلکہ
والدین کی مرضی کے تابع ہے والدین کی رائے کے سامنے وہ کچھ نکر سکتا تھا۔ ہم اسکو تسلیم کرتے ہیں
کہ در حقیقت فیصدی اسّی مرد بھی اپنے عقد کی بابت والدین کی مرضی کے ویسے ہی محتاج ہیں
جیسے لڑکیاں۔ اور اسکی قبول عقد کے الزام سے ہم مرد کو بری کر دیتے ہیں پھر بھی مرد کا
یہ ظلم ہے کہ وہ اپنے علم و فضل سے خوب اچھی طرح جانتا ہے کہ انسان کی فطرتی عادات بدل
نہیں سکتی ہیں۔ لڑکپن ہی سے جس فساد کے ساتھ اُس لڑکی کی پرورش ہوئی ہے جیسا کچھ بدلا
ہے اسکے لحاظ سے اُس عورت کے جو خصائل و عادات ہیں بدل نہیں سکتی ہیں بوٹی بوٹی کاٹ
ڈالو مگر عورت کی عادتیں نہ چھوٹینگی نہ خصلتیں بدلینگی۔ اندھے سے یہ کہنا کہ اسکو دیکھو
اور بتلاؤ سفید ہے یا کالا۔ حماقت ہے۔ اور جب وہ اندھا حکم کی تعمیل نکر سکے تو سزا دینا
یا خفا ہونا سراسر ظلم ہے۔ لہذا یہ عورت بہ نسبت مرد کے بھی ہر طرح سے مظلوم اور واجب الرحم ہے۔

فہم دوسری عورت جس سے بعض مرد ہر طرح پر خوش ہوتا ہے مرد کو خوشی ہے مگر یہ عورت
بھی بیچاری مظلوم ہے اور اسکے ورثا اور یہ مرد اسکے ظالم ہیں کیونکہ مرد کی خاندان کو اور خود
مرد کو حسب نسب چھپانا ضرور ہی کا فیصلہ ہوگا اور یہ عورت خاندان کی نہیں ہے اور مرد کو
اچھی طرح معلوم ہے کہ خاندان کی باہر کی عورت کے خاندان میں کبھی عزت نہ ہوگی کوئی شریف نہیں ہوتا
ہر طرح ذلیل سمجھا جاتا ہے خاندان میں اس عورت کو کسی طرح رکھنا ممکن نہیں ہے اور مرد اپنے
خاندان کو چھپ چھپ نہیں سکتا ہے اور باوجود علم ان سب باتوں کے بیراہ روی خود غرضی اس عورت کے ساتھ
تعلق کرکے بیہودہ انتہا اسکی ایسی خراب کرتا ہے پھر مرد کی بیوفائی و دغابازی دیکھو کہ جس
عورت سے انتہا درجہ مخفی ہوتا تھا عاشق زار ہے - اسکی تمام خدمات کی بھی پرواہ نکرکے
محض بیجا رسم کی وجہ سے پھر اس عورت کا ساتھ نہیں دیسکتا ہے اور اسکے ساتھ صحبت
کے وجہ سے خویش و اقارب کے طعن جو کچھ مصائب پیش آتی ہیں اون مصائب کو برداشت و گوارا
نکرکے عورت کا طرفدار نہیں بنتا قبول کرتا ہے - اور جسوقت موقع ملا کہ اس عورت سے
دست کش ہو جاتا ہے اور اوس بیچاری عورت کو دھوکا دیکر چھوڑ دیتا - غداری کرکے
ایسے ظالم خود غرض مرد کو کہ اپنے کردہ فعل کو نہیں نباہ سکتا ہے اور وہ عورت
مظلوم اپنے خاندان سے بھی گئی - اور اس ظالم دغاباز مرد نے بھی ساتھ چھوڑ دیا یا لونڈیوں کے طرح ذلیل
کرکے رکھا برابر عدالت نہیں کی بیچاری کی اولاد الگ بوجہ غیر خاندانی شکم کی ذلیل ہوئی اور
پدر ایسا باپ دونوں عورتوں کی اولاد میں خود فرق کرتا ہے ایک کو افضل دوسرے کو کم رتبہ قرار دیتا ہے حالانکہ
دونوں اسی دغاباز کے نطفہ سے ہیں - ستم بر ضعیفاں بیچارہ زود ببیند سزا آخر زندگی گور و واللہ لا یحب الظالمین

تکلیف اُٹھانا پڑتی ہے - لہذا اگر قسمت سے شوہر نیک ہو تو لڑکی کو گو کھانے کپڑے کی
تکلیف نہ ہوگی مگر وہ دائم المریض رہیگا اور افسردہ دل ہو جانا لازمی ہے - اولاد نہایت ہی
ناتوان ضعیف پیدا ہوگی - جلد یتیم ہو جاتی ہے - دکھیاری عورت کو اون یتیم بچوں کا پرورش
کرنا وبال جان ہو جاتا ہے جسکے سینہ میں درد مند دل ہے وہ مرد اتنا تو کر سکتا ہے کہ
جوان لڑکی کے ساتھ عقد کرنے سے انکار کر دیں - لڑکی کے ورثا اگر لڑکی پر رحم نہیں
کھاتے ہیں تو کیا مرد کا اب فرض نہیں کہ کسی جنس لطیف کی ہستی پر تو رحم کھانا چاہئے - عقد کی
ضرورت ہے تو کسی ایسی عورت کے ساتھ عقد کیا جائے جو مثل اوس مرد کے اپنے پہلے شوہر کے
ساتھ عمر طبعی کی زندگی بسر کر چکی ہو - اسطرح سے مرد و عورت دونوں کو آرام ملیگا - جوان
لڑکی کے ساتھ عقد کرنے سے جو میاں بوڑھے شوہر صاحب ہر وقت مبتلا مصیبت رہتے
ہیں روزانہ نیم حکیم الٹی سیدھی دوائی کرنا پڑتی ہے - جوان بیوی کی روزانہ علالت سے فکر و تشویش
رہتی ہے اور وہ مصائب پیش آتے ہیں کہ اونکو لوگ نہیں جان سکتے ہیں جو خود ضعیف
سن ہیں - اور جوان لڑکی کے ساتھ عقد کیا کرتے ہیں - بے جوڑ نکاح سے مرد و عورت دونوں کیلئے
مصیبت کا سامنا رہتا ہے - دس پانچ برس اسی تلخی کے ساتھ کٹتی اور کوئی آرزو و ہوس
اس لڑکی کی نہیں نکلی کہ شوہر پیر فرتوت عمر طبعی کو پورا کرکے مرگیا - باوجود اسکے اب اس
چہاردہ سالہ بیوہ لڑکی کیلئے دوسرے عقد کا کوئی نام بھی نہیں لیتا - اور اتنا بھی خیال نہیں
آتا ہے کہ یہ معصوم لڑکی بے قصور ہے - اسکے ولولہ و امنگ کا زمانہ ہی ابھی از خود
ایسے بوڑھے شوہر کو نہیں پسند کیا تھا - خدا اور رسول نے اسکو اسکی جائز خواہشات سے

اعضائے انسانی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

فائدہ: یہ ظاہر ہے کہ نظام عالم اور تمدن کیلئے مختلف الحیثیت مختلف القوی مختلف المراتب کی بیحد ضرورت ہے۔ اگر سب لوگ ایک ہی حیثیت کے حقوق میں مساوی ہو کے وجود پذیر ہو جائیں تو پھر نہ کوئی مالک رہیگا نہ مملوک نہ بادشاہ کا وجود رہیگا نہ حاکم و محکوم کا معماری نجاری وغیرہ ادنے پیشہ سے لیکر اعلیٰ درجہ تک یا ورچی سپاہی خانسامان قلی حمال وغیرہ وغیرہ کا وجود ہی باقی نہ رہیگا۔ اور چونکہ ایک شخص واحد جملہ محتاج تمدن کو بخود فراہم و انجام نہیں دے سکتا ہے لہذا دنیا سے تمدن بالکل مفقود ہو جائیگا۔ پیدا ہونیکے بعد کیڑے مکوڑے کی طرح بغیر دودھ پینے و پرورش پاتے اگر زندگی کی صورت ہو بھی جائے تو کبر آئیگا نہ کمانا۔ ہر شخص آزاد چھوٹے رہینگے۔ جیسے کہ خودرو نباتات و روئیدگی سے ہوا کرتے ہیں نہ کوئی باپ کو پہچان سکتا ہے نہ ماں کو۔ اسلئے قرآن کریم فرماتا ہے۔ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ جس سے کوئی مادہ پرست عقلمند خواہ بیوقوف انکار نہیں کر سکتا ہے۔ پس جب ایک ہی جنس ذکور میں مساوات بحیثیت واحد ممکن نہیں ہے۔ تو دوسری جنس اناث کیونکر جنس ذکور کے مساوی الحقوق بحیثیت واحد ہو سکتی ہے۔ ایسا دعویٰ کرنا بداہت کا انکار آفتاب کو بے نور کہنا ہے۔ اور طوعاً و کرہاً۔ اسبات کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ عورتوں کیلئے اوسی حیثیت کے حقوق جو مردوں کیلئے دئیے گئے ہیں کسی طرح ممکن نہیں ہے۔ بلکہ قرآن کریم جو حکم دیتا ہے۔ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ۔ وہ بالکل صحیح ہے۔ اسیطرح مردوں کیلئے اوسی حیثیت کے حقوق مساوی نہیں ہیں جو عورتوں کو دئیے گئے ہیں بلکہ ہر کسی را بہر کارے ساختند۔

اسکے بعد دوسرے لفظ آزادی کو لیا جائیگا۔ اسکا مفہوم و معنی حقیقی دنیا سے مفقود ہے۔ اور یہی
نظام عالم و تمدن کے منافی ہے۔ اور یہی صورت ہے کہ کسی فرد کو آزادی مطلق حاصل ہی
نہیں ہے تو صورت کا ذکر ہی کیا ہے۔

شق سوم آزادی کے معنی تو جب پورے ہوں کہ جیسا اپنی رائے و ارادہ ہم دوسرے کی
رائے و ارادہ کی پابند نہوں۔ مگر یہ محال ہے۔ ہر ایک قوم کا کوئی نہ کوئی مذہب ہے۔ لہذا
سب سے اول تو انسان کی آزادی کو مذہب نے چھین لیا۔ اسکے بعد آزادی کو والدین نے
سلب کر لیا۔ آزادی کا دعویٰ کرنے والے کیا اس بات کو تسلیم کر سکتے ہیں؟ کہ وہ
اپنی اولاد کو کسی قسم کی تعلیم نہیں دیتے اور منافی سمجھتے ہیں؟ اسکے بعد آزادی کو تمدنی جماعت یعنی سوسائٹی نے
لے لیا۔ کیا کوئی مدعی آزادی کا کہہ سکتا ہے کہ سوسائٹی کی پابندی کے بغیر عافیت کی زندگی
بسر کر سکتا ہے؟ اسکے بعد آزادی کو حکومت نے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اور یہاں سے
یہ کہنا کہ شخصی حکومت کا جوا تو گردن سے پھینک دیا ہے جمہوری حکومت ہے یہ بھی ایک
مغالطہ وہ خوش کن لفظ ہے جسکی حقیقت مفقود ہے۔ جمہوری حکومت میں بجائے ایک
تخت اور بادشاہ کے چند اشخاص حکومت کرتے ہیں۔ برطانیہ کی اتنی بڑی سلطنت پر
زیادہ سے زیادہ پارلیمنٹ کی حکومت کو لیا جائیگا۔ وہ بھی گنتی کے چند اشخاص ہیں اسلئے
محکوم کی آزادی پر حاکم نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ آزاد کوئی نہیں ہے۔ اسیطرح عورتوں کی
آزادی مردوں کے تابع ہے اور کسیطرح اس سے انکار نہیں ہو سکتا ہے۔ اس سے ناظرین
یقین کر سکتے ہیں کہ آزادی مطلق تو مفقود ہے۔ اب رہگئی محدود آزادی کی مراتب

اسکو ہم تسلیم کرتے ہیں ہر چیز کیلئے ایک حد معین ہے - وہی کھانا جو باعث بقائے حیات ہے - اگر حد سے بڑھ جائے تو باعث ہلاکت ہوجاتا ہے - وہی راحت و آرام جو ضروری اور اچھی چیز ہے اگر حد سے بڑھ جائے تو کاہلی پیدا کرتی ہے - وہی محنت اور حرکت جو باعث تندرستی ہے اگر حد سے تجاوز ہوجائے تو قوت میں ضعف و اضمحلال پیدا کرتا ہے - وہی مباشرت جو باعث صحت و مسرت ہے اگر حد سے متجاوز ہوجائے تو قبر کے کنارے پہنچا دیتی ہے - وہی کتب بینی جو عمدہ شغل ہے اگر حد سے متجاوز ہوجائے تو خلل دماغ پیدا کردیتی ہے - وہی کھیل کود جو باعث تفریح ہے اگر حد سے بڑھ جائے تو کسب کمالات سے مانع ہوجاتا ہے - وہی سونا جو باعث راحت ہے حد سے متجاوز ہوجائے تو مذموم و مورث امراض ہے - اور ایسے ہی تمام خصائل حسنہ اور امور ضروری جو ہیں اگر حد سے متجاوز ہوجائیں تو باعث تخریب ہوجاتے ہیں - محکوم کی آزادی ایک حد تک اگر رہے تو گورنمنٹ بخوشی اسکی اجازت دیتی ہے - اگر محکوم کی آزادی متجاوز عن الحد ہوجائے تو بغاوت سمجھی جاتی ہے - لامحالہ ماننا پڑتا ہے کہ عورتوں کے حقوق و آزادی کی ایک حد کا معین ہونا لازمی ہے -

اسکے بعد دیکھنا چاہئے کہ تخلیق جنس اناث سے قدرت نے کیا اغراض رکھی ہیں اور مردوں کی تخلیق کے کیا اغراض ہیں - تجربہ و مشاہدہ ہمکو بتلا رہا ہے کہ محنت و مشقت کے کاموں کی سرانجام دہی کیلئے قدرت نے مردوں کو مخصوص کردیا ہے اور انتظام و حفاظت کیلئے اناث کو مخصوص کیا ہے - یا یوں سمجھو مردوں کا تعلق ملٹری سے اور عورتوں کا تعلق سیول سے ہے -

ف ۳۵ اتنی وضاحت پر بھی اگر ہمارے معزز لیڈیز کو تسلیم
کرنے سے انکار ہے تو بہت اچھا یورپ میں عورتوں کو
پورے طور سے آزادی موجود و حاصل ہے - آپ فرمائیے عورتوں میں
سے کتنی عورتیں ایسے عالم و فاضل ہوئی ہیں جو عقلاء یورپ و حکماء یورپ کے
مقابلہ میں تمام ہو سکتی ہیں - کتنی عورتیں فلاسفر ہوئی ہیں - کتنی عورتوں نے
ایجاد و اختراع کیا ہے - انجن ریل جہاز تار کے خبر رسانی ہوائی جہاز ٹیلیفون
گراموفون - بجلی وغیرہ وغیرہ تمام ایجادات میں سے کون سی چیز عورتوں
کی ایجاد کردہ ہے -

کتنی عورتیں جرنیل کرنیل و سپہ سالار افواج ہوئی ہیں - کتنی عورتوں نے بالمقابل لڑائی کی
زور سے ممالک کو فتح کیا ہے - کتنی عورتیں ہل چلاتی ہیں - کتنی عورتیں جہاز رانی کر سکتی ہیں
اعلی طبقہ سے لیکر ادنی طبقہ تک کی کارہائے دنیاوی کو بغور ملاحظہ کرنے سے پایا جاتا ہے کہ
دماغی و جسمانی کارہائے سخت و صعب میں عورتوں کا کوئی حصہ نہیں ہے - اور اس سے
یہ بات ثابت ہے کہ نازنین لیڈیز کی قوت جسمانی و دماغی کسی طرح مردوں کے مساوی نہیں
ہے - اس پر بھی اگر اپنے قول و رائے کی حمایت ہے تو اختیار ہے - مگر یہ امر ثابت ہے انکار کسی طرح
نہیں ہو سکتا ہے - جب یہ تمام مراتب ناظرین کے ذہن نشین ہو گئے کہ عورتیں مردوں کے
مساوی الحیثیت حقوق نہیں رکھتی ہیں - عورتوں کی آزادی مجوزہ سے مردوں کی
عورتیں قوت جسمانی و دماغی میں مردوں سے کم ہیں - تو اب بلحاظ انسانی مجموعی

وہ عورتوں کے فرائض منصبی اور ان کا کمال نسوانی سمجھ میں آجائیگا - عورتوں کی تخلیق
مردوں کی آسائش و سکون خاطر کیلئے ہے - عورتوں کے کام انتظام خانہ داری ہیں عورتوں کا
کام پرورش اطفال کے ہیں - عورتیں ایک جواہر بے بہا ہیں - عورتوں کا کمال نسوانی
حسن انتظام خانہ داری و دلربائی و اولاد کی پرورش مناسب طریقہ سے ہے -
جواہر کی یہ شان نہیں ہے کہ ہر کس و ناکس کے سامنے پڑا رہے - سچ ہے قدر گوہر شاہ
داند یا بداند جوہری * عورت سے زیادہ قیمتی جواہر دنیا میں کوئی چیز نہیں ہے -
عورت کے مراتب کی قدردانی جب ہو سکتی ہے کہ اس عزیز جواہر کو ذی وقعت کیا جائے -

ف ۲۶ معزز لیڈیز آپ کو جس طرح کی آزادی آپکی قوم والوں نے دے رکھی ہے اسنے
آپکے ساتھ ظلم عظیم کیا ہے - اور یہ بھی ہم جنس مردوں کا ایک فریب و دھوکا دہی ہے
کہ اپنے خبیث خواہشات کیلئے آپکو ہر ایک سفر و حضر و پبلک مناظر میں سہیم و شریک
کیا گیا ہے محض اپنی خوشی کیلئے کہ ہر ایک طرح کے پھول کا نظارہ نصیب ہو
ہر ایک خوشبو سے دماغ معطر ہو - آپکے ساتھ ہمدردی نہیں ہے بلکہ سراسر ظلم اور آپکے
مراتب کی تنقیص ہے - توہین ہے - بے قدری ہے - اور اسکی وجہ سے معزز لیڈیز آپ
آپ کی کمال نسوانی سے محروم کیا گیا ہے - چھوٹے بچوں کا حال یہ ہے کہ وہ بالطبع کھیل
تماشے کی خواہشمند رہتے ہیں اور جو ماں باپ یا اتالیق بچوں کے کھیل کھیلنے کی عادات
نہیں روکتے ہیں وہ سردست بچوں کے نزدیک بڑے دوست معلوم ہوتے ہیں مگر حقیقت میں
ان بچوں کے تمام عمر کیلئے دشمنی و برائی ہے - اور جوان ہوکر ہی بچے ان شفیق والدین اور اتالیق کو

جہالت و حرص شمع ہے - ہماری بیٹی دوسرے مرد کے پاس جائے اور ہم سسر کہلائیں
جہالت اسکو برداشت نہیں کرنے دیتی ہے - ہماری بہن دوسرے مرد کی زوجہ بنے اور ہم سالے
کہلائیں - جہالت سوجھاتی ہے کہ یہ بڑی بے غیرتی ہے - ہماری یا ہمارے عزیز کی بیوی
ایک بار بیوہ ہونے کے بعد پھر دوسرے کے ساتھ ہم بستر ہو جہالت سمجھاتی ہے کہ یہ بڑی بے غیرتی
ہے - اسلئے مرنے کے بعد بیوہ کا یا طلاق دینے کے بعد مطلقہ کا نکاح مکروہ کر دیا گیا ہے
اور عورت کو از خود بھیجا چھوڑ انکا کوئی حق ہی نہ رہ گیا - کمزور کر ہی کیا سکتا ہے - وراثت
میں کوئی حصہ نہ رکھا گیا - غرضکہ محکوم کے ساتھ کوئی منصفانہ برتاؤ روا نہیں رکھا گیا۔
بے کھٹکے پامال کیا گیا - اور اسکے بعد آنے والی نسل اگلوں کی تقلید آبائی کرتی رہی
جب خداوند کریم نے اپنی مخلوق پر رحم کر کے محمد عربی صلعم کو اپنا رسول بنا کر رحمۃ
للعالمین کا خلعت عطا کیا اوسوقت محکوم و مظلوم عورت کی بھی خبر گیری کیگئی - اور
عورتوں کے حقوق تفصیل سے بتلا دئے گئے - اور جس حد تک عورتوں کے لئے آزادی کا دینا منافی
تمدن نہیں تھا اُسقدر آزادی دیگئی - اور آجتک عورتوں کے حقوق سے جو بے پروائی کیجاتی تھی
اوسپر زجر و توبیخ ہوئی اور افراط و تفریط کے درمیان متوسط درجے کے حقوق و آزادی نسواں کا
قرآن کریم نے اعلان کیا جس سے صدیوں کے خیالات پلٹ گئے - اور لوگ چونکا متحیر و ششدر رہ
ہوگئے کہ عورتوں کے بھی کچھ حقوق ہیں - جب تک سچے مسلمان رہے اور اپنے ہادی برحق
قرآن شریف کے متبع رہے اور اپنی اغراض و خواہشات کو حکم خداوندی کے سامنے
زیر کرتے رہے اوسوقت تک مسلمان عورتیں ظلم سے بچی رہیں - اور جس طرح دین میں

باب پنجم

عورتوں کی مظلومیت کا انسداد کسطرح ہو سکتا ہے

گرچہ منزل بس خطرناک است و مقصد ناپدید
ہیچ راہی نیست کو را نیست پایاں غم مخور

لہ فاتقوا اللہ فی حق المرأۃ فانہا امانۃ عندکم۔

ف ۳ تعصب کی عینک کو اوتار کر اس مسئلہ پر غور کر کے دیکھنا چاہیے کہ جب عورت اچھے خصائل کی جنس ہے جس سے ہمارا وجود اور ہماری پرورش اور ہماری زندگی و زندگی کا لطف ہے اور اوسپر در حقیقت ظلم ہو رہے ہیں تو اوسکو مظالم سے بچانے کی کیا تدبیر ہے۔ گائے۔ بیل۔ گھوڑا۔ چڑیا۔ طوطا۔ مینا کو آدمی پالتا ہے تو اوسکی صحت و آرام و دانہ چارہ کا خیال رکھتا ہے اور اوسکے ایذا دہندگان کی نگاہ و دست رس سے اوسکو بچایا جاتا ہے۔ کیا تمہاری محسنہ تمہاری مشفقہ تمہاری محبوبہ عورت جانوروں سے بھی زیادہ گئی گزری ہو گئی ہے۔ جسکو اسطرح سے پامال ہوتے ہوئے دیکھکر تم خوش و غافل ہو۔ یا وہ جانور سے بھی ادنیٰ درجہ کی چیز نباتات

لہ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کرو اور خدا سے ڈرو کیونکہ عورتیں تمہارے پاس خدا کی امانت ہیں (حدیث)

دردمندگی کی سرسبزی وشادابی کا تم حفاظت کرتے ہو کیا عورت نباتات کے بھی برابر
تمہارے حسن سلوک کی حقدار نہیں ہے؟

نباتات سے بھی ادنی درجہ جمادات کا ہے لعل - الماس - نیلم - پکھراج - فیروزہ - یاقوت
وغیرہ جیسی بیجان چیزوں کی عزت وتوقیر وحفاظت ایک ادنی چمک ودمک کے وجہ سے تم
کسقدر کرتے ہو اور کس طرح سات پردوں کے اندر رکھکر دست برد اغیار سے بچاتے ہو
حالانکہ اونکو کوئی کھا نہیں لیتا ہے کوئی حظ نفسانی حاصل نہیں کرسکتا ہے وہ اپنی
شیریں آواز سے تمہارے کانوں کو خوش نہیں کرسکتا ہے - تم کبھی جنگل میں بھی
جو تمہاری کچھ مدد نہیں کرسکتا ہے -

ف ۴ کیا تمہاری محسنہ عورت کیا تمہاری ہمدردی درد دکھ کی
ساتھی تمہاری پرورش کنندہ تمکو لذت بخشنے والی چیز تمہاری خدمتگزار عورت کیا
عزیز چیز سے بڑھ کر بھی نہیں ہے جو تم اوسکو اوسکے کمال نسوانی سے اوسکے
جائز حقوق سے اوسکو اوسکی جائز آزادی سے اوسکے راحت وآرام سے اوسکے دلی
خواہشات وجذبات روکتے ہو - صد با ظلم ہوتے ہیں - اور تم خبر نہیں لیتے عزیز چیز
تمہاری حماقت وجہالت ونخوت وتکبر وحرص وطمع واغراض نفسانی سے برباد ہورہی ہے
اور تمہارا تھوڑا سا دل نہیں پسیجتا ہے - آپنے ہمدردی کی توجہ کی کہ عورتوں کو آزاد چھوڑ دیا جاوے
اپنی خوشی سے آزاد بھی ہوتی ہیں گر آپ کیوں اپنی چیز کے باہر چھوڑ دیتے ہیں؟ اپنے
جواہرات کو آپ کیوں نہیں ذرا صندوقچہ وقلمدان سے نکال کر باہر سڑک کے سامنے

انتظام کرکے تو والدین اور ورثاء کو اسکا ضامن و ذمہ دار کرکے پوری حفاظت کر لی
تو اب دو شخص کی زندگی زوجیت کی طرف توجہ کرکے ایک لفظ ایسا جامع و ذو معنی
فرمایا جسکی تشریح کیلئے دفتر کے دفتر بھی کافی نہیں ہیں - اور ایک دریا بے پایاں کو گویا
کوزہ میں بند کر دیا سبحانہ و تعالی شانہ - وہ لفظ یہہ ہے - فانکحوا ما طاب لکم
من النساء - تمام مناقشات و منافرت زن و شوہر کے جھگڑوں کی جڑ یہی ہے
کہ انہیں عورتوں کے ساتھ نکاح کرو جو تمہاری مرغوب پسند ہو - اپنی موافق مزاج جب عورت کے
ساتھ عقد ہوگا کبھی کوئی جھگڑا و مناقشہ و منافرت ہو ہی نہیں سکتی ہے - یہاں یہہ
بھی نہیں ارشاد ہوا ہے - ما طاب لوالدکم و لورثکم - اون عورتوں سے نکاح کرو جو تمہارے
والدین و ورثاء پسند کریں - تم نے اپنی حماقت و جہالت و غفلت و بد بینی و حکم خدا
و رسول کی نافرمانی سے اسمیں گویا تحریف کرکے اپنی عقل کو بالاتر کرکے یہہ رواج
کر دیا کہ والدین یا ورثاء اپنی حسب خواہش جسکا جسکے ساتھ دل چاہے نکاح کر دیں -
پس اب یہہ ہم میں جسقدر مظالم بیان کئے گئے ہیں اور جسقدر رات دن
زن و شوہر میں مناقشات و منافرت و زندگی تلخ ہوتی ہے اور اوس سے جیسے جیسے
خراب نتائج برباد کنندہ دین و دنیا پیدا ہوتے ہیں یہہ سب احکام الہی کی نافرمانی کے
باعث ہیں جو ما طاب لکم کو چھوڑ دیا گیا ہے اس سے اپنی زندگی بھی تلخ کی اور عورتوں کو بھی
مظلوم کیا - یہاں پر کچھ ناسمجھ حضرات یہہ اعتراض کرینگے اور کہینگے یہہ تو مسیحی لوگوں کی سوشل
سکھلائی جاتی ہے اور نئی روشنی والوں کے اقوال ہیں اور مسلمان ہوکر ہمکو بھی مثل یورپ کے

کی وجہ سے مرد عورت کو اپنے اپنے مذاق کے موافق عقد کرنا چاہیئے - اسوقت
جس طرح پر قبیح رواج پڑ گیا ہے ۔ کیونکہ نکاح ہوتا ہے جو قرآن کی تعلیم و منشاء کے خلاف ہے
اور جتنے متعلقہ احکام قرآن و حدیث میں موجود ہیں اون سب کی پابندی
اٹھ گئی ہے مرد و عورت کو اپنے عقد نکاح کا خود اختیار دیا گیا ہے اور [illegible]
اسلئے مرد و عورت دونوں ظالم و دونوں مظلوم ہوتے خدا کے گنہگار رسول کے
نافرمان اور اپنی زندگی دنیا ہی میں تلخ ہو گئی ہے - وَلَهُمْ عَذَابٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
کے مصداق ہوتے ہیں صحیح مسئلہ جو ہے کہ قبل نکاح سے پہلی مرد و عورت کو اسبات کا
موقع نہیں دیا جاتا ہے کہ وہ اچھی طرح اطمینان کر لیں کہ ایک دوسرے کے ساتھ
تعلق کر کے حقوق زوج و زوجیت ادا کر سکتے ہیں یا نہیں - اور اسیوجہ سے سارا
فساد ہے ۔ فاسقہ عورت فاسق مرد کے ساتھ اور فاسق مرد فاسقہ عورت کے ساتھ
بدتمیز مرد بدتمیز عورت کے ساتھ اور بدتمیز عورت بدتمیز مرد کے ساتھ - اسیطرح خوشی و خرمی کی
زندگی بسر کر سکتے ہیں جس طرح سے صالح مرد صالحہ عورت کے ساتھ و صالحہ عورت
صالح مرد کے ساتھ سلیقہ مند مرد سلیقہ مند عورت کے ساتھ و سلیقہ مند عورت
سلیقہ مند مرد کے ساتھ لطف سے زندگی گذارتے ہیں - کند ہمجنس با ہمجنس پرواز
قرآن شریف بھی اسی کے لئے حکم دیتا ہے - سارے مظالم دنیا بھی زوجین کی بے لطفی
و بد مزگی کی جڑ یہی ہے کہ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ کے خلاف و غلط شادی دیا جاتا
ہوتا ہے اس سے زیادہ اور آگے چلکر تم کو تعجب ہوگا جہاں پر قرآن شریف میں خداوند کریم

فرمایا ہے - لَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ - تعریض کے معنی ضد التصریح ہے یعنی ایسا کلام جسمیں صراحت کے بغیر اپنا مطلب ادا کیا جاوے۔ اور خطبہ کے معنی طلب النساء للنکاح ہے مطلب یہ ہے کہ بلا توسط دیگرے عورت کے ساتھ باہمی عقد مناکحت کیلئے گفتگو کر سکتا ہے۔ اور تفسیر خازن کے مصنف نے تعریض خطبۃ النساء کی تمثیل جن الفاظ میں دیکی وہ یہ ہے - وَهُوَ اَنْ يَّقُوْلَ اِنَّكِ لَجَمِيْلَةٌ وَاِنَّكِ لَصَالِحَةٌ - وَاِنَّ غَرَضِيَ التَّزْوِيْجُ - وَاِنِّيْ فِيْكِ لَرَاغِبٌ وَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ اِمْرَاَةً صَالِحَةً - وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِنَ الْكَلَامِ الْمُوْهِمِ مِنْ غَيْرِ تَصْرِيْحٍ

اس تفسیر سے تو آپ انکار نہیں کر سکتے ہیں - یا تفسیر خازن کا مصنف کہیں نیچری یا عیسائی تو نہیں تھا - نکاح کیلئے بالراست عورت سے گفتگو بطور کلام موہم کے محض عدت کیوجہ سے ہے اگر عورت عدت میں نہو تو پھر کلام موہم کی بھی ضرورت نہیں بلکہ صاف الفاظ میں عقد نکاح کیلئے مرد و عورت کی باہمی گفتگو و قرار داد بلا توسط کسی کے ہونے میں کوئی گناہ و جرم نہیں ہے -

اس مسلمہ اصول و مسئلہ کے بعد ہم کہتے ہیں کہ اسکو یوروپین تہذیب پر خیال کرنا آپکی غلطی ہے - یوروپین تہذیب نے جو طریقہ مرد و عورت کی باہمی رضامندی کا اختیار کر رکھا ہے اوسکو ہم بھی آپ سے زاید برا سمجھتے ہیں - اور وہ طریقہ اسلام کی تہذیب

تم خوب صورت ہو - تم بہت نیک و اچھی عورت ہو - میری غرض و ارادہ عقد نکاح کا ہے - میں تمہاری طرف بہت رغبت رکھتا ہوں - یقین ہے اللہ تعالی میرے لیے اچھی عورت زوجیت کیلئے میسر آنا آسان کر دیگا - مثل اسکے

وشائستگی کے مخالف ہیں۔ عفت و حیا کے خلاف ہے۔ اور اگر کوئی پوچھے کہ یورپ میں کثرت سے ایسی عورتیں پائی جاتی ہیں جو شوہر نہ رکھتے ہوئے بھی اپنے شوہر سے ہونے کی وجہ کہہ سکیں۔ آج تک بھی اچھی ہے تو احمری وہ کہو اور شائستگی میں ہے

مگو بحق غیرت اسلام ہمانست کہ بود

شہرہ شہر بدان مہر و نشانست کہ بود

اور یہ بات درحقیقت نہایت ہی بے غیرتی و بے شرمی کی ہے۔ اہل یورپ اگر اسکو تہذیب سمجھتے ہیں تو انکو مبارک رہے۔ ہم ایشیائی مسلمان جو غیرت مند ہیں اس حیاسوز تہذیب کو پسند نہیں کرسکتے ہیں۔ آپ حیران ہونگے کہ خود یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عقد نکاح مرد و عورت کی باہمی رضامندی و ذاتی انتخاب سے ہو اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں انکو بھی ممنوع بتلایا جاتا ہے۔ پھر آخر مطلب کیا ہے اسکا یہی مطلب یا دوسری تاویل سے دور ہوسکتا ہے۔ وہ یہ کہ افراط و تفریط دونوں ممنوع ہیں۔

نہ چندان بخور کز دہانت برآید

نہ چندانکہ از ضعف جانت برآید

اسلام ان دونوں کا مخالف ہے۔ اسلام کے جملہ احکام و قوانین خیر الامور اوسطہا پر مبنی ہیں۔ ہر شخص و ہر قوم اس اصول کو مدنظر رکھ کے ایسا درمیانی طریقہ اختیار کرسکتا ہے کہ جس سے حدود اللہ قائم رہیں اور مرد و عورت کے

بغیر مشورہ و پسند کے نکاح ہو لینے چاہئیں دنیا کے طرح سے کہو اور لڑکی کی اپنی منشا کے
سے تم قبل از عقد نکاح کے میاں بیوی کے طرح رہتے پاؤ اور جو کچھ ہر ملک
و ہر قوم کے عادات و رسم و رواج جدا گانہ ہیں اسلئے کوئی ایک اصول مقرر
نہیں ہو سکتا ہے البتہ احکام منشاء قرآنی و حدیث و اغراض نکاح و تجربہ و مشاہدہ
کے لحاظ سے جہانتک ہو سکے جو ہمارے نزدیک بہتر منشاء الٰہیہ ہے وہ عرض کیا جاتا ہے
ف حسب ذیل قوم کو سب سے اول اسبات پر متفق ہو جانا چاہیے کہ کتاب اللہ کے
خلاف کوئی بات نہ ہو سکے اللہ کے احکام پر اپنی مصلحت و کیا پانی کو مقدم نکیا جاوے
کتاب اللہ کے احکام کی ہنسی اڑائی جاوے جس بات کا حکم صراحتے کتاب اللہ میں
درج ہے اوسکا اعتبار کرنے میں پس و پیش نہ ہو جسکی تصریح کتاب اللہ میں نہیں ہے اوسکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال اور اونکے ازواج مطہرات و بنات طیبات
و اہل بیت و صحابہ کے اقوال و افعال میں تلاش کیا جاوے - لقد کان لکم فی رسول اللہ
اسوۃ حسنۃ - جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی بیویوں نے کسی بات کو اختیار
کیا یا کہا ہے اور کوئی شرم و عار نہیں سمجھی ہے تو اوسکو تم بھی عار نہ سمجھو بے حیائی
نہ جانو ایسا کرنا گویا خاندان نبوت سے شرم و حیا و پاکیزگی میں سبقت لیجانا ہے - فلا تزکوا
انفسکم ان اللہ یزکی من یشاء[1] - سب سے پہلا اصول یہ ہے جو ذکر کیا گیا ہے - اسکے
بعد تم کفو کی معنی لینے میں غلطی نکرو جس خیال و چلن و طبائع کے تم خود ہو اسی خیال و چلن
و طبائع والے خاندان کو تم اپنا کفو سمجھو - عام اس سے کہ وہ قریب ہو یا بعید اور اسپر

[1] تم اپنے لئے پاکیزگی کا دعویٰ نہ کرو اللہ جسکو چاہتا ہے پاک کرتا ہے -

مرد کو منظور نہیں ہے - اور اگر عورت کا فوٹو پہنچنے کے بعد مرد کو یہ عورت زوجیت
کیلئے پسند آجاوے تو عورت کا فوٹو حسب قاعدہ واپس کردے اور اپنا کاغذ پر اتنا
لکھدے کہ فوٹو صحیح رکھ لیا - اس سے سمجھا جائیگا کہ مرد نے بھی اس عورت کو اپنی
زوجیت کیلئے پسند کر لیا - اب صرف عورت کی باقاعدہ رضامندی
ہو گئی ہے - اس کے بعد کسی مناسب طریق سے مرد عورت کو اور عورت مرد کو دکھلا
دیجاوے - نہ اس طرح سے کہ ایک کمرہ میں دونوں کو کر دیا جائے - نہ اس طرح پر کہ
ایک دوسرے کی صورت اچھی طرح دیکھ نہ سکیں بلکہ عورت کو پردہ میں بٹھلا کر
مرد کو ایسی جگہ بٹھلا کر کھانا کھلایا جائے کہ عورت پردہ سے اچھی طرح مرد کو دیکھ
لے اور اس وقت عورت کے آس پاس کوئی شخص ہوگا اور گھر بار کا ہو یا کسی لڑکی کے
دوسرا کوئی واجب الاحترام شخص نہ ہو - اس کے بعد اسی طرح سے مرد کو کسی پردہ کے
مقام پر بٹھلا کر چند عورتوں کے ساتھ اس لڑکی کو اس طرح سے ٹہلایا جائے
کہ مرد پردہ سے اچھی طرح اس لڑکی کو دیکھ سکے پس اس کے بعد مرد و عورت کو
غور کریں کہ ایک دوسرے کی ملاقات زوجیت پر رضامند و خوش ہیں یا نہیں
اگر اب ایک دوسرے کو دیکھنے کے بعد دونوں کو منظور نہ ہو یا صرف مرد یا صرف عورت کو
پسند نہ ہو تو چاہئے کہ ایک کاغذ پر اتنا لکھدے کہ فوٹو واپس ہے اور دینے کے ساتھ
دوسرے کا فوٹو جو اپنے پاس ہے واپس کردے تو سمجھا جائیگا کہ نکاح اس کے ساتھ منظور
نہیں ہے - اور اگر دونوں کو پسند و منظور ہے تو ایک کاغذ پر صرف اتنا لکھدے

کہ آپکا فیصلہ اب واپس نہیں ہو سکتا ہے - اسمیں یہ سمجھا جائیگا کہ اب کل تصویر
منعقد نکاح سے پہلے رضامندی پہچان لیں لیکن رضامندی مرد و عورت کی جانب ہو۔ الغرض
بعد اس کے مرد و زن خواہ مرد کی صورت ہی تا ہم ایک دوسرے کو پسند آویں اور یکے دیگرا
نسبت کا قرار داد کر کے مرد یہ دیکھ لے کہ وہ طریقہ سے نکاح کر دیں لیکن فانکحوا ما طاب لکم فلا
نتیجہ بیل یہ جو پائینگی تو مرد ہیں پچھتا کہ شوق تعیاقی نہ بھی اسمیں نہ ہوئے پائیگی نہ آسمیں
کوئی بھی بات ایسی ہو کہ جسکا نتیجہ نکاح کے خلاف ہے - لیکن یاد رہے کہ مرد و عورت
کو بہت صفائی و صداقت سے اپنا حال قلمبند کرنا چاہئیے کہ بعد عقد نکاح کے
کسی کو کوئی بات غلط نہ ہو ورنہ فریب تصور ہو کے دھوکہ دہی ظلم اور باعث نفاق ہوگا۔
ف - ناظرین اور نئی تہذیب کی دلدادہ ذرا بغور اسلام کی حمایت دنیا کی
عورت کے ساتھ دیکھیں جائیں - جب خداوند کریم نے بوقت نکاح کبھی فانکحوا ما طاب لکم سے
عورت کو نظر سے بچانے کا انتظام فرمالیا تو آپ بعد العقد کا کیسا اچھا انتظام فرمایا
اللہ عالم الغیب ہے وہ انسانی طبائع اور فطرت و خواہشات ماضی و حال و مستقبل
کو کیسی طرح پر خوب جانتا ہے اور معلوم ہے کہ بغیر سابقہ صحبت و معاملت کے انسان
پورا حال معلوم نہیں ہو سکتا ہے - سو نا جانے کسی دھوکہ میں مثل مشہور ہے کہ
کو نکاح دونوں مرد و عورت کی رضامندی و پسند سے ہوا ہے - مگر ممکن ہے کہ تصویر
کھینچنے میں سہواً یا عمداً غلطی واقع ہو یا صورت دکھلاتے وقت عمداً کسی غرض سے
کام لیکر بناوٹ کی گئی ہو یا بناوٹ نہ کی گئی ہو دیکھنے والے کی آنکھ نے کچھ قصور کیا ہو

نگا نیاں دو - یا رو - عورت کو رنجیدہ رکھو - عورت کو آٹھ آٹھ آنسو رولاؤ -
عورت کے جا بجز خواہشات و آزادی پر قبضہ کرو مگر طلاق نہ دو - حاشا وکلّا
بلکہ اس حدیث کے در اصل عورت کی رعایت و طرفداری مقصود ہے کہ
عورت کے ساتھ جہانتک ہو سکے رعایت و درگزر سے کام لیا جائے - اور عورت
کی بد شکل ہونے یا پھوہڑ ہونے یا معمولی قصورات کی صورت میں طلاق دینے
تم پر اگرچہ شرعًا کوئی جرم و مواخذہ نہیں ہے - مگر خدا و خدا کے رسولؐ اسکو
اچھا نہیں جانتے ہیں اور عفو و درگزر کی خصلت کو پسند کرتے ہیں -
الا تحبون ان یغفر اللہ - عورت چاہے کیسی ہی بری و بدمزاج و بدشکل
و پھوہڑ ہو تم اگر ان سب باتوں کو گوارا کر کے عورت کے ساتھ حسن معاشرت
کر سکتے ہو اور عورت کے افعال سے درگذر و چشم پوشی کر کے اسکو خوش و آرام سے
رکھکر اسکے حقوق کی حفاظت کر سکتے ہو تو بیشک طلاق دینا ضرور نہیں
ہے اور اس سے تمہارا مرتبہ محسنین کا ہو جائیگا - لیکن جبکہ مرد ایسا مجبور ہو جائے
نامرغوب بیوی کے ساتھ وہ حدود اللہ یعنے حقوق زوجہ و حسن معاشرت کو ادا
نکر سکے اس صورت میں طلاق ہرگز ابغض الحلال نہیں ہے - حدود اللہ کو قائم
رکھنے و خدا و رسولؐ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے طلاق دینا ہی لازم اور فرض
ورنہ گنہگار ہوگا - جیسا کہ عنقریب آیات قرآنی سے معلوم ہوگا -

سلہ کیا تم اس کو پسند نہیں کرتے ہو کہ قصور وار کے قصورات کو درگذر
کرو جس کے معاوضہ میں خدا تمہارے قصورات کو معاف کر دے -

فرمایا ہے۔ جس طرح سے مرد کو آزاد و مختار کیا گیا ہے اسی طرح عورت کو
بھی آزاد و مختار کر کے اجازت دی گئی ہے کہ جو حدیں مرد کے بیچ میں حق تعالیٰ نے
ٹھہرائی ہیں ایسے ہی حدیں عورت کی مرد کے طرف سے پیش آویں اور وہ عورت
حدود اللہ یعنی ادائے حق زوج کو قائم نہ رکھ سکے اور شوہر سے نفرت ہو اور اسی
وجہ سے خوف ہو کہ اسکی وجہ سے گناہگار ہو اور خدا و رسول کی نافرمانی سے خدا کی
اطاعت میں فرق آئے تو شریعت نے حکم دیا ہے اور یہ سکھلایا ہے کہ مال دیکر جان چھڑالے
یعنی مال دیکر خلع کرالے اور اس پر وہ راضی ہو تو منظور کرے یہاں بھی ایک
شرط لگائی گئی ہے۔ عن ثوبان[۱] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ
سألت زوجہا الطلاق من غیر باس فحرام علیہا رائحۃ الجنۃ اخرجہ ابو داود والترمذی
اکثر لوگ خیال کرتے ہیں کہ عورت کو خلع کا اختیار ہے مگر حدیث میں ایسی
شدید سی تنبیہ سے قریب قریب ممانعت پائی جاتی ہے مگر یہ بھی غلط اور کج فہمی
کا سبب ہے اور یہ بات ہے کہ اول تو کتاب اللہ کے احکام صریح کے معارض کوئی
حدیث نہیں ہو سکتی ہے۔ حدیث کی صحت میں کلام ہوگا نہ کہ قرآن شریف میں
دوسرے یہ ہے کہ عورت پر مرد کی طرف سے کوئی ظلم و زیادتی نشوز و شقاق ہو
یا یہ کہ جب عورت حدود اللہ اور حق زوج نہ کر سکے خواہ وہ کسی سبب سے ہو ایسے وقت میں
خلع کر لینا عین خدا و رسول کی خوشنودی حاصل کرنا و معاصی سے بچنا ہے۔

[۱] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت اپنے شوہر سے بغیر کسی وجہ خوف وغیرہ کے
طلاق مانگے ایسی عورت کے لئے جنت کی ہوا تک پہونچنا حرام ہے۔ ۱۲

ف۵۲ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهٖ تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ۝

اذ هو محمول على [illegible] ولا تختلف [illegible] بغير [illegible]

[illegible] یہ سبب ہے [illegible] اسلئے اساءت پر متفق ہیں کہ بلا سبب
بھی عورت کو خلع کرا لینا جایز ہے کوئی گناہ نہیں البتہ بلا سبب قطع نکاح کرنا مکروہ
سمجھا جائیگا اور اسکی طرف آنحضرت کا اشارہ ہے جسکو اوپر بیان کیا جا چکا ہے
اور جب کوئی سبب ہو یعنی شوہر بدسلوکی کرتا ہو یا عورت کو ایذا دیتا ہو حسن معاشرت نہ کرتا ہو
عورت کے حقوق ادا نہ کرتا ہو ایسی حالت میں خلع میں کراہت بھی نہیں ہے بلکہ حدود اللہ
قایم کرنے کیواسطے نافرمانی شوہر سے بچنے کی غرض سے خلع کرا لینا لازمی و ضروری ہے

ف۔ پس اگر تم کو اساءت کا خوف ہو کہ خدا نے میاں بیوی کیلئے جو حدیں ٹھہرا دی ہیں یہ ان پر
قایم نہ رہ سکیں گے اور ایک دوسرے کے حقوق کو ادا نہیں کر سکتے ہو چاہے کوئی سبب ہو یا نہ ہو اور
عورت اپنا پیچھا چھڑانے کیلئے کچھ دیدے تو اس صورت میں تم دونوں میاں بیوی پر کچھ
گناہ نہیں ہے۔ یہ اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حدیں ہیں۔ پس ان حدوں سے آگے نہ بڑھو
(مثلاً زوجیت میں رکھکر زیادتی کرو، حقوق پامال کرو) جو اللہ کی باندھی
ہوئی حد سے آگے بڑھینگے (جیسا کہ فی زمانہ عورتوں کو اپنی زوجیت میں رکھکر حدود اللہ
کے موافق عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت نہیں کرتے ہیں یا عورت نہ تو مرد کے حقوق بجا لاتی ہے
نہ طلاق لیکر خلع کراتی ہے) تو ایسے لوگ ظالم ہیں۔ سورۂ بقر رکوع ۲۹۔

ف۵۲ تفسیر خازن جلد اول صفحہ ۱۷۹ مطبوعہ مصر

ف ۱۸ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ خلع کی آیت مذکورہ کی شان نزول کو
یہاں بیان کر دیا جائے جیسا کہ احادیث و تفسیر میں آیا ہے۔ تفسیر خازن میں
آیت خلع کی شان نزول یہ بیان کی گئی ہے کہ نزلت فی حبیبة بنت سہل الانصاری
کانت تحت ثابت بن قیس بن شماس و کانت تبغضہ و ہو یحبہا و کان بینہما
کلام الخ۔ حضرت سہل انصاری کی بیٹی حبیبہ ثابت بن قیس بن شماس کی
زوجہ تھیں باوجودیکہ حضرت ثابت بن قیس کو اپنی زوجہ سے انتہا محبت
تھی جس سے ظاہر ہے کہ عورت کو کسی قسم کی تکلیف و اذیت شوہر کی طرف سے
نہیں تھی مگر حبیبہ اپنی جانب سے شوہر ثابت سے ناراض تھی اور اسکی زوجیت میں
رہنا پسند نہ تھا۔ ایک روز حبیبہ نے اپنے والد حضرت سہل انصاری سے اپنے شوہر کی شکایت
کی اور کہا کہ وہ تو میرے باپ کو گالیاں دیتے اور مجھے مارتے ہیں۔ حضرت سہل انصاری نے
بیٹی کو جھڑک دیا اور کہا کہ تو اپنے شوہر کے پاس چلی جا مجھے یہ بات بہت ناپسند و مکروہ
معلوم ہوتی ہے کہ کوئی عورت اپنے شوہر کی شکایت کرے۔ حبیبہ باپ کے طرف سے
ایسا خشک جواب پاکر اپنے شوہر کے یہاں واپس چلی گئیں اور پھر تیسرے بار
حبیبہ نے آکر باپ سے شوہر کی وہی شکایت کی۔ مگر اب بھی حضرت سہل انصاری نے
بیٹی کو ویسا ہی الٹی ڈولی واپس کر دیا۔ اور خفا ہوئے۔ جب حبیبہ نے دیکھا کہ
باپ کچھ شنوائی نہیں کرتے ہیں تو اوٹھی اور سیدھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے خدمت میں حاضر ہوکر اپنے خاوند کی شکایت کی اور باپ کی بے پروائی بیان کی

بیوی بناؤ گے وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ۔ عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت رکھو

معاشرت بالمعروف کی معنی تفسیر میں ایک تو یہ لکھا ہے کہ بات چیت میں

رہنے سہنے میں کھانے کپڑے میں عورت کے ساتھ اچھی طرح سے رہو۔ اور دوسری

معنی اس کے یہ ہیں کہ جیسا کہ واقع ہوتا ہے۔ مرد اپنی عورت سے جس بات کو

دوست رکھتا ہے اور جس برتاؤ کو اپنے لئے عورت سے دوست رکھے

حسن معاشرت بہت ضروری ہے اور عبادت اللہ میں ایک عبادت ہے۔ بغیر حسن معاشرت

کے وہ شادی خانہ بربادی ہوتی ہے اور خدا کی نافرمانی ہے۔ پھر باوجود تمہارے

حسن معاشرت کے عورت اگر سرکشی کرے جیسا کہ اللہ کریم نے فرمایا ہے۔

ف ۳۸ وَالّٰتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ

وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا نشوز کے

اصلی معنی زیادتی کے ہیں۔ عورت کا نشوز یہ ہے کہ شوہر کو دوست نہ رکھے

بلکہ بغض رکھتی ہو شوہر کی اطاعت گزار نہ ہو شوہر سے تکرار کرتی ہو شوہر جب

بلاوے تو انکار کرے۔ شوہر جب کسی کام کو کہے تو عذر کرے اسکو ٹھکرا دے ادب سے گفتگو

نہ کرے۔ غرضیکہ شوہر کے ساتھ محبت اور اطاعت کے ساتھ قولاً و فعلاً پیش نہ آوے

جب تم ایسی سرکشی پاتے ہو باوجود اس سرکشی عورت کے مرد کیلئے حکم ہوتا ہے

فَعِظُوهُنَّ۔ نصیحت کرو۔ بستر میں ان کو تنہا چھوڑ دو۔ وَاضْرِبُوهُنَّ۔ یعنی پہلے بیوی کو آہستگی سے

اول نصیحت کرے پھر

۱؎ زوجین کی حدود اللہ میں سے یہ دوسری حد اللہ کی مقرر کردہ ہے۔

ف ۵۸ پچھلی سطر سے مردوں کیلئے حکم ہوا ہے کہ اے مردو تمکو اپنی
عورتوں کی طرف سے اگر نشوز کی شکایت ہو تو ایسا ایسا کرو۔ اسکے مقابل عورتوں کو
نہیں ایسی آزادی دی سا اونکے ساتھ حکم کیا ہے کہ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا
نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۔ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ
وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِيْرًا ۔ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاۗءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا
كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۔ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔ وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۔ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا
حَكِيْمًا ۔ اے عورتو اگر تمکو اپنے شوہروں کی طرف سے نشوز یا اعراض کا خوف
ہو تو بہتر ہے کہ جہانتک ممکن ہو باہمی رضامندی کے ساتھ صلح کرو
مثلاً تم زیادہ عمر کی ہوگئی ہو یا اور کسی وجہ سے شوہر کو تم سے کراہت ہو جسپر زیادتی کرتا
ہے اور وہ اپنی اغراض نفسانی کیلئے دوسری عورت کرنا چاہتا ہو پھر قناعت
نہیں کرتا ہے تو تم اپنی مصلحت دیکھو۔ اگر تمہاری مصلحت اسی مرد کی زوجیت میں
رہنے کی ہے اور مفارقت مناسب نہیں ہے تو تم اس بات پر رضامند ہو جاؤ ف ۵۹
کہ وہ مرد اپنی حسب خواہش دوسری عورت کیوں کرلے۔ تم سوت کا غم نکرو جہانتک
ہوسکے صلح کر لینا بہتر ہے۔ اور حدیث میں خلع کے بابت جو تہدید ہے اوسکا
بھی یہی مطلب ہے کہ جہانتک ممکن ہو شوہر سے بلا وجہ علیحدگی نکیجائے۔ اور اگر

ف ۵۹ اس آیت شریف میں عورتوں کی پاسداری کے وجہ سے مردوں کو ایک بہت بڑی
رعایت عطا ہوئی ہے وہ یہ کہ سورۂ نساء کے شروع میں جہاں مردوں کو ایک سے زیادہ عورتوں

مشکل ہوتی ہے یا بھائی بہن کی شادی و سواج سے مجبور ہے۔ یا اس شوہر سے خلع لینے کی
صورت میں کوئی نباہ نہیں ہوتا تو وہ ایک ... اس وجہ سے شب و روز نہ
تعلقات زن و شوہر کو برداشت کرتی ہے اور حدود اللہ یعنی ادائے حقوق
کو قائم نہیں رکھ سکتی ہے اور خلع کرنا نہیں چاہتی ہے۔ ایسے وقت میں امام وقت
اور جمہور امت محمدیہ صلعم پر یہ حق ہے کہ حدود اللہ کی حفاظت کریں اور ایسی
صورت میں کسی ایک اچھے سمجھدار اور ثقہ مرد کو خاندان سے کسی ایک آدمی کو
منتخب کر کے حکم مقرر کریں جو ہر ایک کے حالات اور مجبوریوں و اسباب سے
واقف ہونگے اور دونوں حکم کے نزدیک جو مناسب ہو اسپر مرد و عورت کو مجبور
کیا جائے۔ اگر دونوں حکم زوجین کی زوجیت پر برقرار رکھنا مناسب سمجھیں تو دونوں
ایک دوسرے کے عقد نکاح میں رہینگے۔ اگر دونوں حکم مفارقت کو مناسب سمجھیں تو بجبر مفارقت
کرا دی جائیگی۔ اس صورت میں اگر مرد سے طلاق دلانا مناسب سمجھیں مرد سے طلاق دلائیں
اگر عورت کی طرف سے خلع مناسب سمجھیں تو خلع کرا دیں۔ ہر حال میں دونوں حکم جو فیصلہ کریں
اسکے موافق فیصلہ ہوگا۔ اور اسلئے سے جو فیصلہ ہوگا اللہ تعالیٰ بھی بہتری کریگا

ف ۱۵ ۔ کدھر ہیں جھنڈا بردار یورپ اور کہاں ہیں نئی روشنی و تہذیب
یورپ کے دلدادہ آنکھیں کھولکر دیکھیں۔ اسلام نے عورت کو جسقدر زیادہ
حقوق دیئے ہیں اسکی بابت کب اور کبھی کیا کوئی دوسرا مذہب اتنا دینی حقوق دیکر مظلوم
عورت کی حمایت کرنے والا ہے؟

دوسرا بیوی نہیں کر سکتا ہوں۔ لیکن چونکہ بیماہیر اس کمرہ بیوی ہوگا ...

مردونکا رونا ہے۔ اور بیہودہ عادتیں ہیں بلکہ درحقیقت یہ اونکا پیشہ
دردانگیز اور واجب الرحم مرد و عورت دونوں ہیں اُن سے دل پھٹتا ہے۔ اکثر
عورتیں ایسی ہیں جنکی بیجا ضد سے مردونکی عاقبت تنگ ہے جنکی نظیر نہیں ہے اور ایسی
بیعورتکی صحبت سے خانہ بربادی اور مرجانا بہتر ہے جسکا نتیجہ اسقدر ہوا ہے۔ اور یہی
حال اکثر مردونکا ہے کہ اون عورتونکو رانڈ بیوہ ہوکر رہنا گوارا ہے مگر شوہر
کے پاس رہنا عورتونکو تو کیا دیکھنے والونکو ناگوار ہے۔ اور اسکی بڑی وجہ
خاص یہی ہے کہ عورت چاہے کیسی ہی شریر بیہنگم شریر بدزبان بے ادب بدسلیقہ
دیکھنے نافرمان ہو مگر اوسکو اطمینان ہے کہ میاں مٹھوا اوسکی پنجۂ ستم سے نکل نہیں
سکتے ہیں۔ طلاق دیکر چھوڑ نہیں سکتے ہیں۔ طلاق دینگے تو برادری میں ناک
کٹیگی رسوائی ہوگی دوسرا کوئی اپنی بیٹی نہ دیگا۔ میاں مجھے کسی طرح چھوڑ نہیں سکتا ہے
بس اسی اطمینان کی وجہ سے عورت کبھی اپنی اصلاح حال کی طرف متوجہ ہی نہیں
ہوتی ہے۔ مذہبی تعلیم نہیں ہے جسکا خوف و ڈر ہو اسلئے وہ عورت مرد کو
انگلیوں پر ناچ نچاتی ہے اور میاں بیچارا جھیلتا و برداشت کرتا ہے۔ اگر دیندار نہیں
عیاش ہے مذہب کا پاس لحاظ نہیں ہے جب تو کسی دوسری عورت رنڈی لونڈی
باندی یا بازاری عورتوں سے تعلق پیدا کر کے گھر کی فکر کو اپنا غم غلط کر لیتا ہے
اگرچہ اس تعلق سے اوسکی مصیبتیں دو چند زیادہ ہو جاتی ہیں مگر بالفعل تو
گھر کی مصیبت سے بھول لیتا ہے اور اگر کہیں مرد شائستہ کا مارا مذہب و خدا و رسول کا خوف

کہ عورتوں میں عدالت ہرگز نہ کر سکوگے۔ لہذا عدالت سے مطلب یہ ہے کہ تم ایک طرف

پوری ہوجائے تو پھر اُن عورتوں کو اپنی نکاح ثانی کرنے میں تمام عمر کوئی گناہ نہیں ہے
چونکہ بیوہ کا نکاح ثانی کی تاکید و ترغیب کی وجہ کو عموماً ہر ایک مسلمان جانتا ہے اور اُنکی
وقعت دلوں سے کم ہوگئی تھی بسبب بیوہ بیاہ بہت ہی کم ہوگیا تھا - بعض اقوام ایسی ہیں جنہوں نے نکاح
ثانی بالکل روک لی ہے - وہ اقوام خود بھی اب اسکی مضرت کو محسوس کرکے اصلاح کے
درپے ہیں اور اکثر ہندوؤں میں بھی اب تو نکاح عقد ثانی ہوگیا ہے اور کچھ مسلمان بھی
عقد ثانی بیوہ کا کرنے لگے ہیں اسلئے اسکے متعلق اس سے زیادہ لکھنے
کی ضرورت مجھے نہیں ہے -

ف ۱۹ اسکے بعد عورتوں کے حقوق مالی ترکہ میراث میں تلف ہوتے ہیں اور یہ کس قدر
عورتوں پر ظلم ہوتا ہے کہ ترکہ میراث نہیں دیا جاتا ہے اور ابھی حال ہی میں گورنمنٹ
وقت سے بھی قانون پاس کرالیا ہے کہ عورت کو میراث دینے کا رواج نہیں اور گورنمنٹ نے
بھی یکطرفہ ڈگری بحال رکھ کر صادر کرکے قانون پاس کر دیا ہے - حالانکہ عورت کا
اگر کوئی حامی و مددگار ہوتا تو وہ بھی جلسہ کرکے رزولیوشن پاس کرکے گورنمنٹ میں
دھوم دھام تقریریں کرکے حقوق نسواں کو اسیطرح سے منوا لیتا کہ جسطرح سے مردوں نے
گورنمنٹ سے پریوی کونسل کے خلاف وقف علی الاولاد کا قانون پاس کرا لیا ہے -
مگر مظلوم عورت کیا کرے اور کون ہے جو اسکی داد رسی کرے - خدا ہی اس مظلوم کی
مدد کرکے کوئی صورت نکال دے تو نکل آئیگی - بڑے تعجب کی بات یہی ہے عورت کو
ترکہ میراث سے محروم کرنیمیں اعلیٰ بعض افراد بھی شریک ہیں جو اسوقت اپنی قوم کو حامی

بے پردہ ہونا کچھ [illegible] دیکھ سکتا ہے ؟ جیسے خیال ہی نہیں تو کوئی اندازہ مظلومیت کا
نہیں ہو سکتا ہے بلکہ نئی صورت مظلومیت کی اضافہ ہو جائیگی جسکے لئے یورپ جیت(؟)
فیشنیر کے بیان کو ملاحظہ فرمانا کافی ہے - اور خود یورپ کی اکثر مدبر آزادی نسواں
کی مضرت کو محسوس کر چکے ہیں اور نئی تعلیم یافتہ نوجوان بھی بہتیرے ان مضرت کو معلوم
کر چکے ہیں پس جو قوم خود ہی اپنی ایک صدیوں کی بندش رسم و رواج کی مضرت کو
محسوس کر رہی ہے اور اسکے مہلک نتائج پیش نظر ہیں اس قوم کی روش کو اختیار
کرنا اور اسپر غور بھی نہ کرنا کسی طرح مناسب نہیں ہے - آپکو یاد رکھنا چاہئے
کہ جسطرح سے یورپ شراب و آزادی نسواں کی مضرت کا اعتراف کرکے اصلاح
کی فکر میں ہے - اسیطرح سے زمانہ و تجربہ اسلام کے دیگر محکم اصول کو یورپ سے منوا کر
چھوڑیگا - لہذا ہماری قوم میں اسوقت جو مرض تشخیص ہو چکا ہے اسکا علاج ہونا چاہئے
عام طور پر تمام مصلحان قوم نے تسلیم کر لیا ہے کہ مسلمان بغیر پابندی احکام
قرآن کے کبھی ترقی نہیں کر سکتے ہیں اور تعلیم قرآن کا انتظام علوم مغربی کیساتھ
نہیں ہے - لہذا عورتوں کے ذریعہ سے ہی مذہبی علوم کی تعلیم و تربیت اولاد کو ہو کر بورڈ
میں داخل ہونے سے پہلے طالب العلم پکا راسخ الاعتقاد مسلمان ہو جائیگے - دوم یہ کہ
مظلومیت اناث کے بیان سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ عورت فی نفسہ معصوم ہے
مردوں کے برے اخلاق کی وجہ سے عورتوں کی عصمت و عفت میں دھبہ لگتا ہے
اور انہیں مردوں کی رذیل عادات و خصائل کی وجہ سے ہی عام طور پر عورتوں کا بے پردہ ہونا خطرناک

مردونکی انگریزی تعلیم تو اسکول و کالج میں جتنی بہتر ہو رہی ہے اور ممکن ہے کہ اسکول
کالج میں جس تعلیم مذہبی کی کمی ہے اوسکا التزام ہو جائے۔ ایسے ہی تو پھر اگر ایک جگہ تعلیم سے البتہ
آپکی بہت یاد رہے نتیجہ بہتر ہو سکتی ہے اور عورتیں مظلومیت سے بچ سکتی ہیں۔

ف ۳۹ میرے جلسے کو دیکھ کر بعض کوتاہ نظر خیال کرینگے ساری کتاب میں
عورتونکی تعریف اور اونکی مظلومیت ہی بیان کیگئی ہے مردونکی حقوق اور مردونکی
مظلومیت کا ذکر و علاج سے بحث نہیں کیگئی۔ حالانکہ عموماً فیصدی کچھ مرد عورتوں
کی وجہ سے اپنی زندگی سے تنگ و بیزار ہیں اور مظلوم ہیں۔
اسبات کو تو تسلیم کیا جاتا ہے کہ فیصدی کچھ مردونکی زندگی اپنی عورتونکی بداخلاقیوں
وغیرہ کیوجہ سے بیشک تلخ ہے اور مردونکی حالت بہت ہی قابل رحم ہو جاتی ہے
لیکن اسکے ساتھ ہی اسکو تسلیم نہیں کیا جا سکتا ہے کہ مردونکی حقوق و مظلومیت سے
چشم پوشی کیگئی ہے بلکہ اوپر ناظر سے معلوم ہوگا کہ ابتدا سے لیکر آخر تک کتاب مردونکی
ہمدردی سے بھری ہوئی ہے۔ عورتونکی اصلاح عین مردونکے ساتھ ہمدردی ہے
مرض کا سبب جب دور ہوتا ہے تو مرض خود بخود جاتا رہتا ہے۔ عورتونکی نقصان
کمال النسوانی کیوجہ سے مردونکی زندگی تلخ ہوتی ہے۔ اگر عورتیں کمال نسوانی میں کچھ
قصور نہ ہو تو پھر نہ مردونکے لئے مظلومیت رہتی ہے نہ عورتوں کیلئے۔ مردونکی مظلومیت کا
ذکر اسوجہ سے نہیں کیا جا سکتا ہے کہ مردوں پر جو کچھ ظلم ہے اور اونکی زندگی جو بیوی
بدمزاج کی وجہ سے جسطرح سے تلخ ہے اسکا باعث درحقیقت عورتیں نہیں ہیں۔ بلکہ

افضل اسکی بانی و مبانی مذکور ہیں - از ناست کہ بر ماست -

مذکور و اناث ہر دو کی مظلومیت صرف پانچ باتوں سے دور ہو سکتی ہے - اول تعلیم کہ عورت کو
اوسکے کمال انسوانی کی تعلیم پوری طور پر شایستگی سے دیجائے - دوم عقد نکاح بتراضی
طرفین اپنی اپنی پسند و رغبت سے ہو جیسا کہ خدا کا حکم ہے - سوم بعد عقد نکاح کے اگر
موافقت نہو تو یہ نہیں کہ اپنے دلکو جلا جلا کر کباب کیا جائے اور عورت پر ظلم کیا جائے
یہہ بہتر و آسان طریقہ ہے کہ خدا و رسولؐ کے ارشاد کے بموجب چارہ کار اختیار کیا جائے -
پابندی رواج سے خدا کی نافرمانی نہ کیجائے - چوتھی صورت یہہ ہے جبکہ عورت
تعلیم یافتہ نہیں ہے یا تعلیم ناقص ہے اور عقد نکاح بھی پسند و رغبت سے نہیں کر سکتی
ہیں اور بعد عقد نکاح کے چارہ کار شرعی بھی اختیار نہیں کیا جاتا ہے تو ایسے آدمی کی
چارہ نہیں کہ بعد عقد جو ہو چکا وہ صبر کیا جائے اور خوشدلی سے عورت کی ناہنجاری و بدمزاجی کو
برداشت کیا جائے اور شکایت نہ کیجائے - باوجود اسقدر آزادی کے جب ان چار باتوں پر
عمل نہو سکے تو پانچویں آخری تدبیر جو بتلائی گئی ہے اوسپر عمل کرو - اور جب ہر طرح سے
چارہ کار بتلا دیا گیا ہے اور کہیں پر تمکو مجبور نہیں کیا گیا ہے کہ خواہ مخواہ کو بدمزاج
و بد عورت کیوجہ سے تم تکلیف اوٹھاؤ - لیکن پانچوں باتوں میں سے کسی ایک کو بھی
اے مذکور تم اختیار نکرو اور اس صورت میں سراسر تمہارا ظلم و ہٹ دھرمی و ضد جہالت
ہے - اسلئے کسی طرح سوا ایسے مردونکی مظلومیت قابل ہمدردی نہیں ہو سکتی ہے تا
عورت چاہے کیسی ہی بد و تکلیف دہ ہو مگر اسکو زوجیت میں رکھکر جو مردانگی

بیوی کی طرف سے بے پروا ہوتا ہے اور حسن معاشرت نہیں رکھتا ہے مجھے
بالطبع ایسے مرد کی ملاقات تک مکروہ معلوم ہوتی ہے - اور جس مرد کو اپنی
زوجہ کے ساتھ محبت ہوتی ہے اور وہ اپنی زوجہ کی دلداری و دلجوئی کرتا رہتا ہے
چاہے وہ کیسے ہی طبقہ و حیثیت کا ہو مجھے اوس مرد سے بالطبع خلوص و محبت ہو جاتی
ہے - اور میں دل سے ایسے مرد کا احترام کرتا ہے - اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ

چوں از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت

پانچویں صورت یہ ہے کہ یتیم ایسی عورتوں سے نکاح ہی مت کرو جنکے حقوق
پورے طور سے تم ادا نہ کر سکو - یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنیکی اجازت جس آیت میں دی گئی
ہے سورۂ نساء میں اوس آیت کو پڑھو کہ خداوند کریم نے یتیم عورتوں سے نکاح کی بابت
پہلے حکم امتناعی کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ عورتوں کے حسن جمال و یا مالداری کی وجہ سے
انکے ساتھ نکاح کرنے پر تو تم مرتے ہو للچاتے ہو مگر اونکے حقوق دینے میں تمکو موت آتی
ہے جب تمکو عورتوں کے حقوق زوجیت ادا کرنے میں موت آتی ہے اور تمہاری جان نکلتی ہے
اور سخت نا پسند کرتے ہو تو تم اون عورتوں سے نکاح نہ کرو - ممانعت محض تمہارے عدم ادائے
حقوق نسواں کیوجہ سے کیگئی ہے - اب اگر تم عورتوں کے حقوق زوجیت ادا کر سکتے ہو تو
خوشی سے نکاح کرو کوئی ممانعت نہیں ہے - کیسی اچھی بہتر صورت ہے کہ اپنی اور

۱۵ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ
فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ

واجب الرحم عورت کو ناخوش کرنے و زندگی کو تلخ و برباد کرنے سے مروت کی انا
کمال بعید ہے بیشتر یہ ہے کہ تم عورتوں کے ساتھ عقد ہی نہ کرو تو تم اونکی پابندیوں سے دو ٹوک
پابندی جیسا کہ خود میں نے اوٹھائے اسی آخری پانچویں شکل کو سفر اختیار کر کے ہم
ناظرین اس صفت پر مفصول رہی اپنی سرگذشت عرض کرتا ہوں اگرچہ کہ یہ وقت
و یہ محل راگنی ہے مگر آپکی اخلاق و ہمدردی سے امید ہے کہ آپ مجھے معاف
فرماکر اس سرگذشت کو مطالعہ فرمانیکی تکلیف گوارا فرمائینگے اور یقین ہے ناظرین کو ہر
واقعات ہر دو اس سرگذشت سے بہت سی نتیجے اخذ فرمائینگے۔

ف ۹۶
۲۲
اپنی سرگذشت

یارب آن ماہ وش ماہ رخ و مہ افروز
در یکتا و کہ دگوہر یکدانہ کیست کہ

حفیظ النسا جان جان عزیز
صورت سیرت میں یکتا اور فرد
زیب مجلس خوش ادا شیریں مقال
گھر کی عزت اور زینت اور وقار
عالی ہمت عقلمند و سر بلند
صابر و شاکر رضا جوئی خدا
قائم اللیل و پابند صلوٰۃ

با وفا خوش خلق و خوش رو نازنین
خوش مزاج و دلربا و ہمنشین
نیک طینت ماہ رو زہرہ جبین
سب کی پیاری سب سے اعلیٰ بہترین
کنبہ پرور با سخا مسند نشین
تکیہ بر خالق بہر صبح و حین
نیک بی بی با خدا خلوت نشین

سر سے تا پا اپنے خاوند کی مطیع
خاتم عشق و محبت کی نگین

ناز پرور ناز کش اور جاں نثار
قلب عاشق شکل معشوق حسین

گوہر دریائے حسن دلبری
پُرفسوں غارتگر دنیا و دین

معدن ناز و ادائے دلبری
بحر عشق پاک کی دُرِّ ثمین

۱۳۲۶
تیرہ سو چھبیس سن ماہ صفر
چار شنبہ وقت شب تا بیسوین

اللہ اللہ کرتے کرلی آنکھ بند
سن کے پیغام قضا چپ ہو گئیں

کہہ کے اللہ اللہ نکلی روح پاک
دفعتہً سر میں تڑپ کر رہ گئیں

ہو گئی برباد ساری زندگی
گھر لٹا ساماں گیا وہ مر گئیں

ہو گیا ظلمت کدہ خانہ خراب
گھر کی قندیلیں تھیں جتنی بجھ گئیں

گھر کے اوپر مُردنی سی چھا گئی
نو عروسان چمن نوچی کھسوٹی ہو گئیں

اُف غضب گھر ہو کا میداں ہو گیا
جھنڈیاں جنت کی پر سر گڑ گئیں

گھر رہا یوں جا ہوا برباد حیف
دل میں ارمانیں تڑپتی رہ گئیں

ہو گئیں لبریز آنکھیں خون سے
سینے میں چھریاں ہزاروں بھک گئیں

لے گئیں آرام و راحت ساتھ ساتھ
آرزوئیں خاک میں سب مل گئیں

مر گئے بے موت سارے اقربا
وہ بل احیاء کی مصداق ہو گئیں

عالم تقدیس اور علیین میں
روح ہاتھوں ہاتھ حوریں لے گئیں

کہا نگہ سر جھکا کر رضواں بشوق
بولا طبتم فادخلوھا خالدین

۱۹۰۸ء

ناہنجاری کے سبب دل تنگی ہوتی ہے - ضعف القویٰ کی طرف بڑھ رہا ہوں اگرچہ تجربہ بے فکری
کے ساتھ بے فکری کا عمر عزیز گزار دیتا ہوں - اسکا اندازہ کرنا مشکل ہے
باتیں کرتا ہوں اور اندر سے دل اسکا بیٹھا چلا آتا ہے -

در مذہب ما بادہ حلال است و لیکن
بے روئے تو اے سرو گل اندام حرام است

باوجود اسکے چونکہ مرد کی زندگی از حد پیچیدہ تعلقات کی کفالت میں
منحصر ہے - والدہ اور زوجہ اور پسران وغیرہ کے مرد کی زندگی اگر ناممکن
نہیں تو دشوار ضرور ہے شوق کیلئے نہیں بلکہ جسطرح غذا و ہوا ہمارے لئے کھانا
و تقاضا حاجات و سونا اور بقدر رفع گرمی و سردی کے ضروری ہے - اسیطرح
مرد کیلئے عورت کی حاجت ضرورت ہے اور اسکے انکار کیطرح نہیں ہو سکتا ہے
چاہے کتنا ہی رنج و غم ہو مگر کھانا نہیں چھوٹتا ہے - اور انسان کھانا پیتا ہے
ایسی ہی زوجیت کی ضرورت ہے - اسلئے باوجود تنفر مرد کے تعدد ثانی سے بھی
انکار نہیں ہو سکتا ہے مگر بہرحال بخود پسند ہے دیگراں پسند چہ تعبیر
بلکہ لاکھوں بیوہ عورتوں کی بیتابی کی زندگی پر خیال کرتا ہوں تو میری غیرت و حمیت
کسی طرح اس بات کو قبول نہیں کرتی ہے کہ عورتیں ضعیف القویٰ نازک بدن
آرام طلب تو تجرد کے مصائب جھیلتی رہیں اور ہم مرد ہو کر تجرد کی
مصیبت کو برداشت نہ کر سکوں - زوجیت کے مزہ اور لذتیں میری انکی تقدیر میں

مگر نہیں ہرگز نہیں میں اپنے نفس سے محاسبہ کرکے جب پوچھتا ہوں تو اپنے کو ہرگز مرحومہ کا
محب نہیں پاتا ہوں۔ اگر میں مرحومہ کی محبت کا دعویٰ کروں تو یہ [illegible] اور
دعویٰ کاذب ہی ہوتی ہے۔ مرحومہ موجود نہیں ہے مگر اونکی جنس تمام [illegible]
میں کیونکر گواہی کرکے کہتا ہوں کہ مجھے ہرگز مرحومہ کی محبت کا دعویٰ نہیں پہنچتا [illegible]
مجھے مرحومہ کی محبت نہ تھی اگر مرحومہ کی سچی محبت ہوتی تو ضرور اونکی جدائی کا
بیخیالانہ چھپایا ہوتا مگر میں دنیا میں موجود ہوں کھاتا پیتا اور کھیلتا [illegible]
میں مصروف ہوں۔ میں مرحومہ کے سامنے شرمندہ ہوں کہ میری محبت جھوٹی ثابت
ہوئی اور اب بھی جھوٹی ہے۔ میں مرحومہ کو نہیں روتا ہوں بلکہ اپنی عیش و آرام کو
روتا ہوں مرحومہ کی مفارقت نہیں ستاتی ہے بلکہ فقدان عیش و آرام ستاتا ہے
مرحومہ یاد نہیں آتی ہیں بلکہ اونکی باتیں یاد آتی ہیں۔ مرحومہ کے باتوں اور کمالات
کو اگر تفصیل سے بیان کروں تو اس کتاب کے برابر دوسری کتاب فقط اونکے
حالات کی ہو جائیگی۔ لہذا مختصر چند باتوں کا ذکر کرکے ابھی ختم کرتا ہوں تم سے التماس
کرتا ہوں کہ تم بھی اپنے کمال نسوانی کو حاصل کرو جو تمہارا نجات دہندہ ہے۔
مرحومہ کوئی شاہزادی یا وزیرزادی نہ تھیں کوئی بیگمات و جاگیردار گھرانے کی
عورت نہ تھیں۔ مرحومہ کا حسن ظاہری ایسا لاثانی نہ تھا کہ اونکا نظیر نہ
ہو۔ اور اس وجہ سے مجھے محبت تھی بلکہ ہزاروں درجہ زیادہ حسن
ظاہری کی عورتیں اسوقت مل سکتی ہیں۔ مرحومہ کسی سکول یا کالج کی تعلیم یافتہ

ویکر ستی میری مالی حالت سے بغیر فریب و دھوکہ دہی کسی درمیانی واسطے کے ذاتی
طور [illegible] کے حالات سے اچھی طرح واقف ہو کر مجھ کو ملاقات کرتا ہے مجھے اور اسطرح میرا اوسکو منظور ہے [illegible]

نہ تھیں کسی نے ہندوستانی یا دیسی یہاں رہنے والی انگلش لیڈی عورت سے انکو
کبھی سابقہ پڑا نہ پڑا تھا۔ بلکہ خوش باش مسلمان عورت جیسی ہوتی ہیں ویسی ہی
وہ بھی تھیں باوجود اسکے انکی عادات و خصائل کیسے تھے ذیل کے چند باتوں سے اندازہ
کر لیا جائے جسکے لئے تمثیلاً کسی قدر کی طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

فقرہ ۹۴ انہوں نے کبھی روپیہ کو بیہودہ خرچ کیا ہو جو میری آمدنی کو بطور خود
خرچ کرتی تھیں مگر انکی سلیقہ مندی کے وجہ سے میری اور گھر کی حیثیت
میری آمدنی سے دوچند زیادہ کی حیثیت رکھتی تھی میرے دوست بعض
عہدہ دار جب کبھی ملاقات کو آتے تھے اور اگر تقریب ہوتے تھے اور ان
خاص دوستوں کو زنانہ مکان میں بلا کر ملاقات کرایا تھا تو انمیں کے
ایک صاحب ڈپٹی کلکٹر ہمیشہ کہتے تھے کہ اس شخص کی بیوی مسلمان
نہیں ہے بلکہ اسکے گھر میں کوئی یورپین عورت ہے۔ ہر ایک جلسہ
و تقریب سے واپسی کے حالات کہ مجھ سے دریافت کیا کرتی تھیں اور بیچ
ایسی حیثیت کے لباس پہنا دیتی تھیں کہ کبھی کوئی لباس مجھے اپنی پسند سے
نہ بنانا پڑا۔ باوجودیکہ کوٹ پتلون مثل یورپین پہنتا تھا ورنہ ایک
پہنتا ہے مگر بیوی کے انتقال کے بعد بیشتر سے کپڑوں کیلئے جب صندوق کو
کھول کر دیکھا تو دو صندوق مجھے ایسے پائے گئے۔ ایک
صندوق میں صرف کوٹ پتلون دوسرے صندوق میں قمیص عمدہ کالر

دو دو ہو جاتی ہیں۔ ایسی حالت میں پھر مجھے عقد ثانی سے انکار کی کیا وجہ

ف ۹۸ ایک روز میرے دوست مسٹر اوبیری ڈسٹرکٹ انجنیر کی بیوی اور
ہوشیار بیٹے کو آئیں معمولی طور پر چاء سے اونکی مدارات کیگئی - یہ پہلا روز تھا -
جبکہ یہ صاحبان میرے گھر تشریف لائی تھیں - جب میں اندر گیا تو بیگمات
بانیوں کو اونہوں نے مجھ سے پوچھا اور اوسکے ایک ہی ہفتہ کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ
بنگلہ کا ایک کمرہ بالکل انگریزی طور پر آراستہ کرکے متغل کردیا گیا ہے جسمیں
آتشدان و میز کرسی و تصویریں لگا دیا گیا ہے - اور بانو سے ایک الماری نعمت خانہ
کی رکھی گئی اوسمیں ہر قسم کی انگریزی مٹھائیاں خشک میوہ و بسکٹ اور
جملہ سامان ٹوسٹ ڈبل روٹی کا موجود ہے - اوسکے بعد پھر مسز اوبیری کو بلاکر اوسی
کمرہ میں مہمان نوازی کی گئی - ہر روز تک وہ کمرہ ہر وقت اسیطرح سجا ہوا
رہا کہ رات دن جسوقت کوئی انگریز مہمان آجاتا تو پھر کسی چیز کی ضرورت
بازار سے منگانیکی نہوا اور کبھی تکلیف خانساماں کا ہونا معلوم نہوا -

ف ۹۹ گھر میں باوجودیکہ خدمتگار و نوکر چھوکریاں موجود ہیں مگر
میری ذات خاص کا کوئی کام کبھی کسیکو نہیں کرنے دیا سب کام اپنی ذات سے کرتی
تھیں حتی کہ بوٹ و شوز کو روزانہ پالش ہاتھ سے میری والی بیوی کرتی تھیں
اکثر ایسے چھوٹے چھوٹے کام کرنے پر میں ناخوش ہوتا تھا کہ ایسے ذلیل
کام تمہارے کرنے کے نہیں ہیں ملازم کس لئے ہیں تو یہ جواب ملتا تھا
میرے لئے کوئی ذلت نہیں ہے ملازم سب میری خدمت کیلئے آپکی سلامتی سے ہیں

موجود ہیں وہ سب میرا کام کرتے ہیں اور آپکی ذات کے کام میرے ذمہ ہیں اور
میرا فرض منصبی ہے۔ میں اپنے فرض کو ادا کرتی ہوں ہر چند منع کرتا ہوں مگر
ہمیشہ میرا ذاتی کام وہ کرتی تھیں حالانکہ رکھتی تھیں خدمتگار اسوقت کیلئے ہی جبکہ میں
سفر یا بیرانہ میں آپکا کام میں انجام نہیں دیسکتی ہوں اوسوقت کیلئے خدمتگار رہے
اور وہ خدمتگار بھی اونکی حسب ہدایت کام کرتا تھا۔

ف ۲۸ اب ایسے روشن اور خیالات کے ساتھ مذہبی زندگی کو دیکھا جائے
روزانہ قرآن شریف کی تلاوت بامعنی و ترجمہ کے کرتی تھیں اور تمام زمانہ تلاوت
میں شدت سے روتی رہتی تھیں بعد تلاوت کے ایک گھنٹہ تک اوس خشوع و خضوع کے
آثار رہتے تھے تہجد نماز کیلئے خود دو بجے رات سے اوٹھتی تھیں جب کبھی میں نے دیکھا گریہ و بکا
میں مستغرق پایا۔ اپنے ساتھ مجھے نہیں اوٹھاتی تھیں جب دیکھتی تھیں کہ میں از خود نہیں
اوٹھا تو اسوقت بالکل آخر وقت چار بجے جس لطف و محبت کے ساتھ وہ بیدار کرتی تھیں
اسکا اندازہ کسیطرح بیان میں نہیں آسکتا ہے اور مجھے خبر نہیں کہ کیا وقت ہے جب
اچھی طرح میں ہوشیار و خوش ہشاش بشاش ہو جاؤں تب آہستہ سے کہتی تھیں اب
تہجد کا وقت تھوڑا رہگیا ہے میں اوٹھکر وضو کرنے لگا کہ وہ پھر اپنی جانماز پر ہوگئیں یا کبھی لیٹ گئیں

ف ۲۹ رمضان شریف میں باہر مردانہ کیلئے پچاس ساٹھ روزہ داروں
کیلئے افطاری اپنی ذات سے تیار کرتی تھیں اور دن کے بارہ بجے سے وہ اس
کام میں مصروف ہو جاتی تھیں اور اس طرح دلچسپی شوق سے ہنستے بولتے وہ کام

نصیب ہو جاتی ہیں جو سب سے بڑی دولت ہے ۔

فصل شفا یہ توحید پرستی کی نسبت صرف ایک واقعہ بیان کرتا ہوں
جس روز ان کا انتقال ہوا اوسی روز کا یہ قصہ ہے علالت بخار کی صورت
دو روز رہی ایک روز کی بخار کے بعد دوسرے روز صبح کو بہت بڑا ایسا
دست آیا کہ گویا روح اسوقت پرواز کر گئی بہت ہی نڈھال ہو کر لیٹ گئیں
یہ حالت دیکھکر میرے چہرہ کا رنگ متغیر ہونے لگا اور سب لوگوں نے
مشورہ دیا جو اوسوقت موجود تھے کہ حیدرآباد لیچلو میں نے
آہستہ سے کہا چلو حیدرآباد چلکر علاج کرائیں میری زبان سے اس بات کو
سنکر اور چہرہ کا متغیر ہونا دیکھتے ہی اس طرح سے اوٹھ بیٹھیں کہ گویا بیماری
نہیں ہیں اور نہایت بشاشت کے ساتھ مجھکو کہا کہ مسلمان کو امتحان کے
وقت ثابت قدم رہنا چاہیے اور ہوش و حواس باختہ ہو کر تعلیم قرآن شریف سے
غافل ہو جانا چاہیے مجھے تعجب ہے کہ ابتو اپنے عقیدہ میں کسطرح کمزوری
راستہ دیا کیا آپکا اعتقاد دوا پر ہے اور آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ علاج
سے آدمی اچھا ہو جاتا ہے ۔ قرآن شریف کی پوری پانچ آیتہ کو باآواز پڑھنے لگیں ۔
سلہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ ۙ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ ۙ وَاِذَا مَرِضْتُ
فَهُوَ یَشْفِیْنِ ۙ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ۙ وَالَّذِیْٓ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ
اس آیت کو پڑھکر کہا شفا دینے والا خدا ہے دوا نہیں ہے یہ جو کچھ علاج ہوتا ہے

سلہ پارہ (۱۹) رکوع (۵) سورۃ الشعراء ۔

اسکو کئے جائے تاکہ کوئی شخص آپکو بخل کا الزام نہ دے - قربانی دیجائے
موجودہ ڈاکٹر صاحب کا علاج کافی ہے - دنیا عالم اسباب ہے اسلئے اسقدر
اسباب سے کام لینا ضرور ہے - اگر زندگی ہے تو اسی علاج سے صحت ہوجائیگی
اور اگر عمر کی حیات پوری ہوچکی ہے تو بسم اللہ حاضر ہیں چلے جائینگے فکر کیا
تو ایسی بات ہے - یہ گفتگو اسطرح پر کی کہیں چپ ہوگیا اور ہم سب حاضرین حیرت سے
انکے چہرہ کو دیکھنے لگے تو نہایت بشاش پایا - اور مجھی کو قائل و نادم ہونا
پڑا اوسی روز دس گھنٹہ کے بعد انتقال ہوگیا - اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُون -

ف مرحومہ کے اوصاف نظم و نثر میں جتنے اور جس طور سے
بیان کئے گئے ہیں اوسکو مبالغہ نہ سمجھا جائے - آپ یقین کریں کہ
اسمیں ایک حرف بھی مبالغہ یا شغف محبت سے غیر واقعہ نہیں ہے - ابھی
مرحومہ کے حالات جاننے والے بکثرت میرے عزیز اقارب احباب
ملازمین ملنے جلنے والے موجود ہیں اون سے میرے اس بیان کی تصدیق
ہوسکتی ہے اور وہ گواہی دینگے کہ یہ باتیں تو ہزاروں حصہ ہیں اس سے بڑھکر
اگر کسیکو زیادہ اطمینان خاطر منظور ہو تو اسکے لئے مرحومہ کی ہاتھ کے چند تحریرات
میرے پاس محفوظ ہیں جن سے اونکی کمال نسوانی کا ثبوت مل سکتا ہے
اور اوسکو پڑھکر دل پھٹے جاتے ہیں - عموماً عورتوں کو اپنی سسرال
والوں سے شکایت رہتی ہے مگر مرحومہ کا برتاؤ اپنی سسرال والے اقربا کی ساتھ

ایسا تھا کہ مجھ سے زاید میرے خویش و اقارب اونکی توجہ کرتے تھے ہمیشہ
اور تباہ و برباد ہوگئے اور واقعی بے موت مر گئے۔ اعلیٰ و ادنیٰ کسی
طبقہ کی عورت و مرد سے مرحومہ کا حال دریافت کیا جائے تو وہ مرحومہ
کا مدح خواں پایا جائیگا۔ کیا مجال تھی اوس مرنے والی بیوی کے پاس کا
تھی کہ کبھی کوئی شاکی نہیں پایا گیا۔

ف ۱۰۵ ۳۴ ناظرین انصاف کریں ایسے رفیق و ہمدرد کی جدائی کے
بعد کیا میری موجودگی زندوں میں شمار ہوسکتی ہے؟ مرحومہ کے وہ
کمالات نسوانی اسوقت آٹھ آٹھ آنسو مجھے رولاتے ہیں۔

اے جنس اناث دیکھو تمہارے کمال نسوانی کے کیسے کرشمے ہیں تم اپنے
کمال نسوانی سے کام لو اب مجھ میں ضبط کی قدرت نہیں ہے۔ لہذا
اب اس ذکر سے قلم کو روکتا ہوں۔

تو پنداری کہ من بجانم زندہ + یا چون دگران بآب و نانم زندہ
نہ بایں و نے بآنم زندہ + غمہائے او میخورم و ازانم زندہ
در مسلخ عشق جز نکو را نکشند + لاغر صفتاں زشت خو را نکشند
گر عاشق صادقی ز کشتن مگریز + مردار بود ہر آنکہ او را نکشند
کیا غم ہے مزہ کا کہ طبیعت نہیں بھرتی + ہر چند کہ کھاتا ہوں پہ نیت نہیں بھرتی

خاتمہ

اے جنس اناث اب تو تم نے اپنے فضائل اپنے حقوق اپنی مظلومیت اور اوسکے اسباب و علاج پانچوں باتوں کو اچھی طرح معلوم کر لیا ہے اب تو تم ہوشیار ہو جاؤ اسکی امید تم ہمارے جنس ذکور سے ہرگز مت کرو کہ ہم اپنے ذاتی اغراض کے بغیر تمہاری دستگیری کرینگے تمہاری دادرسی کرینگے نہیں ہرگز نہیں اور ہماری جنس نے ابتک جو تمہاری حمایت کی ہے اوسکو بھی تم معلوم کر چکی ہو کہ تمہاری مظلومیت کا انسداد اوس سے نہیں ہو سکتا ہے تمہارا حامی و مددگار دنیا میں اگر کوئی ہے تو قرآن ہے سیواے قرآن کے اور کوئی اس فیاضی و دلیری و ہمدردی کے ساتھ تمہارا شریک نہیں ہے ۔

تم اس بات کو بھی اچھی طرح یقین کر لو کہ بغیر اعانت مردوں کے تم اپنی رستگاری کیلیے کچھ نہیں کر سکتی ہو تمہارے پاس فوج نہیں ہے تم توپ و بندوق و تلوار سے اپنے ظالموں سے مقابلہ نہیں کر سکتی ہو تم ہوائی جہازوں سے ظالموں کو زیر نہیں کر سکتی ہو۔ تم تعلیم میں کمال پیدا کر کے علوم و فنون و ایجاد و اختراع میں مردوں سے سبقت

لیجاکر مردوں کو زیر نہیں کر سکتی ہو۔ لہذا تمکو حکمت عملی سے کام لینا چاہیئے۔ تمہاری تلوار تمہارے ابرو ہیں تمہاری برق تمہاری نگاہ ہے تمہاری توپ تمہاری شیریں گفتاری ہے تمہاری بندوق تمہاری سریلی آواز ہے جو دل و جگر کو چھلنی کر سکتی ہے۔ تمہاری آتش فشانی کو تمہارے رخسار ہیں۔ تمہاری زنجیر سلاسل تمہارے گیسو ہیں۔ تمہاری دلربائی تمہارے سپاہی ہیں۔ تمہارے گورنمنٹ کا زندان تمہارا چاہ زنخدان ہے۔ تم اپنے کمال نسوانی سے کام لو تو روئے زمین پر کوئی بادشاہ کوئی وزیر کوئی جرنیل کوئی فوج کوئی جاہ و حشم و ساز و سامان بھی ایسا نظر نہیں آتا ہے جو تمہارا قیدی تمہارا حلقہ بگوش تمہارا فرمانبردار نہو جائے۔ زبردست سے زبردست تمہارے سامنے حقیر و دست بستہ تمہارے جوتیاں سر پر رکھنا آنکھوں سے لگانا اپنا فخر سمجھتا ہے۔ اے عورتو تم اپنے فضائل اور اپنی فوج اپنے سامان جنگ سے بالکل غافل ہو! حصہ اول میں اپنے تئیں دیکھو اور اپنی طاقت سے کام لیکر اپنی مظلومیت کو دور کرو تو تمہارے لئے کچھ مشکل نہیں ہے۔ قدرت نے جو طاقت و غلبہ تمکو عطا کیا ہے کسی فرد بشر جنس ذکور کو وہ بات حاصل نہیں ہے اسکا شکریہ تم پر فرض ہے اور خوب سمجھ لو کہ جو کچھ

تمکو قدرت نے عطا کیا ہے اوسکی ہر بات وہر چیز کا خزانہ خدا کے
قبضہ میں ہے - وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُہٗ - پس جسکے پاس
اُسکے خزانہ ہیں اوسکی قدرت وقوت کیسی زبردست ہے - لہذا
اوسکی نافرمانی سے ڈرو تم سے پرسش ہوگی کہ ہم نے تم کو ایسی قدرت
وقوت دی تھی کہ تم سات پردوں کے اندر بیٹھی بیٹھی بڑے بڑے جبار
وسرکش بادشاہوں کی بادشاہت کو غارت کرکے اپنا غلام بنا سکتی
تھیں - زبردست سے زیادہ زبردست ظالم کو تم ذلیل وخوار کرسکتی تھیں
تم ہی کو یہ معجزہ ہم نے دیا تھا کہ عالم فاضل زاہد صوفی متقی پرہیزگار
کو تم فاسق وفاجر اور فاسق وفاجر کو متقی پرہیزگار عابد زاہد فاضل
بنا سکتی تھیں - باوجود اس قدرت وقوت کے تم نے ہمارے اور ہمارے
رسول کے احکام کی بے وقعتی کو گوارا کیا قرآن کو لوگوں نے پس پشت
ڈال دیا اور ہمارے کلام اور ہمارے دین پسندیدہ کی لوگوں نے
ہنسی اڑائی مگر تم نے کوئی انتقام نہ لیا تم نے کوئی انسداد نہ کیا کیا ہماری
عنایتوں ونعمتوں کا یہی بدلہ ہے کہ ہم نے اپنے فضل وکرم سے اعلیٰ وادنیٰ
ہر طبقہ کے مرد فرد بشر کو تمہارا حلقہ بگوش وفرمانبردار بنانے کی تم کو
قوت وقدرت دی مگر تم نے خود بھی ہمارے احکام کی نافرمانی کی
اور مردوں نے بھی جو نافرمانی کی اون کو تم راہ راست پر نہ لائیں اب تمہاری

کیا مزا ہے جو اسے عورتو! غور کرو و سوچو جب احکم الحاکمین نے نصیحت
کی کہ تم سے سوال کریگا اور تم کو پکڑیگا اوسوقت تم کیا کروگے اور کیا جواب
دوگے جو وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ
سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ع۱

لہذا اے بہا لیقدر جنس اناث! تم کو فوراً اسطرف متوجہ ہونا چاہیئے
کہ لوگ خصوصاً مسلمان خدا و رسول ﷺ کی نافرمانی نہ کریں یا جب قرآن کو
مضبوط پکڑ کے اپنا ہادی اپنا گائڈ راہبر بنا دیں۔ اور راہ سکی سہل تدبیر
یہی ہے کہ تم اپنے کمال نسوانی سے کام لیکر انھیں ظالم مردوں کو قرآن کا
پابند بناؤ گو تم پر کوئی ظلم شاید نہو۔ مگر اپنے جنس کی افراد پر سے ظلم
دور کرنے کی غرض سے اور سب سے بڑھکر خداوند کریم کی خوشنودی
حاصل کرنے و شکرگزاری کی غرض سے تم ان مردوں کو اپنے کمال عقل
کے اشارہ سے احکام الٰہی کا پابند بناؤ جس سے خدا بھی خوش ہو اور
تمہارے راستہ سے بھی کانٹے دور ہو جائیں جو قدم قدم پر تمہارے
راستہ میں بچھے ہوئے ہیں۔ اور پھر تم الگ تھلگ رہو یہی مرد خود ہی
جلسہ کرینگے خود ہی وعظ و نصیحت کرینگے خود ہی لکچر دینگے خود ہی
رزولیوشن پاس کرکے حسب احکام الٰہی قانون نافذ کرائینگے۔

ف ۔ لندن میں اسوقت حقوق طلب عورتوں پر جو ظلم

ہو رہا ہے اور اونکی وجہ سے جیسا کچھ امن بےفکری و راحت میں
خلل واقع ہو رہا ہے اور اسپر بھی عورتیں کامیاب نہیں ہوتی ہیں
اس سے مجھے بہت ہی افسوس معلوم ہوتا ہے کہ حقوق طلب عورتیں
حقوق کیلئے بیجہ دردسری کر رہی ہیں اپنی نسوانی روش کو چھوڑکر مردانہ
روش سے فضول کام لیتی ہیں اور اسیوجہ سے کامیابی نہیں ہوتی۔ سو
میرے طرف سے کوئی یہہ پیغام اونکو پہونچا دے کہ تم یہہ سب چھوڑ دو
اور فراغت سے اپنے آرامگاہ میں بیٹھکر بیٹھے بیٹھے اپنے مقصد میں
کامیاب ہو جاؤ یعنے اپنے کمال نسوانی اپنی فسون سازی و سحر سامری
سے کام لو اور صرف اپنے شوہروں کو اپنا ہمخیال بنالو جو بالکل
مشکل نہیں بلکہ بالکل آسان ہے۔ رائج ہٹ سے تریاہٹ بالاتر ہے
اگر تمہارے جنس اناث کے سب افراد کسی ایک بات کا عزم بالجزم کر کے
صرف اپنے خلوتکدہ میں اپنے اپنے شوہروں کو رام و مطیع کرلیں تو
پھر کون ہے جو تمہاری مخالفت کر سکے۔ تمکو ان سے طلب نہیں کرنا
چاہئیے بلکہ یہہ مرد خود ہی ہاتھہ باندھکر تمکو نذر کریں تو بہار نذر ہے
جو کام بغیر زحمت و تکلیف کے ہو سکتا ہے اوسکے لئے تم ناحق فاقہ
کرتی ہو جیل خانہ جاتی ہو تم جتنا جتنا اپنے کو کمزور سمجھکر مردوں کے
سامنے حاجت لیکر جاؤ گے اوتنا ہی یہہ ظالم تم پر ظلم کرینگے تم انکو اپنے

لب نازنین کا زہر پلاؤ تم انکو اپنے ایسے دوستی کھانا کل کرو تم ان کو
گھڑی بھر کی مواصلت سے بیچ دستار و پاکیزہ کسکی تجارت ہے کہ تم
سیر نہاں کرے - اے افسوس !! او زرا تو تم ہوشیار ہو جاؤ - بادشاہ بھی
تمہارا مطیع ہے وزرا بھی تمہارے مطیع ہیں پارلیمنٹ بھی تمہاری مطیع
ہے سپہ سالار بھی تمہارا مطیع ہے مجسٹریٹ بھی تمہارا مطیع ہے پولیس بھی
تمہاری مطیع ہے - وہ کون ایسا مرد ہے اسکی جنس آثاث جو تمہارا
مطیع نہیں ہے ! پھر تم ناحق گوناں گوں مظالم و مصائب کو اٹھاتی ہو
اور اپنے کو ذلیل و کمزور بناتی ہو !!-

اے مستورات ! تمہاری شان بہت اعلیٰ و ارفع ہے بشرطیکہ تم
اپنے کمال نسوانی میں کمال حاصل کرو - کوّے نے ہنس کی چال
چلنا چاہا اپنی چال بھی بھول گیا - اے عورتو ! تم مردانہ حقوق کی
طمع نہ کرو تم مردانہ روش کو چھوڑ کر اپنے نسوانی کمال کو حاصل
کرو جسکی وجہ سے جنس ذکور تمہارے مطیع و فرمانبردار رہیں
اور پھر آزادانہ اپنے حقوق نسوانی سے حسب دلخواہ فائدہ
اوٹھاؤ - کوئی کمال بغیر تکلیف اوٹھانے کے حاصل نہیں ہوتا ہے -
حسن و دولت بالکل عارضی و ناپائدار چیز ہے - اور اپنے
اختیاری امر نہیں ہے - لہذا ان دونوں پر کبھی غرور نہ کرنا چاہئے

اور ان دونوں کے مطالب وخریداروں کی طلب وخواہش
واقعی نہیں ہو سکتی ہے۔ عورت کا اصلی حسن وجمال اس کا وہ
کمال نسوانی ہے کہ جو ذکور کو ہمہ تن گوش و دست بستہ بے تنخواہ
غلام بنا دیتا ہے۔ اس کے لئے کالے گورے و فقیری و امیری کی
ضرورت نہیں ہے۔ نہایت ادنیٰ طبقہ کی عورت اگر کمال نسوانی میں
کامل ہے تو اپنے سے اعلیٰ طبقہ کے مردوں پر وہ عورت حکمرانی و راج
شاہی کرتی ہے۔ زہر تیغ کا مارا ہوا اچھا ہو سکتا ہے۔ لیکن ایسے
عورت تمہاری غمگساری و اطاعت و دلداری و ہمدردی و مہربانی
و سلیقہ مندی کا مارا ہوا مرد قیامت تک تمہارا گشتہ رہتا ہے
اور دنیا و مافیہا بلکہ دونوں جہان کو مع اپنے جان و مال کے
تمہارے قدموں پر تمہارے نام پر نثار و تصدق کر دیتا ہے۔

حور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا
سب سے بیگانہ ہے اے دوست شناسا تیرا

والسلام

گلکدہ شریف — محرم سنہ ۱۳۳۳ ہجری

کاتب الحروف عبدالکریم

اطلاع

کتاب ہذا آٹھ آنہ قیمت میں

محمد صابر صاحب مہتمم مطبع مسعدیہ

محبس صوبہ گلبرگہ شریف یا دوکان حاجی

محمد حمید صاحب سوداگر شہر گلبرگہ

سے مل سکتی ہے